اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا

تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

https://www.zubinovelszone.com

https://www.znzlibrary.com/

https://www.znz.today/

آن لائن ویب سائٹ آپکو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں

وہاٹسیپ پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

0344 4499420

https://www.facebook.com/Zubi.Novels.Zone.10

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

https://www.facebook.com/zubairkhanafridi2020

WhatsApp Channel Link

Channel Join Now

باکس میں موجود کیٹیگری والے ناولز پڑھنے کے لئے ناول نام یا کیٹیگری نام پر کلک کریں

Novels Categories

Web Special

Short Novels

Long Novels

Digest Novels

Romantic Novels

Facebook Novels

Ebook Novels PDF

Youtube Novels PDF

مکمل ناول

وصل کی راتیں

شفا خان

کہانی شروع ہوتی ہے مری کے ایک چھوٹے سے شہر سے جہاں دو دوست ایک ساتھ رہتے تھے اور یہ دوستی نسل در نسل چلتی آرہی تھی پہلے ان کے دادا پھر ان کے والد اور اب یہ دو دوست حاشیر خان اور معاذ خان اب پتہ نہیں آگے ان کے بچے اس دوستی کو کیسے لے کر چلتے ہیں یہ آپ کو آگے جا کر پتہ چلے گا۔۔ حاشر خان کا ایک چھ سال کا بیٹا تھا

جبکہ معاذ صاحب کے ہاں ایک چار سال کی بیٹی تھی گھر ساتھ ہونے کی وجہ سے وہ دونوں بچے بھی بہت اچھے دوست تھے شاید وہ اپنی خاندانی دوستی کو آگلی نسل تک لے کر چلنا چاہتے تھے انشاء وائٹ فراک پہنے اپنے گارڈن میں کھیل رہی تھی۔۔وہ کچھ دنوں سے شاہ میر سے ناراض تھی کیونکہ اس کے پیپر چل رہے تھے اور وہ انشاء کے ساتھ کھیلتا نہیں تھا۔انشاء پہلے بھی بہت بار شاہ میر سے ناراض ہوتی تھی لیکن ہمیشہ وہ اسے ٹیڈی بیئر یا چاکلیٹ دے کر منا لیتا تھا لیکن اس بار اس نے انشاء کو نئے طریقے سے منانے کا سوچا تھا نیہان اب ریڈ روز کا چھوٹا سا بکے لیتا جو انشاء کے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں میں بھی آ جاتا اب وہ دبے قدم چلتا انشاء کے پیچھے آ کھڑا ہوتا ہے تو انشاء جو اپنی بلی کے ساتھ کھیل رہی تھی وہ جیسے ہی پیچھے مڑتی۔ہے تو سامنے شاہ میر کو دیکھتی منہ پھلائے کہتی

ہے اب کیوں آئے ہو جب کھیلنے کا کہتی تھی تب تمہیں پڑھنا ہوتا تھا جاو یہاں سے میں تم سے ناراض ہوں ابھی انشاء مڑتی کہ شاہ میراب کان پکڑتا کہتا ہے سوری انشاء اب کبھی منع نہیں کرتا کھیلنے سے دیکھو میں اپنی دوست کے لئے روز بھی لے کر آیا ہوں پلیز مان جاو انشاء جیسے ہی ریڈ زور دیکھتی ہے ابھی وہ اسے پکڑنے کے لئے ہاتھ بڑھاتی کہ اس کی باڈی پر سرخ دانے بننا شروع ہو جاتے ہیں اس کی چہرہ پوری طرح سے سرخ ہونا شروع ہو جاتا ہے اچانک اس سانس رکنا شروع ہوتا ہے اور وہ اپنی گردن پکڑتی وہی زمین پر گر جاتی ہے شاہ میراب انشاء کو دیکھتا روز سائیڈ پر رکھتا چلاتا ہوا اس کی ماما کو بلانے لگتا ہے انشاء کی حالت دیکھتے وہ کافی ڈر گیا تھا آج سے پہلے کبھی اس کے ساتھ ایسا نہیں ہوا تھا شاہ میر کو چلاتا دیکھ رملہ بیگم بھاگتی ہوئی باہر آتی ہیں لیکن سامنے انشاء کی حالت

دیکھتے ڈر جاتی ہیں۔ رملہ بیگم اب انشاء کو گود میں اٹھاتی معاذ خان کو اندر

سے اس کی میڈ سن لانے کا بولتی ہیں کچھ ہی دیر میں رملہ بیگم جیسے ہی

انشاء کو کچھ قطرے اس دوائی کے پلاتی ہیں وہ آہستہ آہستہ بہتر ہونا

شروع ہو جاتی ہے شاہ میر جواب ڈرا سہا دور کھڑا تھا۔ رملہ بیگم اب

پیار سے نیہان کو اپنے پاس بلاتی ہیں تو شاہ میر اب ڈرا سہا رملہ بیگم کے

پاس جاتا ہے تو رملہ بیگم اب اس خود کے ساتھ لگاتی بتاتی ہیں بیٹا ڈرو

مت کچھ نہیں ہوا اصل میں انشاء کو لال گلاب سے الرجی ہے جب بھی

کوئی اس کے پاس لال گلاب لاتا ہے تو اس طبیعت خراب ہونا شروع ہو

جاتی ہے ہم نے ڈاکٹر سے بہت علاج کروایا ہے لیکن یہ ٹھیک نہیں ہو

رہی شاہ میر اب کچھ ریلیکس ہوتا انشاء سے سوری کرتا ہے سوری انشاء

میری وجہ سے تمہاری طبیعت خراب ہو گئی رملہ اب مسکرا دیتی ہیں اور

شاہ میر سے کہتیں ہیں بیٹا آپ اسے صرف بلیک روز دے سکتے ہو صرف لیکن اس کی بھی خوشبو کم ہو ورنہ اور کوئی نہیں شاہ میر اب ہاں میں سر ہلا دیتا ہے رملہ بیگم اب دونوں بچوں کو کھیلتا چھوڑتی خود اندر کی طرف چلی جاتی ہیں شاہ میر بھی اب انشاء سے سوری بولتا ہے تو انشاء کہتی ہے کوئی بات نہیں شاہ میر تمہیں کون سا پتہ تھا اٹس اوکے چلو اب کھیلتے ہی

حاشر خان اور شائقہ بیگم نے معاذ خان کی فیملی کو آج ڈنر پر انوئیٹ کیا تھا۔۔دونوں بچے انشاء اور شاہ میر کھانا کھانے کے بعد اب کھیل رہے تھے۔۔ان دونوں کی چھوٹی چھوٹی شرارتیں دیکھ سب ہنس رہے تھے ۔کہ اتنے میں حاشر خان معاذ سے کہتے ہیں یار میں تو سوچ رہا ہوں کیوں نہ ہم اس دوستی کو رشتہ داری میں بدل لیں۔۔معاذ خان کو پہلے تو ان کی

بات سمجھ نہیں آتی۔اتنے میں شائقہ بیگم بولتی ہیں معاذ بھائی ان کے کہنے کا مطلب ہے ہم سوچ رہے ہیں ہم آپ کی بیٹی کا رشتہ آپنے بیٹے شاہ میر کرنا چاہتے ہیں ابھی صرف بات تہہ کر دیتے ہیں پھر جیسے ہی بچے تھوڑے سمجھ دار ہوتے ہیں تو ان کا نکاح کر دیں گے معاذ خان اور رملہ بیگم تو بہت خوش ہوتے ہیں۔اور معاذ صاحب کہتے ہیں ٹھیک ہے حاشر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے ویسے بھی دونوں بچے ایک دوسرے کے بہت کلوز ہیں اور اچھے دوست بھی ہیں بڑے ہو کر بھی ان کی خوب بنے گی۔۔آج پھر سے دو دوست اپنی پچھلے بزرگوں کی طرح اپنی دوستی کو رشتہ داری میں بھاند چکے تھے لیکن یہاں بات یہ تھی کہ معاذ خان اب حاشر سے کہتے ہیں کہ میں اور رملہ انشاء کے ساتھ پاکستان چھوڑ رہیں ہیں میں اپنا بزنس باہر سیٹل کرنا چاہتا ہوں اس لئے مجھے کچھ

عرصے کے لئے پاکستان سے جانا ہو گا معاذ کے باہر جانے کی بات سنتے

حاشیر کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہو جاتی ہے۔۔اور حاشر خان

کہتے ہیں کیا ضرورت ہے معاذ باہر جانے کی اچھا خاصا کما لیتے ہو یہاں

لیکن معاذ کہتا ہے نہیں یار مجھے اپنی بیٹیوں کا فیوچر بنانا ہے اس لئے میرا

باہر جانا بہت ضروری ہے میں کون سا ہمیشہ کے لئے باہر جا رہا ہوں

صرف چند سال اس کے بعد واپس آ کر انشاء اور شاہ میر کی شادی کر دیں

گے حاشر خان اب اپنے دوست کو کامیابی کی بہت سی دعائیں دیتے اور

خوب گپیں لگاتے اب اپنے اپنے گھر کا رخ کرتے ہیں انشاء بھی شاہ میر

کو بائے بولتی چلی جاتی ہے رات کو حاشر خان اپنی بیوی سے معاذ کے باہر

سیٹل ہونے کی باتیں کر رہے تھے اور چھ سال کا شاہ میر جو سونے کا بہانا

کرتا ساری باتیں سن لیتا ہے اور اگلے دن وہ سکول سے چھٹی کرتا انشاء

کے ساتھ کھیلنے کے لئے اس کے گھر چلا جاتا ہے شاہ میر نے کھیلتے کھیلتے

انشاء کو باہر جانے کے لئے روکنے کی کوشش کرتا ہے انشاء میری دوست

پلیز تم آپنے بابا کے ساتھ باہر مت جاو تم یہیں رہ لو نہ میں کیا کروں گا

تمہارے بغیر مجھے تمہارے بغیر رہنے کی عادت نہیں ہے ہم ایک ساتھ

کھیلتے ہیں ہر بات ایک دوسرے کے ساتھ شئیر کرتے

ہیں تمہارے علاوہ میری کوئی دوست نہیں ہے لیکن انشاء جو نا سمجھ تھی

وہ اب اپنی معصومیت کا استعمال کرتی کہتی ہے شاہ میر تم میرے بابا سے

بات کرو نہ میں کیا کر سکتی ہوں۔۔ لیکن شاہ میر اسے سمجھانے کی

کوشش کرتا ہے میری جان پلیز تم اپنے بابا سے کہو نہ انشاء اب ٹھیک

ہے کہہ دیتی ہے

ایک ہفتے کا وقت اتنی تیزی سے گزرا کہ آج معاذ خان کی فیملی کی کینڈا

کی فلائٹ تھی شاہ میر بہت اداس تھا وہ اپنے ماما بابا کو منانے کی کوشش

کر رہا تھا کہ کسی طرح انشاء کو روک لیں لیکن حاشر خان بھی کیا کرتے

کیونکہ معاذ خان اپنے فیصلے پر اٹل سے شاہ۔میر بہت اداس تھا وہ رو بھی

رہا تھا انشاء پلیز مت جاو نہ لیکن معصوم سی انشاء اس کی کس نے سننی

تھی خیر اب وہ گھڑی آہی گئی تھی جب ان کے جانے کا وقت آگیا

تھا۔۔شاہ میر اب بلیک پھولوں کا بکے بناتا انشاء کے لئے لاتا ہے اور اپنی

فیملی کے ساتھ اسے ائیر پورٹ چھوڑنے تک جاتا ہے۔۔شاہ۔میر انشاء

کو بلیک پھولوں کا بکے دیتا ایک آخری کوشش اسے روکنے کی کرتا ہے

لیکن وہ یہی کہہ کر چلی جاتی ہے کہ شاہ میر مجھے جانا ہو۔۔میں نہیں رک

سکتی

انشاءاب ہاتھ چھڑاتی اپنے بابا کے ساتھ چلی جاتی ہے اور پیچھے وہ دل چھ سال کا شاہ میر گھٹنوں کے بل گرا کہتا ہے (اور پھر یوں ہوا وہ چلی گئی)

شاہ میر کو اس وقت وہ الفاظ شدت سے یاد آتے ہیں جانے والے ہمیں چھوڑ کر چلے جاتے ہیں پھر چاہے ہم روئیں پچھتائیں انہیں کوئی فرق نہیں پڑھتا۔۔

دس سال بعد

ایک سخت دل انسان اپنے دشمنوں کو ان کے کیئے کی سزا دے رہا تھا

ٹا۔۔ر۔۔۔چر روم میں ایک شخص کے رو۔۔۔نے اور چیخ۔۔۔نے کی آواز آرہی تھی صاحب پلیز چھوڑ دیں آج کے بعد کسی لڑکی کی طرف آنکھ

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اٹھا کر بھی نہیں دیکھو گا پلیز معاف کر دو لیکن وہ ظالم شخص اس آدمی کو اذ۔۔یت میں دیکھ کر سامنے کرسی پر بیٹھا سارا منظر انجوائے کرتا شیطا۔۔نی قہقہہ لگا رہا تھا یہ شخص کوئی نہیں بلکہ بہرام خانزادہ تھا جس کے نام سے بھی لوگ ڈرتے تھے۔۔قدم قدم پر اس کے دشمن تھے۔۔بہرام کے ظلم کی داستانیں ہر جگہ مشہور تھیں اس کے علاوہ بہرام کا بزنس کی دنیا میں ایک بڑا نام تھا۔۔بہرام نے بہت سے ٹرسٹ بھی بنا رکھے تھے جہاں وہ بے سہارا بزرگوں اور یتیم لڑکیوں کی مدد کرتا تھا۔۔بہرام خانزادہ جتنا اپنے دشمنوں کے لیے بے رحم تھا اتنا ہی وہ بے سہارا لوگوں کے لئے نرم دل تھا اس کے اتنے روپ تھے کہ کبھی کبھی اس کے خاص آدمی بھی کنفیوز ہو جاتے تھے یہ شخص اصل میں ہے کیا۔۔

انشاء کے جانے کے بعد شاہ میر بہت بدل گیا تھا۔۔ وہ ایک انتہائی چار چڑ

چڑا ضدی انسان بن گیا تھا۔۔ شاہ۔ میر کے والدین بھی اب ہر وقت

لڑتے رہتے تھے گھر ماحول اب پہلے جیسا نہیں تھا شاہ میر سارا سارا دن

گھر سے باہر رہتا اس کی پڑھائی اور دوست بس اس کی زندگی تھے

یونیورسٹی میں شاہ میر کی ڈیشنگ پر سنیلٹی سے امپریس ہو کر بہت سی

لڑکیوں نے اسے اپروچ کرنے کی کوشش کی تھی لیکن شاہ میر کسی کا

بلا نادور کسی لڑکی کی طرف دیکھنا بھی پسند نہیں کرتا شاہ میر چاہ کر بھی

انشاء کو بھلا نہیں پارہا تھا بے شک اتنے سالوں سے وہ اس سے اتنی دور

تھی لیکن شاہ میر کے دل میں آج بھی اسی کی چاہت تھی۔۔ شاہ میر

انشاء کے جانے کے بعد بہت سی نئی عادتیں اپنالیں تھیں۔۔ وہ اب

روزانہ ڈائری میں اپنی روٹین لکھتا آج اس نے دن میں کیسا محسوس کیا آج اسے انشاء کی کون بات یاد آئی اس کے علاوہ بھی بہت ڈائری لکھنے کے بعد وہ گھنٹوں اسے دیکھتا رہتا جو سب وہ انشاء سے کہا کرتا تھا اب وہ سب وہ اپنی ڈائری میں لکھتا تھا جیسے اس کی ڈائری کی جگہ اس کی انشاء اس کی باتیں سن رہی ہو۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

شاہ میر آج صبح سے خوش تھا کیونکہ جب سے پتہ چلا تھا کہ انشاء واپس آ رہی ہے حاشر صاحب۔ کی فیملی نے معاذ خان کا سارا گھر صاف کروا دیا تھا۔ تاکہ انہیں واپس آکر کوئی پریشانی نہ ہو بے شک انشاء جن حالات میں شاہ میر کو چھوڑ کر گئی شاہ میر چاہتا تو اس سے کبھی بات نہ کرتا لیکن دوسری طرف اس کی تڑپ تھی وہ سال جو اس نے انشاء کے بغیر

گزارے تھے۔۔ خیر سب گھر والے مل کر معاذ خان اور ان کی فیملی کا شاندار استقبال کرتے ہیں لیکن اس باران کی فیملی میں ایک اور فرد کا اضافہ ہو چکا تھا۔۔اس انجان لڑکی کو دیکھ کر سب حیران ہوتے ہیں لیکن اس نے سب کو ایک نظر میں ہی پہچان لیا تھا۔۔ معاذ صاحب سب کو نشوہ کا انٹر ڈکشن کراوتے ہیں یہ ان کی دوسری بیٹی نشوہ معاذ خان ہے خوانشاء سے چھوٹی ہے۔۔ سب مل کر ایک شاندار ماحول میں ڈنر کرتے ہیں کچھ باتوں کے بعد سب تھکے ہونے کی وجہ سے ریسٹ کرنے چلے جاتے ہیں شاہ میر جتنا انشاء کے واپس آنے پر خوش تھا لیکن اب اس کا رویہ دیکھتا ہرٹ ہوتا ہے انشاء کافی بدل چکی تھی اب وہ پہلے والی انشاء رہی ہی نہیں تھی۔۔ اس نے شاہ میر کو دیکھ کر بھی کوئی خاص ریکشن نہیں دیا تھا۔۔ پاکستان آتے ہی نشوہ نے اپنے لئے جاب ڈھونڈنا شروع

کر دی تھی وہ کینڈا ابھی جاب ہی کرتی تھی وہ زیادہ دن گھر فارغ بیٹھ

نہیں سکتی تھی۔اس لئے اسے ایک بہت بڑی کمپنی سے جاب کی آفر آئی

تھی نشوہ جو جینز کے ساتھ شارٹ شرٹ پہنے بالوں کو کھولا چھوڑے

بہت خوبصورت لگ رہی تھی وہ اب آپنی فائلز اٹھاتی انٹرویو کے لئے

نکل جاتی ہے کہ اچانک روڈ کراس کرتے ہوئے سامنے سے تیز رفتار

آتی گاڑی بلکل اس کے قریب آتی زوردار بریک لگاتی ہے جس سے

نشوہ کی چیخ گونجتی ہے لیکن اچانک جیسے اسے محسوس ہوتا ہے

وہ بچ گئی ہے تو پھر سے وہ اپنے ڈان والے روپ میں آتی اس بڑی سی

گاڑی میں بیٹھے شخص کی ونڈو ناک کرتی اسے گاڑی سے اترنے کا اشارہ

کرتی ہے جیسے ہی وہ شخص گاڑی سے باہر آتا ہے تو نشوہ اس کو گریبان

سے پکڑتی اب اچھی بھلی سنا دیتی ہے اندھے ہو تم۔دکھتا نہیں ہے اس

کے علاوہ بھی بہت کچھ اور وہ سامنے کھڑا شخص اپنی جیب میں ہاتھ

ڈالے یہ سارا منظر چپ چاپ دیکھتا بس مسکرا دیتا ہے نشوہ کو جب

محسوس ہوتا ہے کہ اس شخص سے بات کرنے جیسے دیوار میں سر مارنے

کے برابر ہے تو وہ اب ایک زوردار دھکا دیتی اس شخص کا گریبان

چھوڑتی سامنے روڈ کے پار بنی بڑی سی بلڈنگ کا رخ کر لیتی

ہے۔۔بلڈنگ کے اندر داخل ہوتے کچھ دیر انتظار کے بعد نشوہ اپنا

انٹرویو دیتی ہے اور اس کی جاب کنفرم ہو جاتی ہے اٹل میں نشوہ کا باس

اس کی سکلز سے زیادہ اس کی خوبصورتی سے امپریس ہوا تھا اور نشوہ

اس بات سے انجان تھی۔۔ خیر نشوہ گھر پہنچتی سب کو اپنی جاب کنفرم

ہونے کا بتاتی ہے اور اگلے دن ہی اس نے جوائنگ دے دی

تھی۔۔ نشوہ جو پہلے دن ہی لیٹ ہو چکی تھی اب وہ بھاگتے ہوئے لفٹ

میں آنڑ ہوتی ہے لیکن لفٹ کا ڈور بند ہونے سے پہلے ہی ایک شخص بھی ساتھ ہی لفٹ میں داخل ہوتا ہے اس وقت نشوہ لفٹ میں ایک انجان شخص کے ساتھ کھڑی تھی اور وہ شخص کوئی اور نہیں بلکہ وہی بہرام خانزادہ تھا جس کا گریبان نشوہ نے کل روڈ پر پکڑا تھا نشوہ اب اس شخص کو پہلی ہی نظر میں پہچانتی کہتی ہے کتنے بے شرم ہو تم مجھے لگتا تھا تم سمجھ جاوگے کل والی انسلٹ سے لیکن تم تو۔ میرا پیچھا کرنے لگ گئے ابھی نشوہ مزید بولتی کہ اتنے میں اچانک لفٹ بند ہو جاتی ہے اور نشوہ جو پہلے شیرنی بنی کھڑی تھی اب جلدی سے بہرام کے سینے میں چھپتی کہتی ہے

اف یہ کیا ہو گیا پلیز آپ کچھ کریں مجھے کچھ ہو جائے مجھے ڈر لگ رہا ہے

نشوہ کو یوں ڈرتا دیکھ بہرام اب اسے ریلکس کرتا کہتا ہے تم فکر مت کرو میں کچھ کرتا ہوں اتنا کہتے ہی وہ اپنا موبائل نکالتا سیکورٹی کو کال کرتا

لفٹ ٹھیک کرنے کا کہتا ہے نشوہ جو بلکل بہرام کے سینے سے چپکی کھڑی تھی بہرام جس کی ان بتیس سالہ زندگی میں پہلی بار کوئی لڑکی اس کے اتنا قریب آئی تھی بہرام اب نشوہ کی کمر میں ہاتھ ڈالتا اسے ہلکا ہلکا ریلکس کرتا کہتا ہے تم فکر مت کرو ابھی ٹھیک ہو جائے گا ویسے میں تمہارا پیچھا نہیں کر رہا تھا اور نہ ہی میں اس قسم کا لڑکا ہوں لیکن میں تم سے ایک بات کہنا چاہتا ہوں کیا تم میرے سے شادی کرو۔ گی ابھی بہرام اور کچھ کہتا کہ اتنے میں لفٹ ٹھیک ہو جاتی ہے اور نشوہ بھی اب دوبارہ سے اپنے پہلے والے روپ میں آتی بہرام کہ منہ پر زوردار تھپڑ جڑ دیتی ہے کتنے چیپ انسان ہو تم اگر ایک لڑکی نے کچھ دیر تمہیں مسیحا سمجھ کر تم سے مدد لے ہی لی تم نے پتہ نہیں کیا کیا سوچ لیا آج کے بعد ایسا سوچنا بھی مت اتنا کہتے ہی نشوہ لفٹ سے نکلتی چلی جاتی ہے اور پیچھے

بہرام اپنے گال پر ہاتھ رکھتا ابھی تک نشوہ کے تھپڑ نہیں بھول پا رہا تھا

نشوہ جتنا اس سے بتمیزی کر رہی تھی وہ بہرام کے اتنا ہی قریب ہوتی جا

رہی تھی

بہرام اپنے گارڈز کے ساتھ آفس میں داخل ہوتا سیدھا

عاسم گوندھل کے کیبن کا رخ کرتا ہے جو اس آفس کا مالک تھا عاسم

گوندھل ایک بہت بڑا ڈ۔۔ر۔ گز۔۔ سمگ۔ لر۔ تھا اس کا

کام۔ خوبصورت لڑکیوں کو اپنے جال میں پھنسا کر انہیں بیچنا تھا بہرام

پہلے بھی بہت بار عاسم۔ کو سمجھا چکا تھا کہ وہ اپنی حرکتوں سے بعض آ

جائے لیکن دن بہ دن اس کا یہ کام بڑھتا ہی جا رہا تھا آخر آج بہرام کی

برداشت کی حد ہو چکی تھی اور وہ اب سیدھا عاسم کے آفس میں داخل

ہوتا اسے گریبان سے پکڑتا کرسی سے کھڑا کرتا اس۔کے منہ پر دو تین

تھپڑ جڑتا کہتا ہے عاسم گوندل تمہارا کھیل ختم آج سے یہ آفس میرا ہے

اس ساری بلڈنگ کا مالک میں ہوں آج بہرام خانزادہ اس ساری

بلڈنگ کو میں نے دوگنی قیمت میں خرید لیا ہے۔۔اور تمہارا کھیل ختم

اور عاسم اب بہرام کے آگے ہاتھ جوڑ رہا تھا پلیز میرے ساتھ ایسا مت

کرو میں کہاں جاوں گا بہرام اب اسے بالوں سے پکڑتا کھڑا کرتا اپنے

خاص آدمی کو اسے لے جانے کا آرڈر دیتا ہے پورا آفس عاسم کا انجام

دیکھ رہا تھا اور وہیں بہرام اب ساری ٹیم کو خود کا انٹروڈکشن دیتا کہتا ہے

کہ آج کے بعد آپ سب کا نیا بوس میں ہوں اور میرے کچھ رولز ہیں

آپ سب کو ان پر چلنا ہو گا

اور پھر وہ ایک سائیڈ پر کھڑی مس نشوہ کو دیکھتا ہے جو آنکھیں پھاڑتے اسی کو دیکھ رہی تھی۔۔ بہرام اب اسے اپنے آفس میں بلاتا کہتا۔ ہے مس آپ ذرا۔ میرے آفس میں آئیں۔ نشوہ جواب ڈر رہی تھی کہیں یہ اس سے اس کے تھپڑ کا بدلہ نہ لے۔۔ اس لئے اب ڈرتی ڈرتی اس کے آفس کا ڈور کھولے اجازت طلب کرتی اس کے آفس میں داخل ہوتی۔ ہے تو بہرام کہتا ہے مس نشوہ بیٹھیں نشوہ تو حیران پہ حیران ہوتی جا رہی تھی کہ کوئی مرد تھپڑ کھانے کے بعد اتنے پیار سے بات کر سکتا تھا۔۔ بہرام اسے آفس کے سارے رولز بتاتا نشوہ کو اپنی پرسنل سیکٹری کے طور پر ہائیر کرتا ہے۔۔ اور اس سے سوری بھی کرتا ہے دیکھا جائے تو نشوہ کا اس سے ساری کرنا بنتا تھا لیکن اس کے پیچھے بھی بہرام کا اپنا ہی مفاد تھا۔۔

اب یہ روزانہ کا معمول بن چکا تھا نشوہ پرسنل سیکٹری کے طور پر بہرام کا

ہر چھوٹا بڑا کام۔ کرتی اس کا خیال رکھتی اس کے علاوہ بھی ان دونوں

میں کافی اچھی دوستی ہو چکی تھی۔۔ بہرام نے اپنی آفس ٹیم کے ساتھ

مل کر ایک ٹرپ ارینج کیا تھا۔۔ جہاں نشوہ بھی ان کے ساتھ جائے گی

نشوہ بہرام کے ساتھ اس کی پرنسل گاڑی میں ٹریول کرتی

ہے۔۔ سارے راستے دونوں خوب ہنسی مذاق اور باتیں کرتے

ہیں۔۔ رات کا خوبصورت منظر جہاں پوری ٹیم آ۔۔گ۔۔کے گرف

ڈائرہ بنائے بیٹھی تھی اسی دوران نشوہ بھی بہرام کی جیکٹ پہنے اس کے

ساتھ بیٹھی تھی۔۔ بہرام اب خوبصورت موقع دیکھتا ایک بار پھر نشوہ

کو پرپوز کر دیتا ہے۔۔ جہاں سب امپلوئے یہ دیکھتے خوش ہو رہے تھے

کیونکہ بہرام اپنی خوبصورتی کی وجہ سے آفس میں بہت سی لڑکیوں کا

کرش تھا وہیں نشوہ ایک بار پھر پرپوزل اکسیپٹ کرنے کی بجائے بہرام کے منہ ہر تھپڑ مارتی اسے اچھا خاصہ انسلٹ کرتی وہاں سے چلی جاتی ہے۔۔پہلی بار تو اس نے نشوہ کا تھپڑ برداشت کرلیا تھا لیکن اس بار اس نے اسے سب کے سامنے تھپڑ مار کر اس کی انا کو ٹھیس پہنچائی تھی اور جب کسی مرد کی ego ہرٹ ہوتی ہے تو وہ آپنی ساری ہدیں بھول جاتا ہے اور یہی سب نشوہ کے ساتھ ہونا تھا بہرام اب نشوہ پیچھے جاتا اسے بازو سے پکڑتا کہتا ہے سمجھتی کیا ہو خود کو چھٹانک بھر کی تم ہوا گر تھوڑی سی عزت دے ہی دی تم تو اپنی اوقات سے باہر ہو رہی ہو۔۔نشوہ جس کی اکڑ اب بھی ویسی ہی تھی۔۔بہرام اب اسے بازو سے پکڑتا زبردستی گاڑی میں بیٹھاتا آپنے فلیٹ میں لے جاتا اس۔نکاح کرلیتا ہے بہرام نے نشوہ سے نکاح بھی گ۔ن پوائنٹ پر کیا تھا۔۔نکاح کے بعد سب

گواہوں ہو بھیجتا اپنے روم کا رخ کرتا ہے جہاں اس نے نشوہ کو بند کیا تھا لیکن جیسے ہی وہ کمرے کا دروازہ کھولتا ہے تو سامنے کا منظر ہی کچھ اور تھا سارا کمرہ بکھرا پڑا تھا۔۔

نشوہ ایک کونے میں بیٹھی گھٹنوں میں سر دیئے روئے جارہی تھی۔۔ بہرام اب اسے بازو سے پکڑتا کھڑا کرتا کہتا ہے اگر سیدھی طرح مان جاتی تو یہ سب نہ کرنا پڑتا میں نے تمہیں بہت پیار سے سمجھایا لیکن تم پر کوئی اثر نہیں ہوا اب بھگتو انجام نشوہ جواب روتے ہوئے کہتی ہے دفعہ ہو جاو یہاں سے یہ سب تم نے کیا کر دیا میرے بابا کا مان ٹوٹ گیا میں نے ان کی عزت پر داغ لگا دیا میں کیا منہ دکھاوں گی انہیں بہرام اب بے حس کھڑا کہتا ہے میں نے تو تمہیں عزت سے اپنانا چاہا تھا لیکن تمہیں عزت راس نہیں آرہی تھی ویسے اب بھی کچھ برا نہیں ہوا میں

نے نکاح کیا ہے تم۔سے عزت سے اپنا ہے تمہیں اور اب عزت سے

ہی تم سے اپنا شرعی حق لوں گا اتنا کہتے ہی بہرام اب اپنی شرٹ کے بٹن

کھولتا اسے ز۔۔میں بوس کرتا اب نشوہ کو گود میں اٹھاتا بیڈ پر لیٹاتا

اس۔کے ا۔۔و۔۔پر جھ۔۔کنے لگتا ہے کہ نشوہ اب آپنے نازک

ہا۔۔تھ۔اس کے سینے پر رکھتی اسے روکنے کو کوشش کرتی ہے پلیز

نہیں لیکن بہرام اس کے دو۔۔نو۔۔ں ہاتھ تکیے سے پن کرتا اس کے

ہو۔۔۔نٹو۔۔ں پر جھکتا اس کے الفا۔۔ظ منہ میں ہی دبا جاتا ہے۔۔وہ

بتیس سالہ بہرام۔اس اکیس سالہ نشوہ پر شدت ڈھا۔۔نے جارہا

تھا۔۔وہ نازک۔جان پتہ نہیں کیسے بر۔۔دا۔۔شت۔۔کرے گی

بہرام اب نشوہ کے ہو۔۔نٹو۔۔ں کو آزادی بخشتا اب کی

گر۔۔د۔۔ن پر۔اپنے ہونٹ رکھتا۔اس۔کے و۔۔جود۔۔میں

بے۔۔چی۔۔نی جگا جاتا ہے۔۔بہرام۔اب وہاں اپنے

ہونٹ۔۔۔و۔۔ں سے گستا_خیاں کرنے کے ساتھ ساتھ نشوہ کے

ٹر۔۔ا۔۔و۔۔ز۔۔رمیں

ہا۔۔تھ۔۔۔ڈ۔۔ا۔لتا۔۔اس۔کی۔نا۔۔۔۔۔ز۔۔۔۔۔کی

پر۔جا۔۔ن لیو۔۔۔ا۔۔گست۔۔۔ا۔۔خی کرتا نشوہ کی چی۔۔خ

نکلوا۔جاتا ہے

انشاء جب سے پاکستان آئی تھی شاہ میر کو پوری طرح سے اگنور کر رہی

تھی۔۔شاہ میر جب بھی اس پاس جاتا یہ اس سے بات کرنے کی کوشش

کرتا وہ مصروفیت کا بہانہ کر کے ٹال دیتی تھی لیکن آج انشاء اپنے لاونج

میں بیٹھی چائے پی رہی تھی انشاء کو اکیلی بیٹھی دیکھ شاہ میر اب موقعے کا

فائدہ اٹھاتا اس کے پاس بیٹھ جاتا ہے۔۔انشاء جو شاہ میر کو دیکھتے اٹھ کر

جانے لگتی تھی شاہ میر اب انشاء کا ہاتھ پکڑتا کہتا ہے پلیز انشاء تمہیں

ہماری دوستی کی قسم کچھ دیر بیٹھ کر میری بات سن لو انشاء کہ اب وہیں

تھم جاتے ہیں اور وہ بیٹھتی کہتی ہے جی کہو کیا کہنا ہے شاہ میر اب ادھر

ادھر کی بات کرنے کی بجائے انشاء سے کہتا ہے انشاء میری جان تم بدل

گئی ہو تم تو میری انشاء نہیں ہو جس کے ساتھ میں اپنی ہر بات شئیر کرتا

تھا تمہیں پتا ہے میں نے تمہیں کتنا مس کیا۔۔انشاء میں تمہارے بغیر

ایک منٹ بھی رہ نہیں سکتا پلیز کیا تم میرے سے شادی کرو گی کیا تم

اس دوستی کو ایک نئے رشتے میں بھاندکر چلو گی تو انشاء اب کہتی ہے کیا

ہو گیا ہے شاہ۔میر ہم اچھے دوست ہیں اور ہمیشہ رہیں گے اس کے علاوہ

میں تم سے کوئی رشتہ نہیں رکھ سکتی۔۔اور رہی بات شادی کرنے کی

پہلے مجھے اپنی لائف میں کچھ بننا ہے اپنے خواب پورے کرنے ہیں۔۔۔تو شاہ میر اب انشاء کے قریب ہوتا کہتا ہے انشاء میری جان میں پورے کروں گا نہ تمہارے سارے خواب ہمارے پاس دنیا کی ہر چیز ہے میں کبھی تمہیں کسی چیز کی ضرورت پیش نہیں آنے دوں گا۔۔لیکن انشاء کہتی ہے نہیں شاہ میر میں اپنے خواب خود پورے کرنا چاہتی ہوں۔میں نے کہیں پڑھا تھا۔۔

عورتوں کو کمانا چاہیے اپنے لیے تو ضرور کمانا چاہیے تاکہ اُن کو سرخ"""" ساڑھی اور اونچی ہیل کے لیے دل نہ مارنے پڑیں ٹریول اور ریسٹورنٹ کے بلز کے لیے اپنے گھر کے مردوں کے کارڈز کا انتظار نہ کرنا پڑے""""

اور تب سے میں نے خود سے عہد کیا تھا میں تب تک شادی نہیں کروں گی جب تک میں خود کچھ بن نہیں جاتی اس لئے میں تمہیں روک نہیں رہی تم جب چاہوں جس سے چاہوں شادی کر سکتے ہو تم اچھے صرف اچھے دوست تھے ہیں اور رہیں گے ۔۔اتنا کہتے ہی نشوہ وہاں رکنے کی بجائے اٹھ کر چلی جاتی ہے آج ایک بار پھر وہ شاہ میر کا دل توڑ کر جا چکی تھی ۔۔

بہرام اب نشوہ کو بے۔۔۔چین کر۔۔تا۔۔۔اب اس کی شر۔۔ٹ کے ا۔۔و۔۔پر سے اس کے ا۔۔بھ۔۔ا۔۔ر مس۔۔۔لتا۔۔اس کی سس۔۔کی۔بلند کر۔۔وا۔۔جا۔۔تا نشوہ جو بار بار خود کو بچانے کی مزاحمت کرنے لگی ہوئی تھی بہرام اب اس کے آنسوں چنتا کہتا ہے ڈرو

مت کچھ غلط نہیں ہورہا تم سے نکاح کیا ہے اور عزت سے تم سے اپنا حق
لے رہا ہوں۔۔یوں مذاحمت کرکے مجھے ڈسٹرب مت کرو جتنا میرا
ساتھ دوگی اتنا ہی تمہارے لئے بہتر ہوگا۔۔اتنا کہتے ہی بہرام اب نشوہ
کی شر۔۔۔ٹ۔۔کو اس کے ت۔۔۔ن سے جد۔۔اکر دیتا ہے تو نشوہ
اب خو۔۔د کو چھپا۔۔۔تی اپنی ڈ۔۔ھڑ۔۔۔کنو۔۔ں کے گر۔۔د
کر۔۔ا۔۔۔س کا نشا۔۔۔ن بناتی ہے لیکن بہرام جو نشوہ کے
ا۔۔بھ۔۔ا۔۔راس کالے رنگ کے خوبصورت پر۔۔د۔۔۔ے میں
چھپے د۔۔یکھ اب مز۔۔ید بہکتا۔اس کی کمر پر ہا۔۔۔تھ لے جا۔۔۔تا
انہیں اس نا۔۔۔ز۔۔۔ک پر۔۔د۔۔۔ے سے بھی آز۔۔ا۔۔د کر دیتا
ہے تو نشوہ اب گھبر۔۔۔ا۔۔تی ہو۔۔ئی کہتی ہے پلیز نہیں کر۔۔و۔یہ
سب مجھے اچھا نہیں لگ رہا لیکن بہرام اب اس کے د۔۔و۔۔نو۔۔ں

ہا۔۔۔تھ اپنے ایک ہا۔۔۔تھ میں پ۔۔ن کر۔۔تا اس کے

ا۔۔بھ۔۔ا۔۔رو۔۔ں پر جھک۔۔تا انہیں اپنے ہو۔۔نٹو۔۔ں میں

بھر۔۔۔تا۔شد۔۔ت سے انہیں چو۔۔۔س۔۔۔نے لگتا ہے اور

سا۔۔۔تھ دو۔۔سر۔۔۔۔ے ا۔۔بھ۔ا۔۔ر کو اپنے ہا۔۔تھ۔۔میں

پکڑ۔۔تا مس۔ل۔۔۔نے لگتا ہے نشوہ جو کچھ دیر پہلے مزاحمت

کر۔۔رہی تھی اب اپنی کمرا۔۔و۔۔پر کوا۔۔ٹھا۔۔۔تی مد۔۔ہو۔۔ش

ہوتی سسک۔۔۔یا۔۔ں بھر۔۔۔نے لگتی ہے جا۔۔ن تو اس کی اس

و۔۔قت۔نکلتی ہے جب بہرام اس کی نا۔۔۔ف۔۔کے گر۔۔۔د

ز۔۔با۔۔ن پھیر۔۔۔تا اس کو چ۔۔۔لنے پر مجبور کر جا۔۔تا ہے بہرام

اب نشوہ کا ٹر۔۔ا۔۔و۔۔ز۔۔ر۔سر۔۔کا۔۔۔تا خو۔۔د کو بھی

ہر۔۔۔پر۔۔۔۔۔د۔۔۔۔ے۔سے آ۔۔۔ز۔۔۔ا۔۔۔د کر۔۔تا ہے

تو نشوہ اب بہرام کے آگے قدم کا سوچتی

مز۔۔ید۔۔ز۔۔و۔۔۔ر۔۔۔ز۔۔۔و۔۔رسے رو۔۔ناشر و۔۔ع کر

دیتی ہے بہرام۔ سر پلیز نہیں پلیز مجھے معاف کر دیں میں آج کے بعد

آپ کو تنگ نہیں کروں گی میں اپنے تھپڑ کی معافی بھی مانگ لیتی ہوں

لیکن پلیز یہ مت کریں بہرام اب اس کی پیشانی پر بو۔۔سا۔۔دیتا کہتا

ہے نشوہ میری جان پلیز ایسے ریکٹ مت کرو کچھ نہیں ہو گا ویسے بھی

یہ سب تو نا۔۔ر۔۔۔مل ہو۔۔۔تا ہے شا۔۔د۔۔۔ی کی

ر۔۔۔ا۔۔۔ت بہرام اب اپنی نا۔۔ز۔۔۔ک سی جان کے آنسو چنتا

اب خو۔۔دکو دو۔تی۔۔ن سٹ۔۔۔ر۔۔و۔کس دیتا اب نشوہ کی

ٹا۔۔۔۔۔نگو۔۔۔۔۔ں میں آ۔۔۔۔خر۔۔۔ی حد۔تک

گ۔۔ی۔۔پ بنا۔۔تا اس کی تھا۔۔ئہ۔۔زپر اپنا ہا۔۔۔۔تھ رب

کر۔۔تا اس بے۔۔۔۔۔چین کر۔۔دیتا ہے بہرام اب نشوہ کو

ر۔۔ی۔۔لز ہو۔۔تا د۔۔یکھ اب اس کی گھر میں اپنی فنگر

ٹر۔۔ی۔۔س کر۔۔تا کہتا ہے میر۔۔۔۔۔ی جا۔۔ن اب

و۔۔قت۔آگیا ہے تمہیں اپ۔۔نا بنا۔۔۔نے انتا کہتے ہی بہرام

اب شد۔۔۔ت۔۔سے نشو۔۔ہ کی گھر میں خو۔۔۔۔۔۔د کو

شا۔۔۔۔م۔۔ل کر۔۔تا نشوہ کی چی۔۔خ بلند کر۔۔۔و۔۔ا جاتا ہے

۔۔نشوہ اب بر۔۔ی طر۔۔ح۔سے چ۔۔ی۔۔خ رہی تھی اور

ساتھ ساتھ بہرام کی گر۔۔۔د۔۔ن پر آپنے نا۔۔۔خ۔۔ن

گا۔۔ڑ۔۔ھتی اسے ہو۔۔ش دلانے لگتی ہے تو بہرام اب اس

کے۔۔ہو۔۔۔ن۔۔ٹو۔ں پر جھکتا اس کی چی۔۔خ۔کا

گلا۔۔گھو۔۔ن۔۔ٹ دیتا ہے۔۔نشوہ جو بن آب مچھلی کی

تڑ۔۔۔پ رہی تھی بہرام اب خو۔۔د کو آہستہ آہستہ نشوہ کی گھر میں

مو۔۔۔و کر۔۔تا اب ا۔۔۔سے س۔۔کو۔۔ن کی

بلند۔۔یو۔۔ں کر پہن۔۔۔چا جا۔۔تا ہے نشوہ جواب

ہل۔کا۔۔۔ن ہو چکی تھی بہرام اب اسے خو۔۔د میں بینچتا روتی

ہوئی نشوہ کو ریلکس کرنے لگتا ہے

اگلے صبح بہرام کی آنکھ کھلتی ہے تو اس کی نظر اپنے پہلو میں سوئی

بکھر۔۔ی حالت میں پڑی نشوہ پر پڑتی ہے جو بہرام کے پہلو میں سوتی

ہوئی بلکل کوئی چھوٹی بچی معلوم ہو رہی تھی بہرام اور نشوہ دونوں بغیر

کسی پر۔۔۔د۔۔۔۔۔ے کے کمبل ہٹاتا لیٹے ہوئے تھے۔۔بہرام اب

کمبل کے اندر سے ہی نشوہ کی ا۔۔بھ۔۔۔ا۔۔ر۔۔و۔۔ں پر لیجاتا

جا۔۔ن لیوا گستا۔۔۔خی کرتا ہے تو۔نشوہ اب نیند میں کسمساتی ہے لیکن

جیسے ہی اسے احساس ہوتا ہے کہ وہ کسی انجان جگہ پر کسی انجان شخص کی

با۔۔۔ہو۔۔۔ں میں ہے تو وہ نیند سے اٹھتی اب ارد گرد دیکھتی ہے تو

اسے رات کا سارا منظر یاد آ جاتا ہے تو وہ اب اپنی حا۔۔۔لت کا اندازہ

کئے بغیر اٹھ کر بیٹھ جاتی ہے بہرام جس کے چہرہ پر ہلکی سی مسکان تھی

شاید کسی چیز کو حاصل کرنے لینے کے بعد سکون میں ہو نشوہ اب اپنا

چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپاتی رو دیتی ہے نشوہ کو یوں روتا دیکھ بہرام

اب اپنی جگہ سے اٹھتا اس کے گرد حصار قائم کرنے کی کوشش کرتا

ہے۔ لیکن وہ اس کا ہاتھ جھٹک دیتی ہے بہرام اب نشوہ کو اپنی گو۔۔۔د

میں بیٹھا۔۔۔تا پوچھتا ہے بتاو کس چیز کا ماتم منا رہی ہو یوں صبح صبح رو

رو کر تو نشوہ اب خو۔۔۔د کو بہرام کے حصار سے چھڑ۔۔وانے کی

کوشش کرتی کہتی ہے دور ہٹو دفعہ ہو جاو یہاں سے تمہیں پتا بھی تم نے

کیا کر دیا تم نے میری عز۔۔۔ت پر وار کیا ہے میں کیا منہ دیکھاوں گی

اپنے بابا کو میں تو کہیں کی نہیں رہی میں نے اپنے بابا کا مان توڑ دیا۔۔ نشوہ

جواب ڈری ہونے کے ساتھ ساتھ بہت پریشان بھی لگ رہی تھی

بہرام اب اسے خود میں بھینچتا اس کی کمر سہلاتا کہتا ہے نشوہ میری جان

پلیز تم ایسے پریشان مت ہو کچھ نہیں ہوا میں نے صرف سے اپنا حق لیا

ہے وہ بھی شرعی طریقے سے تم ڈرو مت میں نے تمہارے گھر ایک لیٹر

بجھوا دیا تھا کہ تمہیں اپنی آفس ٹیم کے ساتھ ایک امپورٹنٹ پروجیکٹ

کے لئے ایک ماہ کے لیے دوسرے شہر جانا ہے تو پلیز وہ پریشان مت

ہوں نشوہ اب بہرام کے چال پر آنکھیں بڑی کئ اسے دیکھتی ہے کیا تم

نے کیوں کیا یہ سب تو بہرام کہتا ہے کیونکہ مجھے تم سے محبت ہے اس

وجہ سے لیکن نشوہ کہتی ہے مجھے تم سے محبت نہیں ہے تو بہرام اب

پورے اعتماد کے ساتھ کہتا ہے اگر نہیں ہے محبت تو ہو جائے
گی۔۔ نشوہ بھی اب کیا کر سکتی تھی کیونکہ جو ہونا تھا وہ تو ہو چکا تھا اب وہ
چپ چاپ بہرام کی گو۔۔۔د سے اٹھنے کی کوشش کرتی ہے تو بہرام
اب دوبارہ سے اسے اپنی گو۔۔د میں گر۔۔ا۔۔تا ہے تو وہ اب سہی
سے اس کی جا۔۔ن نکلتی ہے جب اسے اپنی نا۔۔ز۔۔۔ کی پر بہرام
کی سخ۔۔۔تی محسوس ہوتی ہے نشوہ کے چہرہ کے رنگ اڑتا دیکھ بہرام
اب سمجھ جاتا ہے وہ کیا فیل کر رہی ہے بہرام اب جان بوجھ کر اسے
خو۔۔د کی گو۔۔۔د میں ہلکا ہلکا مو۔۔۔و کرنے لگتا ہے تو نشوہ اب
گھبر۔۔ا۔۔تی ہوئی کہتی ہے پلیز چھو۔۔۔ڑ۔۔و مجھے جا۔۔نے دو مجھے
فریش ہونا ہے بہرام اب بنا کوئی مزاحمت کئے اسے جانے دیتا ہے نشوہ
اب حیران ہوتی بہرام کی گو۔۔۔د سے اٹھنے لگتی ہے لیکن۔ جیسے ہی وہ

اپنے کندھے سے کمبل ہٹاتی۔ہے اسے خو۔۔۔د کی حا۔۔۔لت کا اندازہ

ہوتا ہے۔۔تو وہ اب خو۔۔د کے گر۔۔۔د بلینکٹ لپیٹتی دوبارہ سے بیٹھ

جاتی ہے تو بہرام کہتا ہے کیا ہوا جا۔۔نم جاوں نہ ہو جاوں فریش نشوہ

اب آنکھوں میں آنسووں لاتی کہتی آف بہرام بہت برے ہو تم آئی

ہیٹ یو۔لیکن بہرام اب مسکراتا ہوا کہتا ہے بٹ میری جان آئی لو یو چلو

اٹھو میں لے چلتا ہوں مل کر شاور لیتے ہیں نشوہ ابھی کچھ کہتی ہے بہرام

دو۔۔۔نو۔۔۔ں کے و۔۔جو۔۔د سے کمبل ہٹا۔۔۔تا اب اسے گو۔۔د

میں

اٹھائے وا۔۔۔شر۔۔و۔۔م کا رخ کرتا ہے تو نشوہ اب مزاحمت کرتی

کہتی ہے کیا کر رہو مجھے نیچے اتارو لیکن بہرام اس کی ایک نہ سنتا اسے

وا۔۔ش۔۔ر۔۔م میں لے جاتا وی۔۔نٹی پر بیٹھا۔۔دیتا ہے نشوہ اور

بہرام اس وقت دو۔۔نو۔۔ں بر۔۔۔ہ۔۔ن۔ہ ایک دوسرے کے

سا۔۔منے تھے نشوہ سے تو بہرام کی طرف دیکھا بھی نہیں جارہا تھا جبکہ

بہرام اب آپنی بے۔۔۔با۔۔۔ک آنکھوں سے نشوہ کا پوری طرح

سے جائزہ لے رہا تھا نشوہ کی گر۔۔۔د۔۔ن اور

ا۔۔۔بھ۔۔ا۔۔۔ر۔۔۔۔و۔۔ں پر بہرام کی شد۔۔۔ت کے نشان

سے نشوہ کو یوں سرخ ہوتا دیکھ بہرام اب اس کے قریب آتا اس کے

ہو۔۔۔نٹو۔۔۔ں پر انگلی ٹر۔۔۔یس کرتا کہتا ہے جانم ویسے تم ہو بہت

پیاری اور نا۔۔۔ز۔۔۔ک مزا۔۔ج بھی نشوہ بیچاری کیا کر سکتی تھی جو

بھی تھا اسے اب اس بے۔۔۔با۔۔ک شخص کو سہنا تھا۔ بہرام اب اس

کی ٹا۔۔۔ن۔۔گ۔۔۔یں اپنی کم۔۔ر پہ پن کرتا۔ اس کے ہو۔۔

نٹو۔۔۔ں پر جھکتا انہیں س۔۔ک کرنے لگتا ہے کچھ دیر بعد بہرام اس

کے ہو۔۔۔ نٹو۔۔۔ں کو آزادی بخش۔۔تا اب اس کی گھر۔۔۔میں

د۔۔و۔۔۔با۔۔۔ر۔۔ہ سے ا۔۔۔ت۔۔ر۔۔تا ایک بار پھر نشوہ کی

چیخ۔۔۔یں بلند کرواجاتا ہے نشوہ جواب تھک چکی تھی بہرام کو

برداشت کرتے کرتے وہ اب شد۔۔۔ت رونے لگتی ہے نشوہ کو یوں

روتا دیکھ بہرام پیچھے ہٹتا کہتا ہے کیا ہوا میری جان نشوہ اب خود بہرام کے

سینے میں چھپاتی کہتی ہے پ۔۔پہ۔۔پی۔ن ہو رہی ہے تم بہت برے

ہو نشوہ کی اتنی سی بات سے بہرام سارا مطلب سمجھ جاتا بہرام اب نیم

گرم پانی سے دو۔۔۔نو۔۔ں کو شا۔و۔۔ر دلواتا اب اسے گو۔۔۔د میں

ا۔۔ٹھا۔۔۔۔ئے ڈر۔۔یس۔۔نگ۔روم کا رخ کرتا ہے بہرام اب

نشوہ کو ڈریسنگ روم میں بنے صوفے پر بیٹھا۔۔۔تا اب باکس سے ایک

ٹیو۔۔۔۔ب نکا۔۔۔لتا نشوہ کی ٹا۔۔۔ن۔۔گو۔۔۔ں میں

گ۔۔ی۔۔پ بنا۔۔۔تااس کی نا۔۔۔ز۔۔۔کی کو دیکھتا ہے جو

سر۔۔۔خ ہورہی تھی اب اپنے ہونٹ بینیچتا ہے اسے احساس ہوتا ہے

وہ کچھ زیادہ ہی و۔۔۔ا۔ئل۔۔۔ڈ ہو گیا تھا اس نے اپنی اور نشوہ کی عمر کا

خیال بھی نہیں کیا بہرام اب نشوہ کی نا۔۔۔ز۔۔۔کی پر

ا۔۔۔نگ۔۔۔لی سے ٹیو۔۔۔ب لگا۔۔۔تا۔ہے تو نشوہ بہرام کے

ہا۔۔۔تھ اپنی نا۔۔۔ز۔۔۔کی پر محسوس کرتی سس۔۔۔کی بھر

۔۔تی ہے کیو۔۔۔نکہ بہرام کے سر۔۔۔۔کتے ہا۔۔۔تھو۔۔۔ں سے

اس کے جس۔۔م میں سپا۔۔۔۔۔ر۔۔۔کس۔۔سے ہو رہے تھے اسے

شدید شرم آ رہی بہرام کے سا۔۔۔منے یو۔۔۔ں بیٹھ۔۔۔۔۔ے

ہوئے بہرام اب اسے اپنا ڈھیلا ساٹراوزر شرٹ پہناتا اب روم سے نکلتا

کچن کا رخ کرتا ہے

بہرام اب نشوہ کو لئے کچن میں لاتا سلیپ پر بیٹھاتا اب خود اس کے

دونوں طرف بازو رکھتا اس پر چہرے کے قریب جھکتا پوچھتا ہے کیا

کھائے کا میری بچہ تو نشوہ اب آنکھیں پھاڑے بہرام کو دیکھتی ہے تو

بہرام اب نشوہ کے ہو۔۔۔ نٹو۔۔۔ں پر گستاخی کرتا کہتا ہے میری جان

اتنے غور سے مت دیکھو مانا کے میں ایک برا انسان ہوں لیکن اتنا بھی برا

نہیں جتنا تم نے سمجھ لیا ہے۔۔۔بے شک میں نے تم سے زبردستی نکاح

کیا ہے لیکن اس کے لئے بھی تم نے مجھے مجبور کیا ہے میں کیا کرتا میری

جان جب تم مجھے لفٹ ہی نہیں کروا رہی تھی میں کیا کرتا بہت پیار سے

بات کی تم سے بغیر کوئی فلرٹ کئے بغیر اپنے پورے آفس سٹاف کے

سامنے تمہیں پرپوز کیا لیکن تم نے کیا کیا سب کے سامنے میرے منہ پر

تھپڑ مار دیا اب بتاو میں کرتا پھر مجھے جو سہی لگا وہ میں نے کر دیا۔۔اس

لئے اب ناراض ہونے کی۔ بجائے اس رشتے کو قبول کر لو۔۔ بہرام اب

پیچھے ہٹتا کہ نشوہ کہتی ہے ٹھیک ہے میں تو یہ سب کر لوں گی لیکن۔

میرے بابا کا جو مان ٹوٹا ہے اس کا کیا بہرام اب نشوہ کا گال سہلاتا کہتا ہے

تم پریشان مت ہو میری جان تمہارے بابا کو راضی کرنا میرا کام ہے تم پر

کبھی کوئی آنچ نہیں آنے دوں گا تم بس ایک بار اعتبار کر کے تو دیکھو نشوہ

جواب بہرام کی باتوں پر یقین کرتی ہاں میں سر ہلا دیتی ہے اب یہ تو

وقت ہی بتائے گا کہ نشوہ کا یہ یقین قائم رہتا ہے یہ نہیں بہرام اب نشوہ

کے رخسار پر آپنے ہو۔۔ نٹ رکھتا کہتا ہے چلو اب بتاوں اب کیا کھاوں

گی۔۔ تو نشوہ اب تھوڑا کمفرٹیبل ہوتی کہتی ہے میرا کچھ کھانے کو دل

نہیں کر رہا تو بہرام اب مسکراتا۔ ہوا کہتا اگر کھانے کو دل نہیں کر رہا تو

پھر ہم رو۔۔۔ مینس کر لیتے ہیں نشوہ اب بہرام کے کندھے پر مکا جڑتی

کہتی ہے آف تم بہت بے باک شخص ہو کیا کروں میں تمہارا بہرام اب مسکراتا ہوا کہتا ہے کچھ نہیں کرو بس پیار کرو میرے سے نشوہ جو بہرام کو مسکراتا دیکھ اس کی مسکراہٹ میں ہی کھو گئی تھی کیونکہ بہرام اپنی براون آنکھیں اور ہلکی سی بئیرڈ اور گال کی دونوں طرف پڑتے خوبصورت ڈنپل سے بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔ بہرام کہیں سے بھی بتیس سال کا نام نہیں لگتا ہے آپنی خوبصورت پر سنیلیٹی ہونے کی وجہ سے وہ بہت سی لڑکیوں کا کرش بھی تھا۔۔ نشوہ کو یوں خود کو تکتا پا کر بہرام اب مسکراتا ہوا کہتا ہے لگتا ہے میری جان کو بھی محبت ہونے لگی ہے۔۔ بہرام کی آواز سنتے نشوہ اپنی آنکھوں کا زاویہ بدلتی کہتی ہے نہیں تو ایسی تو کوئی بات نہیں ہے پتہ نہیں تمہیں ایسا کیوں لگ رہا ہے بہرام اب ساری باتیں سائیڈ پر رکھتا نشوہ سے پوچھتا ہے چلو بتاو میری جان کو

کیا کھانا ہے نشوہ اب ہونٹ چھپاتی سوچ میں پڑ جاتی ہے تو بہرام اب

اس کے ہونٹ آزاد کرواتا کہتا ہے ان پر مت ظلم کیا کرو ان صرف میرا

حق ہے نشوہ اب نظریں جھکائے بیٹھ جاتی ہے تو بہرام کہتا ہے ٹھیک ہے

اگر کچھ نہیں کھانا تو پھر ہم روم میں چلتے ہیں میں تمہیں کھالوں گا نشوہ

اب فوراً سے پہلے بھکلاتے ہوئے کہتی ہے نہیں نہیں تم میرے لئے

چائینز بنادو مجھے چائینز بہت پسند ہے تو بہرام اب۔ سوچ میں پڑ جاتا ہے تو

نشوہ کہتی ہے کیا ہوا نہیں آتا بنانا چلو مت بناو میں ایسے ہی گزارا کرلوں

گی بہرام اب نشوہ کی پیشانی پر بوسا دیتا کہتا ہے نہیں میرا بچہ ایسے کیوں

گزارا کرے گا میں ابھی بناتا ہوں چائینز بہرام اب سبزیاں وغیرہ نکالتا

انہیں کاٹنے لگتا ہے تو نشوہ بہرام کو اتنی نفاست سے کام کرتا دیکھ پوچھتی

ہے بہرام تم نے یہ سب کہاں سے سیکھا پتہ نہیں کیوں لیکن نہ چاہتے

ہوئے بھی نشوہ کو بہرام کے بارے میں جاننے کا دل چاہ رہا تھا شاید سے

اس کے دل پر محبت کی پہلی دستک تھی۔۔تو بہرام کہتا ہے میرے ماں

باپ کا بچپن میں انتقال ہو گیا تھا چچا چچی کے پاس رہتا تھا چچی ظلم بہت

کرتی تھی۔ایک دن میں وہاں سے بھاگ گیا۔۔مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا

تھا میں کیا کروں اس وقت میں میٹرک کا سٹوڈنٹ تھا پھر میں نے ایک

چھوٹے سے ہوٹل میں ویٹر کی جاب کی اور ساتھ اپنی پڑھائی بھی مکمل

کی ویٹر کے ساتھ ساتھ آہستہ آہستہ میری کوکنگ سکلز دیکھتے ہوئے

مجھے شیف کی جاب مل گئی بس پھر وہاں جاب کرتے کرتے اپنی پڑھائی

مکمل کی اور پھر کچھ سینونگز کے ساتھ ایک چھوٹا سا بزنس سٹارٹ کیا اور

دیکھو آج میری قسمت مجھے کہاں لے آئی مشہور بزنس مینز میں سے

ایک ہوں لیکن آج بھی اپنی چچی کے ظلم یاد ہیں مجھے پتہ نہیں بات

کرتے کرتے بہرام کی آنکھیں نہ چاہتے ہوئے بھی آنسوؤں سے بھیگ گئی تھیں

نشوہ اب بہرام جیسے مضبوط مرد کی آنکھوں میں آنسوؤں دیکھتی اب ایسے ہی شیلف پر بیٹھی اپنی باہیں پھیلائے بہرام کو خود کو گم ہو جانے کا کہتی ہے بہرام جیسے اب واقعی ہی سکون چاہیے تھا کیونکہ اپنے پرانے زخم یاد کرتے بہرا۔کا دل آج پھٹ رہا تھا اسے سکون چاہتے تھا بہرام اب ایک قدم کا فاصلہ تہہ کرتا نشوہ کے سی۔۔نے میں اپنا چہرہ چھپاتا اب خاموشی سے آنسوں بہانے لگتا ہے پتہ نہیں کیوں یہ چھوٹی سی لڑکی بہرام کا واحد سکون بن چکی تھی نشوہ اب ایک ہاتھ بہرام کی کمر اور دوسرے ہاتھ اس کے بالوں میں سہلاتی اسے ریلکس کرنے لگتی ہے۔۔اسے شاید اب واقعی بہرام سے محبت ہو گئی تھی کیونکہ محبت

ہونے سالوں یا مہینوں کی نہیں بلکہ ایک نظر ایک لمحہ کی ضرورت ہوتی

ہے کچھ دیر بعد بہرام اپنا سکون حاصل کرتا اب نشوہ

ڈھر۔۔۔ کنو۔۔۔۔ں سے چہرہ نکالتا ہے اسے واقعی احساس ہوتا ہے وہ

جذبات میں آکر کچھ زیادہ ہی ایموشنل ہو گیا تھا نشوہ اب بہرام کے

آنسوؤں صاف کرتی اس کی پیشانی پر بوسا دیتی اسے سکون پہنچا دیتی

ہے۔۔۔ جیسے وہ اپنے دئے گئے زخموں پر مرہم رکھ رہی ہو۔۔۔ بہرام

اب بنا کچھ کہے اب چپ چاپ چائیز بنانے لگتا ہے دونوں میں جیسے

طویل خاموشی تھی۔۔۔ چائیز بنانے کے بعد بہرام نشوہ کو اپنی گود میں

بیٹھا۔۔۔ تا اپنے ہا۔۔۔ تھو۔۔ں سے کھلا رہا تھا بے شک وہ خاموش تھا

لیکن اس کی ایک ایک عادت سے نشوہ کی کئیر جھلک رہی تھی۔۔۔ کھانا

کے بعد بہرام کو نشوہ کی سرخ آنکھوں میں دیکھتا ہے جواب نیند سے سر

ہو چکی تھیں بہرام اب نشوہ کا ہاتھ پکڑے اسے اپنے روم میں لے جاتا

ہے جو بہت ہی خوبصورتی سجایا گیا تھا۔۔اس کی ایک چیز نفاست سے

رکھی گئی تھی نشوہ یہ دیکھتی بہرام سے پوچھتی ہے کہ تم مجھے پہلے کیوں

نہیں یہاں لے کر آئے تو بہرام کہتا ہے تم نے طوفان ہی اتنا مچایا ہوا تھا

کیسے لے کر آتا ویسے بھی مجھے اپنا روم بہت پیارا ہے میں اس کباڑا

تمہارے ہاتھوں سے نہیں ہونے دے سکتا تھا اتنا کہتے ہی بہرام دوبارہ

سے مسکرا دیتا ہے تو نشوہ اب منہ کھولے اسے دیکھتی ہے جسے اپنی بیوی

سے زیادہ اپنا روم پیارا تھا بہرام اب نشوہ لئے بیڈ کا رخ کرتا کہتا ہے چلو

جانم کچھ دیر ریسٹ کر لو۔۔پھر رات کو مجھے تمہاری جا۔۔ن ہلکا۔۔ن

کرنی ہے لیکن اس بار مجھے تمہارا پورا پورا ساتھ چاہیے نشوہ اب بہرام کو

اٹھتا دیکھ کہتی ہے تم کہاں جا رہے ہو تو بہرام کہتا ہے کہیں نہیں بس کچھ

کام ہے رات تک آجاوں گا نشوہ بہرام کے دور جانے کا سنتے ہی اس کا ہاتھ پکڑتی بیڈ پر بیٹھاتی خود اس کی گود میں سر رکھتی لیٹ جاتی ہے جیسے کہنا چاہ رہی ہو تم کہیں مت جاو نشوہ بے شک اتنا بول نہیں رہی تھی لیکن وہ اپنے ہر عمل سے یہ ظاہر کر رہی تھی کہ وہ اس رشتے کو قبول کر چکی ہے

انشاء کے بدلتے رویہ نے شاہ میر کو بہت ہرٹ کیا تھا اس نے تو کبھی سوچا بھی نہیں تھا اس کی چھوٹی سی دوست جس کے ساتھ وہ ہر بات شئیر کرتا تھا۔۔ جس کے بغیر اس کی سانس رکنے لگتی تھی۔۔۔وہ چھوٹی سی لڑکی شاہ۔میر کے لئے کیا ویلور کھتی تھی۔۔۔یہ شاہ۔میر کبھی اپنے الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا تھا۔۔۔لیکن اس انشاء کے کیا کیا اپنی چند خوشیوں کی خاطر ایک منٹ نہیں لگا یا اس نے شاہ میر کو چھوڑنے میں شاہ میر کا

اب عورت زات سے اعتبار اٹھنے لگا تھا اس نے جب سے ہوش سنبھالا تھا صرف دو ہی عورتوں کو اس نے دل سے چاہا تھا ایک اس کی ماں اور دوسری اس کی دوست انشاء جو کہ اب اس کی محبت بھی تھی لیکن دونوں عورتوں نے اس کا دل بری طرح سے توڑا تھا شاہمیر کی ماں اسے ویسے ہی وقت دینا چھوڑ چکی اور انشاء اپنے فیوچر کے لئے اسے چھوڑ چکی تھی۔۔۔شاہمیر نے سوچ لیا تھا آج کے بعد وہ کسی عورت کی طرف دیکھے گا بھی نہیں اس کا عورت ذات سے اعتبار اٹھ ہی گیا تھا۔۔۔

\-

نشوہ اب بہرام سے باتیں کرتے کرتے کب اس کی گود میں سر رکھے سو جاتی ہے اسے خود بھی پتہ نہیں چلتا

شام کو کہیں پانچ بجے کے قریب نشوہ کی آنکھ کھلتی ہے اس کی نظر بیڈ کے ساتھ ٹیک لگائے سوئے ہوئے بہرام پر پڑتی ہے جو اپنی ٹانگیں نیچے لٹکائے آڑا ترچھا سو رہا تھا وہ تو یہ تک بھول گیا تھا کہ اس نے کسی کام سے باہر جانا تھا۔۔ بہرام کو یوں سوتا ہوا دیکھ نشوہ اس میں کھو سی جاتی ہے۔ کیونکہ بہرام اس کی زندگی میں آنے والا دوسرا شخص تھا جو اتنا خوبصورت تھا۔۔ کیونکہ آج سے پہلے نشوہ صرف اپنے بابا کی گود سر رکھ کر ایسے سوئی تھی۔۔ اور اب بہرام اس کا شوہر نشوہ کچھ دیر ایسے ہی بہرام کو دیکھتی اب کھڑی ہوتی بہرام کی ٹا۔۔ نگ۔۔۔ یں اٹھا۔۔۔ ئے بیڈ پر رکھنے لگتی ہے۔۔ کہ بہرام کی آنکھ کھل جاتی ہے۔۔ بہرام ایسے ہی نشوہ کو بازو سے پکڑتا خو۔۔۔ د کی طرف کھینچتا ہے تو نشوہ اچانک ہوئے اکتفاد پر بہرام کے سینے پر گرتی ہے۔۔ اچانک

بہرام کے اوپر گرنے پر نشوہ کے بال اسے کے چہرے پر گرتے ہیں

بہرام نشوہ کے چہرہ پر آئی آوارہ لٹوں کو اپنی فنگر سے پیچھے کرتا ہے۔۔تو

نشوہ گھبراتی ہوئی کہتی ہے و۔۔وہ تم ایسے کیوں سو گئے تھے۔۔۔اگر

تمہیں نیند آرہی تھی تم مجھے اٹھا کر سیدھی طرح بھی تو سو سکتے تھے۔۔

بہرام اب کروٹ بدلتا نشوہ کے اپنے پنچ۔۔۔بے کنو۔۔ر۔۔۔ٹ کرتا

کہتا ہے میری جان بے شک میں تمہیں اٹھا بھی سکتا تھا لیکن تم مجھے

ایسے سوتی ہوئی زیادہ پیاری لگ رہی تھی۔۔اور تم نے آج جو حرکت کی

ہے وہ دوبارہ مت کرنا تمہارا مقام میرے قدموں میں نہیں بلکہ یہاں

میرے دل میں ہے۔۔لیکن بہرام۔۔۔نشوہ ابھی کچھ کہتی کہ بہرام

اب نشوہ کے ہو۔۔۔نٹو۔۔۔ں پر انگلی رکھتا کہتا ہے بس میری جا۔۔ن

مجھے صرف تمہاری سسک۔۔۔۔یو۔۔ں کی آواز سننی ہے۔اس

خاموش فلیٹ میں مجھے بس تمہاری

آ۔۔۔ہیں اور سس۔۔ک۔۔یو۔۔ں کی آواز آ۔۔ئے بس تمہاری

ز۔۔با۔۔۔ن پر صرف ایک ہی نا۔۔م ہو بہرام پلیز مو۔۔۔ر

بہرام۔۔آ۔۔۔ہ۔ا۔۔۔ف۔۔۔ف بہرام نے تو نشوہ کے کانوں سے

دھوئیں نکال دیے تھے۔۔نشوہ اب آنکھیں بڑی کیئے بہرام کو دیکھتی

کہتی ہے بہرام پلیز نہیں مجھے ابھی نیند آرہی ہے۔۔۔بہرام اب اپنی

شر۔۔۔ٹ کے بٹن کھو۔۔۔لتا کہتا ہے جا۔۔نم تم ڈر۔۔و مت کچھ

نہیں ہو گا بلکہ دیکھنا آ۔۔ج تمہیں بھی مز۔۔ہ آئے گا۔۔بہرام نشوہ کی

شر۔۔۔۔ٹ کے ا۔۔۔ند۔۔۔رہا۔۔۔تھ۔۔لے جا۔۔۔تا اس

ا۔۔بھ۔۔ر۔۔و۔۔ں کو ز۔۔۔و۔۔ر مس۔۔۔لتا نشوہ کی

سس۔۔۔کیا۔۔۔ں بلند۔۔کر۔۔۔و۔۔اجا۔۔تا ہے نشوہ نے بہرام

کی شر۔۔۔ٹ پہن رکھی تھی جو اس کہ بہت لوز تھی۔۔۔دوسرا اس

نے آپنی ڈ۔۔ھڑ۔۔۔کنو۔۔ں کر کو۔۔۔ئی پر۔۔د۔ہ نہیں پہنا تھا

بہرام اب نشوہ کے ہو۔۔نٹ۔۔۔و۔ں جھک۔۔۔تا نہیں سک

کرنے لگتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ اس کے ا۔۔بھ۔۔ا۔۔رو۔۔ں کا

مس۔لتا نشوہ کو چ۔لنے پر مجبور کر جاتا ہے۔

بہرام نشوہ کی آنکھوں سے نکلتا پا۔۔نی محسو۔۔س کرتا نشوہ کے

ہو۔۔۔نٹو۔۔ں کو آزادی بخشتا ہے کیونکہ نشوہ کی سا۔۔۔نس

ر۔۔۔کنے لگی تھی۔۔بہرام اب نشوہ کے و۔۔۔جو۔۔دسے ا۔۔پنی

شر۔۔ٹ ا۔۔تا۔۔رتاز۔۔مین پر پھنک۔۔تا ہے تو نشوہ ڈرتی کہتی ہے

بہرام پلیز نہیں کریں۔۔مجھے ڈ۔۔رلگ رہا ہے آپ کی

شد۔۔۔تو۔۔ں سے بہرام اب ہلکا سا مسکراتا نشوہ۔کو خو۔۔۔دمیں

بینچتا کہتا ہے نشوہ میرا بچہ اس ڈرنے والی کون سی با۔۔۔ت

ہے۔۔۔کچھ نہیں ہو گا بس تم میرا سا۔۔تھ دینا۔۔بہرام اب نشوہ کے

دو۔۔نوں بازو اپنی گر۔د۔۔ن میں حائل کرتا کہتا ہے میری جان جس

طرح میں تم پر شد۔۔۔ت ڈ۔۔۔ھا۔۔۔و۔۔ں گا تم بھی میری پر اپنی

شد۔۔۔ت ڈ۔۔ھا سکتی ہو جیسے میری گر۔۔۔د۔۔۔ن میں اپنے

با۔۔۔ز۔۔و۔۔حائل کر۔۔۔کے یا۔پھر میرے کندھے پر اپنے

دا۔۔۔نت گا۔۔۔ڑ۔۔ھ کہ نشوہ کہتی ہے لیکن تمہیں کو د۔۔۔ر۔۔۔د

ہو گی تو بہرام کہتا ہے میری جان تمہارا د۔۔ر۔۔۔د بھی مجھے سکو۔۔ن

دیتا ہے۔نشوہ کی آنکھوں میں اب انسوں آنے لگتے ہیں کیا کوئی کسی کو

اتنا زیادہ بھی چاہ سکتا ہے یا پھر اس سے زیادہ بھی بہرام اب نشوہ کی

آنکھوں سے آنسوؤں چنتا اس کی پیشانی پر بوسا دیتا کہتا ہے بس میری

جان جو ہوا اسے بھول جاو۔۔اب صرف تم اور میں اور کوئی نہیں۔۔

بہرام اب نشوہ کے ا۔۔بھ۔ا۔۔رو۔ں کر جھکتا انہیں اپنے

ہو۔۔ن۔۔ٹو۔۔ں میں بھر تا شد۔۔ت سے ان کی نم۔ی کھنیچ۔تا

نشوہ کی جا۔۔ن نکا۔۔لنے لگتا ہے تو نشوہ اب سس۔۔۔کتی بہرام کی

گر۔۔۔د۔۔ن میں ناخن گا۔ڑھنے لگتی ہے بہرام اب نشوہ کے

ا۔۔بھ۔ا۔۔رو۔۔ں پر بنے پ۔نک حصے کو دیکھتا کہتا ہے میری

جان۔

I like your pin_k pa_rt

نشوہ اب سرخ ہوتی مزید اس کی گردن میں اپنا چہرہ چھپاتی ہے۔تو

بہرام اب نشوہ کی شرم۔وحیا پر ہلکا سا مسکراتا اس کا چہرہ اپنی گر۔۔۔د۔

سے نکالتا کہتا ہے جانم میرا سا۔۔۔تھ دو۔نہ کہ یوں شر۔۔ما۔تی رہو

بہرام اب نشوہ کاٹر۔۔۔ا۔۔و۔۔ز سر۔۔۔کا۔۔۔نے لگتا ہے نشوہ کہتی

ہے نہیں بہرام پلیز ابھی کل والا پی۔۔ن بھی ٹھیک نہیں ہوا۔۔نشوہ

کی بات پر بہرام مسکراتا کہتا ہے اچھا جا۔۔نم چلو دیکھ۔۔۔نے تو دو جو

مرہم لگایا تھا اس سے کچھ فرق پڑا کہ نہیں بہرام نشوہ کی بات ٹالتا اب

اس کاٹر۔۔۔ا۔۔و۔۔۔ز سر۔۔۔کا۔۔تا ہے تو نشوہ اس وقت بلکل بر۔

ہ۔۔ن ہ بہرام کے سامنے تھی بہرام اب نشوہ کو دیکھتا اس کی

ٹا۔۔۔نگ۔۔۔و۔۔ں مہ گی۔پ بنا۔۔۔۔نے لگتا ہے کہ نشوہ اب نہ

میں سر ہلاتی ہے تو بہرام اب تھوڑا سختی سے کہتا ہے تو نشوہ اب روتی

ہوئی کہتی ہے تم واقعی بہت برے ہو پتہ نہیں کیوں میں نے تمہیں اچھا

سمجھ لیا۔نشوہ کو اب ناراض ہوتا دیکھ بہرام اب بیڈ پر سید۔۔۔ھا

لیٹ۔۔تا خو۔۔د نشوہ کو اپنے ا۔۔و۔۔پر لیٹا۔تا کہتا ہے لو بس نہیں

کر۔تا کچھ اب پلیز رونا بند کرو نشوہ اب سو سو کرتی کسی بچے کی طرح

بہرام کے سینے پر سر رکھ لیتی ہے

کچھ دیر ایسے ہی نشوہ اور بہرام میں خاموشی رہتی ہے۔۔بہرام کب کا

نشوہ کو اپنے سینے پر یو۔۔ں ہی بر۔۔ہ۔۔ن۔۔ہ نشوہ کے بال سہلاتا

اسے ریلکس کرنے لگتا ہے۔۔اور ساتھ ہی ساتھ نشوہ کی کمر پر اپنا

ہا۔۔تھ سہلاتا اس کے و۔۔۔جو۔۔د میں خو۔۔د کی طل۔ب

بڑ۔۔ھا۔۔نے لگتا ہے۔۔نشوہ بھی اب بہرام کے سینے پر اپنی فنگر

ٹریس کرتی اپنا اور۔اس کا نام لکھنے لگی ہوئی تھی۔۔نشوہ ناراض ناراض

بہرام کو بہت کیوٹ لگ رہی تھی۔۔۔کچھ دیر خاموشی کے بعد بہرام

کہتا ہے میرا بچہ سو کیوں نہیں رہا۔۔نشوہ کہتی ہے میرے نیند نہیں آ

رہی اب جب آئی تھی تب آپ نے سونے نہیں دیا۔۔ بہرام بھی اب

مسکراتا ہوا۔ کہتا ہے۔۔ آ و تو میرا بچہ سیدھی طرح کہے نہ کہ اس۔ کی

نیند میری شد۔۔۔ تو۔۔۔ں کی وجہ سے اڑ گئی ہے۔۔ اگر میری جان کو

نیند نہیں آ رہی تو کیوں نہ ایک۔ ر۔ا۔۔ و۔۔۔ نڈ لگا لیا جائے بہرام۔ کی

بے۔۔۔ باک۔ بات۔ پر۔ نشوہ اس کے سینے پر اپنے دانت گاڑھتی اس

پر اپنا غصہ نکالتی ہے۔۔ بہرام اب نشوہ کی کمر کے خم پر اپنی انگلی ٹریس

کرتا ہے نشوہ ہلکا سا کا۔۔۔ ن۔۔ پتی کہتی ہے کیا کر رہے پلیز مجھے ایسے

ہی سکون مل۔ رہا ہے تنگ مت کرو۔۔۔ بہرام اب مسکراتا ہوا کہتا نشوہ

میری جان تم سے ایک بات پوچھوں کیا تمہیں بھی میرے سے محبت

ہونے لگتی ہے بہرام نشوہ کو جواب جانتا تھا لیکن پھر بھی جان بوجھ کر

اس کے منہ سے سننا چاہتا تھا نشوہ اب بھکلاتی ہوئی کہتی ہے نن۔۔ نہیں

تو تمہیں کس نے کہہ دیا ایسی خوش فہمیاں مت پالو مجھے کبھی تم سے محبت نہیں ہو سکتی۔۔ نشوہ نا چاہتے ہوئے بھی اپنے جذبات چھپا گئی تھی۔۔ تو بہرام کہتا ہے اچھا میری بچہ کو اگر محبت نہیں ہوئی تو پھر میرے پاس رہ کر سکون کیوں مل رہا ہے۔۔۔ کیونکہ ایک عورت کو سکون ہمیشہ اسی مر۔۔۔د کے آ۔۔ غو۔۔ش میں ملتا ہے جس سے اسے محبت ہو۔۔۔ نشوہ اب بنا کچھ کہے چپ چاپ لیٹی رہتی ہے کیونکہ وہ چاہ کر بھی اپنے جذبات چھپا نہیں پا رہی تھی۔۔ بہرام تو اڑتی چڑیا کے پر گن لیتا تھا پھر اپنی بیوی کے دل میں اپنے لئے بڑھتی محبت کیسے محسوس نہ کرتا۔۔ اس۔ وقت رات۔۔ کے گیارہ بج چکے تھے۔۔۔ نہ ہی بہرام کو نیند آ رہی تھی اور نہ عشوہ کو دو۔۔نو۔۔۔ں کے و۔۔۔جو۔۔۔د میں عجیب سی۔ آ۔۔۔گ جل رہی تھی۔۔ بہرام تھا کہ

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

نشوہ کے انتظار میں تھا لیکن نشوہ اپنی شرم و۔حیا میں گری ہوئی

تھی۔۔دو۔۔نو۔۔۔ں میں سے ایک کو تو پہل کرنی ہی تھی۔۔بہرام

کہتا ہے۔۔اچھا میری جان صر۔۔۔ف ایک با۔۔ر دیکھنے دو صرف

دیکھ۔و۔۔ں۔گا ہی نشوہ بھی اب بنا کچھ بولے ہاں کر دیتی ہے کیونکہ وہ

بہرام کو مزید تڑ۔۔۔پا نہیں سکتی تھی۔۔لیکن اسے بچاری کو کیا پتہ

تھا۔۔اب بہرام اپنی معصومیت کا سہارا لے کر کیا کرنے والا ہے

بہرام اب نشوہ کو سید۔۔۔ھا بیڈ پر لیٹا۔۔۔تا اب خو۔۔د کا بھی

ٹرا۔۔۔و۔۔ز۔را۔۔۔تا۔۔۔ر۔تا ہے کہ نشوہ اب ڈرتی ہوئی کہتی ہے

بہرام آپ تو صرف دیکھنے لگے تھے پھر یہ کیا بہرام کہتا ہے میری

جا۔۔۔ن ڈ۔۔ر۔۔و مت کچھ نہیں۔۔۔کر۔۔۔تا بہرام اب نشوہ کو

کہتا ہے جا۔۔نم اپنی ٹا۔۔۔۔نگ۔۔۔یں۔کھو۔۔۔۔لو تو نشوہ اب

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

ڈرتی ڈرتی کھو۔۔۔ل دیتی ہے تو بہرام کی نظر اب اس کی نا۔۔۔ز۔۔
کی پر پڑ۔۔۔تی ہے جو سر۔۔۔خ ہو چکی تھی لیکن اس کے مر۔ہم۔
سے کچھ فرق پڑ۔۔اتھا بہرام اب اس کے گھٹنو۔۔۔ں پر ہا۔۔۔تھ رکھتا
مز۔۔۔ید و۔۔ا۔۔ئیڈ او۔۔پن کر۔۔۔تا ہے نشوہ کہتی ہے بہرام کیا
کر رہے ہیں۔۔بہرام اب نشوہ کی گھر۔پر انگ۔لی سر۔۔کا۔۔۔تا نشوہ
سسکی بلند کروا۔جاتا ہے۔۔بہرام اب اپنے جز۔۔۔با۔۔ت پر قا۔۔بو
رکھتا کہتا ہے۔۔جا۔۔نم اس وقت میں جس طرح خو۔۔د پر قابو کیا
ہے۔۔میں بتا نہیں سکتا۔نشوہ اب بہرام کے با۔۔لو۔۔ں میں
انگل۔۔یا۔۔ں سہلاتی کہتی بہرام اگر مجھے تکلیف نہ ہو۔۔تی تو میں
تمہیں کبھی نہ روکتی لیکن پلیز آ۔۔ج صبر کر لو تو بہرام کہتا ہے ٹھیک
ہے میرا بچہ لیکن میں اپنے ہو۔۔نٹو۔۔۔ں سے سک کر۔۔سکتا

ہو۔۔تو نشوہ کچھ سوچتی اسے ہاں میں سر ہلا دیتی ہے۔۔ لیکن اب اصل

کھیل اب شرو۔۔ع ہونا تھا

بہرام اب نشوہ کی نا۔۔۔ز۔۔کی پر اپنے ہو۔۔۔ن۔۔ٹ ر۔۔ کھتا

انہیں سک کر۔۔۔نے لگتا ہے نشوہ جیسے اپنی با۔۔۔ڈ۔۔۔ی میں

سپا۔۔۔ر۔۔ کس ہوتے محسوس ہوتے ہیں۔۔۔تو وہ کچھ دیر بعد ہی

بہرام کے با۔۔۔لو۔۔۔ں میں انگلیاں سہلاتی کہتی ہے بہرام پلیز نہیں

کرو۔۔مجھے کچھ ہو۔۔۔۔۔ر۔۔ہا ہے پلیز بہرام نو۔۔ لیکن بہرام تو اب

اپنا

عم،ل۔شرو۔۔ع کر چکا تھا۔۔۔ نشوہ جواب اپنی کم۔راو۔۔پر کو

ا۔۔ٹھا۔۔تی با۔۔ر با۔۔۔ر بیڈ پر پھٹک۔۔۔رہی تھی لیکن بہرام آپنی

تشنگی مٹا۔۔۔۔نے لگا ہوا تھا۔۔۔کچھ دیر بعد نشوہ کو بھی سکو۔۔۔ن

پہنچا۔۔نے کے بعد بہرام اپنا چہرہ نکا۔۔لتا نشوہ کو دیکھتا ہے جس کا
و۔۔جو۔د۔د پسینے سے تر۔۔۔تھا وہ بچا۔۔ر۔۔ی اب نڈ۔۔۔ھا۔۔ل
ہو۔۔تی بیڈ پر لیٹی ہلکا ہلکا کا۔۔نپ رہی تھی۔ بہرام اب نشوہ کو گو۔۔د
میں بینچنے کے لئے ہا۔۔تھ بڑ۔۔ھا۔۔تا لیکن نشوہ اس کا ہا۔۔تھ جھٹکتی
بیڈ سے ا۔۔تر۔۔تی چلی جا۔۔تی ہے کیونکہ وہ اب شد۔۔ید
نا۔۔را۔۔ض ہو چکی تھی بہرام سے

بہرام کو نشوہ کا یوں اگنور کر کے جانا بلکل بھی اچھا نہیں لگتا۔۔کچھ دیر
بعد نشوہ بالوں پر ٹاول لپیٹی بہرام کا ٹراوزر شرٹ پہنے باہر آتی
ہے۔۔بہرام کو اپنی ناراض ناراض سی بیوی پر ٹوٹ کر پیار آتا
ہے۔۔خیر وہ اب نشوہ کے پاس جاتا ڈریسنگ ٹیبل کے آگے کھڑی نشوہ

کے پیٹ پر ہا۔۔۔تھ بھاندھتا اس۔کی گر۔۔۔د۔۔ن میں چہرہ چھپائے
کہتا ہے میرا بچہ ناراض ہے میرے سے پلیز سوری اب نہیں کرتا نشوہ
جیسے اب بہرام پر شد۔۔یدغصہ تھا اب وہ اسے پیچھے جھٹکتی کہتی ہے۔
پلیز میری جان چھوڑ دو میں تنگ آچکی ہوں تم سے بہرام کو لگتا ہے شاید
نشوہ یہ سب جان بوجھ کر رہی ہے۔اس لئے وہ دوبارہ سے نشوہ کے
رخسار پر اپنے ہونٹ رکھتا اسے پیار سے منانے لگتا ہے۔۔لیکن نشوہ
اب پیچھے ہوتی نقاحت زدہ آواز میں کہتی ہے پلیز بہرام میرے قریب
مت آو۔اور یہاں سے چلے جاو اس سے پہلے کہ میں تمہارے لئے کوئی
غلط الفاظ برداشت کروں بہرام جسے نشوہ کا یوں بار بار جھٹکنا اب غصہ
دلا چکا تھا۔۔اس لئے اب وہ اس کے دونوں بازوں اپنی زور سے اپنی
انگلیاں پیوست کرتا کہتا ہے۔۔کہو مسلئہ ہے ہاں میں نے کون کا کوئی

جرم کر دیا ہے جو تم ایسے ریکٹ کر رہی ہوں بیوی ہو میری میرا حق ہے

تم پر جیسے چاہوں جب چاہوں تمہارے قریب آ سکتا ہوں تم مجھے نہیں

روک سکتی۔ بہرام کو باتیں تو جیسے نشوہ کو مزید غصہ دلا گئیں تھیں

۔۔ نشوہ اب بہرام کو آنکھوں میں آنکھیں ڈالے غصے سے کہتی

ہے۔۔ بیوی ہوں اسی لئے تو مجبور ہوں تم مرد ذات پتہ نہیں نکاح کے

دو بول پڑھ کر عورت کو کیا سمجھ لیتے ہوں۔۔ ایک عورت کی کیا کبھی

کوئی زندگی نہیں ہوتی۔۔ پیدا ہوتے ہی باپ اور بھائی اس پر حکم چلانا

شروع کر دیتے ہیں۔۔ شادی کے بعد شوہر چاہتا ہے بیوی اس کی غلام

بن کر رہے۔۔۔ خیر ایسے ہی بچاری کی زندگی گزر جاتی ہے بڑھاپے

میں بچے کہنے لگتے ہیں تم یہ کام مت کرو ادھر مت جاو تمہیں کیا پتہ

۔ اور ایک دن یہی بچاری سنتے سنتے مر۔۔۔ جاتی ہے۔ اور رہی بات

تمہاری تمہیں میرے سے کوئی غرض نہیں ہے تمہیں بس اپنی

ح۔۔۔و۔۔س سے مطلب ہے جو تم میرے پاس پوری کرتے ہو۔

میں چاہے کتنی ہی تکلیف میں ہوں تمہیں اس با۔۔ت کوئی فر۔۔ق

نہیں پڑتا۔۔۔ نشوہ ابھی مزید بولتی کہ بہرام ایک زوردار تھپڑ نشوہ کہ

منہ پر ما۔۔ر دیتا ہے لیکن نشوہ کی زبان تھی کہ ابھی بھی بند نہیں ہو رہی

تھی ہاں مارو تھپڑ یہی تو آتا ہے تم لوگوں کو جب بھی کسی

عو۔۔ر۔۔۔ت نے اپنے لئے آواز اٹھا۔۔ئی اس کو یو۔۔۔ں ہی ما۔

۔۔ر۔ پیٹ کر چپ کروا دیا جاتا ہے۔۔۔ بہرام کو اب خود پر قا۔۔بو

کر۔۔نا مشکل لگ رہا تھا۔ اسے لگ رہا تھا اگر ابھی وہ کچھ دیر اور یہاں

روکا تو وہ غصے میں نشوہ کو نقصان پہنچا دے گا۔۔ بہرام نشوہ کو چھوڑتا اب

غصے سے پیچھے کو قدم لیتا ہے۔ لیکن نشوہ دوبارہ آگے بڑھتی بہرام کے

قر۔۔۔یب جا۔۔تی کہتی ہے۔دیکھنا سچ کڑوا لگ رہا ہے اسی وجہ سے تم

بھاگ رہے ہو تم ہو ہی ح۔۔و۔۔س پر۔۔ست بہرام کی اب بس ہو

چکی تھی۔بہرام اب نشوہ کو بیڈ پر د۔۔ھ۔۔کا دیتا کہتا ہے میں تمہیں

ابھی بتا۔۔تا ہوں ح۔۔و۔۔س پر۔۔ست کہتے کسے ہیں بہرام کی

سر۔۔خ آنکھیں دیکھ کر نشوہ کو اب واقعی ہی اس سے ڈر لگ رہا تھا

بہرام اب خو۔۔د کر ہر پر۔۔د** سے ا۔۔۔۔ز۔۔ا۔د کر۔تا اب نشوہ

کی گر۔۔د۔ن پر جھکتا شد۔۔۔۔ت سے و۔۔ہا۔ں د۔۔ا۔۔نت

گا۔ڑ۔۔ھ۔تا نشوہ کی چ۔۔ی۔۔خ۔۔یں بلند کروا جاتا ہے بہرام

نشوہ کو اگنور کرتا اب اس کی گر۔۔د۔ن اپنے د۔۔انت** سے سر۔۔

خ کر۔۔تا اب اس کی شر۔۔ٹ کو اس کے ت۔۔ن سے جد۔۔ا کرتا

آس کی ابھ۔۔ر۔تی ڈ۔۔ھڑ۔۔کنو** کا بھی یہی حا۔۔۔ل کر۔۔دیتا

ہے نشوہ اب ر۔و۔تی سس۔۔کتی بہرام کو روکنے کی کوشش کر رہی

تھی۔۔۔لیکن بہرام اب بہک چکا تھا بہرام کار۔۔خ اب نشوہ کے

ٹر۔۔او۔۔ز۔*کی طر۔۔ف تھا بہرام اب نشوہ کا ٹر۔۔۔ا۔و۔**سر

۔کا۔تا اس کی ٹا۔۔۔ن۔۔گ۔۔و۔ں کو کھو۔**لگتا ہے کہ نشوہ

اب ر۔۔و۔۔تی ہوئی بہرام کے آگے ہا۔۔تھ جو۔۔ڑ۔۔تی اسے

رو۔۔ک رہی تھی لیکن بہرام اب بنا اس کی سنے اپنا سا۔ر۔۔از۔ور لگا

۔تا نشوہ کی ٹا۔۔ن۔گ۔۔ی۔۔ں کھو۔۔**اب شد۔۔۔ت سے

اس کی گہر**شا۔۔۔م۔۔ل ہونے لگ۔۔تا ہے کہ نشوہ اب جو

ڈ۔۔ر کے ما۔رے کا۔۔ن۔۔پ۔تی ہو۔۔ئی بے۔ہو۔۔ش ہو جاتی

ہے نشوہ کو یوں بے۔۔ہو۔۔ش ہوتا دیکھ بہرام فورا سے پہلے ہو۔۔ش

میں آ۔۔تا ہے اس کا غصہ پل میں کہیں غائب ہو جاتا ہے بہرام اب نشوہ

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

کے پاس آتا اس کے گال سہلا۔۔تا اسے اٹھا۔نے لگتا ہے لیکن نشوہ کوئی

رسپانس نہیں کررہی تھی بہرام اب جلدی سے کال اٹھا۔۔تا ڈاکٹر کو کال

کرتا ہے

نشوہ کو یوں بے۔۔۔ہو۔۔ش دیکھ بہرام کے ہاتھ پاوں کا۔۔نپ رہے

تھے اسے اب خو۔۔دپر شد۔۔ید غصہ آرہا تھا۔۔کیا ضرورت تھی یہ

سب کرنے کی اگر وہ با سمجھ تھی تو وی خود تو سمجھدرا تھا۔پہلے ہی وہ اس

سے اتنی نفر۔۔ت کرتی تھی آج کے بعد تو وہ اس کی شکل بھی دیکھنا پسند

کرے گی۔۔پتہ نہیں شاید بہرام کی زندگی میں کبھی سکون لکھا ہی نہیں

تھا چند ایک پل کا سکون تو آیا تھا اس کی زندگی میں نشوہ کی صورت میں وہ

بھی اس نے اپنے غصہ کی وجہ سے بر۔۔با۔۔د کردیا۔۔خیر اکچھ دیر بعد

ڈاکٹر نشوہ کا چیکپ کرتی کہتی ہے پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے بس یہ

ڈ۔۔رکی وجہ سے بے۔۔ہو۔۔ش ہوئی ہیں۔۔میں کچھ میڈیسن اور

وٹامنز لکھ کر دے رہی ہوں آپ انہیں کھلائیں یہ بہت ویک ہیں ان

کی ڈائیٹ کا زیادہ سے زیادہ خیال رکھیں۔۔ڈاکٹر اب ایک سلپ بہرام

کے ہا۔۔تھ میں تھماتی رُوم سے نکلتی چلی جاتی ہے۔۔پیچھے سے بہرام

نشوہ کو دیکھتا ہے جس کے چہرہ پر آنسوؤں کے مٹے مٹے نشان تھے اس کا

کھلا ہوا چہرہ مرجھا سا گیا تھا۔۔بہرام اب کچھ دیر نشوہ کے پاس بیٹھنے

کے بعد اب کچن میں جاتا اس کے لئے سوپ بناتا اب روم میں آتے

اسے آٹھانے لگتا ہے نشوہ کی آنکھ جیسے ہی کھلتی ہے۔۔اس کی نظر روم

میں پڑے پھولوں پر پڑتی ہے۔۔اور ساتھ سامنے دیوار پر بڑا سا کر کے

سوری مائے لو لکھا ہوا تھا۔۔۔نشوہ ابھی ان سب کو دیکھتی اپنی سوچوں

میں گم تھی کہ بہرام کی آواز سے اپنے خیالوں سے باہر آتی ہے جہاں

بہرام اس کے ہو۔۔نٹو۔۔ں کے پاس سوپ کا چمچ رکھے اس کا پینے کا
اشارہ کر رہا تھا نشوہ اب بنا کچھ کہے اس کے ہا۔۔تھ سوپ پیتی اب
میڈیسن کھاتی دوبارہ سے لیٹ جاتی ہے۔۔بہرام اب نشوہ کو سو۔۔پ
پلانے کے بعد نشوہ کی طبیعت بہتر ہوتی محسوس کرتا اب سائیڈ سے اپنی
گاڑی کی چابی اٹھا۔۔تا روم سے نکلنے لگتا ہے کہ نشوہ چاہ بھی پوچھ نہیں پا
رہی تھی وہ کہاں جا رہا ہے نشوہ کا چہرہ پڑھتا بہرام اب خود ہی کہتا ہے
ڈر نامت میں کچھ دیر تک آجاوں گا صرف کچھ ذہنی سکون کے لئے باہر
جا رہا ہوں۔۔نشوہ کو اب واقعی ہی اپنی غلطی کا احساس ہوتا ہے کہ اس
نے پتہ نہیں بہرام کو غصے میں کیا کیا بول دیا۔۔بہرام نے بھی بس اس
سے اپنا حق ہی لیا تھا اگر اس نے تھوڑی سی اپنی مرضی کر بھی لی تو کیا ہوا
وہ اس کا۔اتنا خیال بھی تو رکھتا ہے۔۔نشوہ اب شد۔۔ت سے اپنے

بولے گئے غلط الفاظوں پر پچھتاوا ہو رہا تھا۔اسی لئے کہتے ہیں انسان کو غصے میں ہمیشہ خاموش رہنا چاہیے۔۔بہرام اب اسلامہ آباد کی سڑکوں پر گاڑی ڈراتا ہے۔۔بہرام آج اپنی لمٹ سے زیادہ ریش۔ڈروانگ کر رہا تھا۔اس کے دماغ میں نشوہ کی باتیں بار بار کسی ہتھوڑے کی طرح بج رہیں تھیں۔۔کہ اچانک بہرام کا خود۔پر کنڑو۔۔ل ختم ہوتا ہے اور اس کی گاڑی بری سے درخت سے ٹکرا جاتی ہے۔۔اچانک بہرام کا سر لگنے کی وجہ سے اس کے سر پر گہری چھوٹ آئی تھی۔۔بہرام کچھ دیر یوں ہی سوچوں میں گم ایسے ہی پڑا رہتا ہے لیکن روڈ کر آتی جاتی گاڑیوں میں سے ایک مسیحا بہرام کی مدد کرتا اس کی بینڈج کرواتا اسے گھر تک ڈراپ کر دیتا ہے۔نشوہ جو جلے پیر کی بلی کی طرح بہرام کا انتظار کر رہی تھی۔۔اچانک فلیٹ کی بیل ہونے پر ڈرو کھولتی ہے لیکن سامنے بہرام

کو دیکھتی تڑ۔۔پ جاتی ہے۔۔ نشوہ اب بہرام اندر آتا دیکھ ڈور لاک

کرتی اس کو سہارا دیتی صوفے پر بیٹھاتی اب خود اس کے قدموں میں

بیٹھنے لگتی ہے لیکن بہرام اس کو بازو سے پکڑتا کہتا ہے کیا کر رہی ہو منع

کیا ہے نہ یوں نہ بیٹھا کرو۔ بہرام کے اتنا کہتے کی دیر تھی نشوہ اب بہرام

کی گو۔۔د میں بیٹھتی اس سے لپٹ کر زار و قطار رو دیتی ہے بہرام یہ

آپ کو کیا ہو گیا ہے۔۔ پلیز بہرام مجھے معاف کر دیں پلیز میں نے جو

بھی بولا وہ سب صرف غصے میں بول دیا تھا۔۔ پلیز میں نہیں رہ سکتی آپ

کے بغیر مجھے آج آپ سے دور رہ کر احساس ہوا آپ میرے لئے کیا ہیں

بہرام اللہ پاک آپ کو سلامت رکھے پلیز اس سے پہلے کہ نشوہ بہرام

کے آگے ہاتھ جوڑتی کہ بہرام کہتا ہے کیا کر رہی۔۔ سوری تو مجھے بولنی

چاہتے میں نے تم پر ہاتھ اٹھا۔۔ یا نہیں بہرام میں نے بتمیزی کی

تھی۔۔دونوں ایک دوسرے سے روتے ہوئے اپنے غلطی کی۔معافی مانگ رہے تھے۔بہرام اب نشوہ کو خود میں بینچتا ہے جیسے اس کا کوئی قیمتی خزانہ اسے دوبارہ سے مل گیا ہو۔دونوں اپنی نئ زندگی کا آغاز کر چکے تھے۔۔نشوہ نے بھی بہرام سے آپنی محبت کا اظہار کر دیا تھا۔۔نشوہ اب بہرام کی بینڈ تج کو اپنے۔ہاتھوں سے چھوتی کہتی ہے بہرام یہ سب کیسے ہوا تو بہرام کہتا ہے بس میرا اچہ ہلکا سا اکسی۔۔ڈینٹ ہو گیا تھا۔نشوہ اب آگے بڑھتی بہرام کی بینڈج پر اپنے ہونٹ رکھتی ہے جیسے مرہم کا کام کر رہی ہو۔بہرام کہتا ہے چلیں جانم اب روم میں آج کا دن بہت برا تھا ہم دونوں کے لئے لیکن آج کے بعد ہر دن ہر رات صرف محبت بھری ہو گی۔۔اتنا کہتے ہی بہرام نشوہ کو گو۔دمیں اٹھائے روم کا رخ کرتا ہے۔۔۔۔

اس دن کے بعد انچا او نچا حمید کے راستے ہمیشہ کے لیے الگ الگ ہو چکے تھے شاہ میر ایک انتہا کا سخت دل انسان بن چکا تھا دن میں اس کا بہت سی خوبصورت عورتوں سے واسطہ پڑتا تھا لیکن مجال تھی کہ شاہ میر کبھی کسی کو نظر اٹھا کر بھی دیکھ لے اس کے دل میں اج بھی صرف انشاء ہی بستی تھی نش انشا کو اب شدت سے احساس ہوتا تھا اس نے کون سا ہیرا ٹھکرایا ہے نشہ اب بہت اکیلی رہنے لگی تھی اس نے اپنا جان سے پیارا دوست بھی کھو دیا تھا بہن بھی اس کی اب کسی پروجیکٹ کے ذریعے باہر رہتی تھی کنجا کو اب وقت کے ساتھ ساتھ شدت سے شاہ میر کی محبت کا احساس ہونے لگا تھا ایک وہی تو تھا اس کا دوست جو اس کی ہر خواہش اس کے بولنے سے پہلے پوری کرتا تھا کسی بچے کی طرح اس کا خیال رکھتا تھا انشاء اور شاہ میر کے گھر والوں نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ دونوں بچوں کی

شادی کروادیں گے لیکن انہیں بتائے بغیر کہ انہیں انشاءاور شاہ میر کے رشتے کے بارے میں سب پتہ لگ چکا تھااب وقت اگیا تھا کہ کو ان دونوں کو ایک دوسرے کی قدر کا اندازہ کروایا جائے شاہ میر اور انشاء کے گھر والوں نے ان دونوں سے ان کی شادی کی بات کی تھی لیکن انشا اور شاہ میر دونوں نے انکار کر دیا تھا کہ وہ اب شادی نہیں کرنا چاہتے لیکن زبردستی ان دونوں کو فورس کرنے پر ان کی شادی طے کر دی جاتی ہے دونوں اپنی جگہ بہت اداس تھے

کیونکہ شاہ میر اچھا کی جگہ اپنی زندگی میں کسی اور لڑکی کو نہیں دے سکتا تھا شاہ بھی اب شاہ میل کو ٹھکرا کر کچھ زیادہ خوش نہیں تھی ان دونوں نے ایک شرط رکھی تھی کہ وہ شادی کرلیں گے لیکن شادی بالکل سادگی سے کی جائے گی وہ دونوں اس بات سے انجان تھے کہ ان

دونوں کی شادی اپس میں ہدونوں اس پاسے انجان تھے کہ ان دونوں

کی شادی اپس میں ہو رہی ہے

ہر طرف شادی کی تیاریاں شروع ہو جاتی ہیں۔جہاں سب بہت خوش

تھے وہیں انشاءاور شاہمیر اپنی جگہ اداس سے تھے۔۔انشاء کو اب شدت

سے اپنی غلطی کا احساس ہو رہا تھا۔۔وہیں شاہمیر بھی یہی سوچ رہا تھا

کہ وہ کیسے انشاء کی جگہ کسی اور لڑکی کو دے سکتا ہے۔۔خیر آخر وہ گھڑی

آہی گئی تھی جہاں دو محبت کرنے والے ایک پاک بندھن میں بندھنے

والے تھے۔جیسے ہی مولوی صاحب شاہمیر کا نام لیتے انشاءسے اس کی

رضامندی پوچھتے ہیں تو ایک وقت کے لئے اس کے ہاتھ پاوں سن ہو

جاتے ہیں اسے اپنے کانوں پر یقین نہیں آرہا تھا۔۔کیا واقعی ہی آس کا

نکاح شاہمیر سے ہونے جارہا تھا۔۔انشاء کو تو ایک بار اپنی قسمت پر یقین

نہیں آتا لیکن پھر مولوی صاحب کے دوبارہ پوچھنے پر انشاء اب لڑکھڑاتی ہوئی کہتی ہے جی۔ج۔۔ق۔ب۔۔ قبول ہے

اس کے سب انشاء کو مبارک باد دیتے ہیں۔آور پھر اسی طرح شامیر کی مرضی طلب کی جاتی ہے۔مولوی صاحب جیسے ہی انشاء کا نام لیتے شاہمیر سے اس کی مرضی طلب کرتے ہیں۔۔تو اس کی آنکھیں خوشی سے بھیگ جاتیں ہیں۔۔آخر آج اسے اس کا عشق ملنے جا رہا تھا۔۔خیر سب کی دعاؤں کے زیر اثر شاہمیر اور انشاء کی رخصتی کر دی جاتی ہے ۔انشاء جواب شاہمیر کے کمرے میں بیٹھی اس کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔وہیں شاہمیر جو فوم میں جانے کے لئے بے تاب تھا۔۔لیکن اس کے دوست اس کی جان نہیں چھوڑ رہے تھے۔۔۔

بہرام اب نشوہ کو لئے روم میں آتا ہے بہرام اب خو۔۔دلیٹا۔۔تا نشوہ کو بھی اشارہ کرتا ہے تو نشوہ اب ہونٹ چپاتی کچھ سوچتی کہتی ہے بہرام آپ کی شرٹ چوٹ لگنے کی وجہ سے خراب ہو چکی ہے۔ایسے مزید جراثیم لگ سکتے ہیں پلیز چینج کر لیں۔۔ نشوہ کی بات کا مطلب سمجھتا بہرام اب اپنی شر۔۔ٹ اتا۔۔ر۔۔تا دور صوفے پر اچھالتا کہتا ہے لو ہو گیا جانم بس تم سیدھی طرح کہہ دو تمہیں میرے سکس پیکس اور میری کسر۔۔تی با۔۔ڈ۔۔ی دیکھنا پسند ہے تم ایسے گھما پھیرا کر بات کیوں کر رہی نشوہ اب سر۔۔خ ہوتی کہتی ہے

ن۔۔نہ۔۔نہیں۔۔۔م۔۔میرا یہ مطلب تو نہیں تھا۔۔آپ پتہ نہیں کیا کیا سوچ رہے تھے۔تو بہرام اب سنجیدہ ہوتا کہتا ہے تو اس کا مطلب میں تمہیں نہ پسند تو نشوہ کہتی ہے نہیں میں نے ایسا کب کہا بہرام نے

نشوہ کو کنفیوژ کر کے رکھ دیا تھا۔۔وہ بچاری اب کیا کرتی۔۔ خیر بہرام

اب اسے مزید تنگ کرنے کے لیے اب کھڑ۔۔۔اہو۔۔تااپناٹر۔۔۔ا۔

و۔۔۔ز * بھی ا۔۔تا۔۔ر۔۔نے لگ۔تاہے کہ نشوہ اب اپنی آنکھوں

پر ہاتھ رکھتی کہتی ہے ا۔۔ف کیا کر رہیں بہرام آپ کو شرم نہیں آتی تو

بہرام اب مسکراتا ہوا کہتا ہے جا۔۔نم تم نے ہی تو کہا ہے میر۔۔۔ے

کپڑ۔۔۔ے خراب ہو چکے ہیں میں چینج کر لو۔۔ تو اب تھوڑا غصے سے

کہتی ہے بہرام چینج ہی کرنا ہے تو ڈ۔۔ریسنگ روم میں جا کر کریں نہ

یو۔۔ں ایسے ر۔۔و۔۔م میں ا۔۔چھا۔۔ تھو۔۔ڑ۔۔ی نہ لگتا ہے

بہرام اب اپنا کام۔کرتا نشوہ کو با۔۔ز۔۔و سے پکڑ۔۔تا خو۔۔د کے

ا۔۔و۔۔پر گر۔۔ا۔۔تا کہتا ہے لو جا۔۔۔نم۔ہو گیا۔۔ چینج اب تم کچھ

نہیں کہہ سکتی نشوہ کی نظر جیسے ہی بہرام کے ٹر۔۔ا۔و۔۔۔زکی

طر۔۔۔ف پڑ۔۔تی ہے وہ ڈ۔۔ر کے ما۔۔۔ر۔۔ے چ۔۔ہ۔۔خ مارتی

کہتی ہے بہرام یہ سب کیا ہے بھلا کوئی ایسے بھی چینج کر۔۔۔تا ہے۔ا

سے چینج کر۔۔نا نہیں کپڑ۔۔۔۔ے ا۔۔تا۔ر۔۔نا کہتے ہیں تو بہرام کہتا

ہے میرا بچہ جب اتنی خوبصورت بیوی پہلو میں ہو تو کس کا۔۔فر کا

د۔۔ل۔ کر۔۔۔ے گا کہ وہ کپڑ۔۔۔۔ے

پ۔۔ہ۔۔ن کر سوئے بلکہ ابھی تم بھی اسی حا۔۔ل۔ت میں آنے

والی ہو بہرام کی بات پر نشوہ کی بند آنکھیں فو۔۔ر۔۔اسے کھلتی

ہیں۔۔تو بہرام بنا وقت کی دیری کیئے نشوہ کو بھی ع۔۔یا۔۔ں کر

د۔۔یتا ہے۔۔تو نشوہ اب مزید بہرام کے سینے میں چھپتی کہتی ہے

بہرام مجھے شرم آرہی ہے پلیز نہیں کریں۔۔لیکن بہرام اب نشوہ کی

گہر۔۔**پر اپنی س۔۔خ۔۔ت

س۔ا۔۔خ۔۔ت مس۔۔لتا اس مچ۔۔لنے پر مجبور کر جا۔۔تا ہے

نشوہ کی آنکھوں میں بھی اب خماری چھانے لگتی ہے۔۔تو بہرام اب

شرارت سے کہتا ہے کیا ہوا میرے بچے کو تو نشوہ جس سے شرم کے

مارے کچھ بولا بھی نہیں جا رہا اب اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپاتی کہتی

ہے پلیز بہرام نہیں کر۔۔۔یں مجھے ک۔چھ ہو رہا ہے۔ نشوہ کی بات پر

بہرام کا زوردار قہقہہ پورے روم میں گونجتا ہے۔۔ بہرام دوبارہ سے

نشوہ کی گہر۔۔و۔۔۔ہی ع۔۔م۔ل د۔۔ہر۔ا۔۔تا ہے تو اس باد نشوہ ز

۔ورد۔ا۔۔ر سس۔۔کی بھر۔۔تی کہتی ہے بہرام پلیز نہیں کر۔۔یں

میں نے ناراض ہو جاو۔۔تو بہرا۔م کہتا ہے ہو جاو ناراض میں منا

لو۔۔۔ں گا آپنے طریقے سے اور میرا طریقہ تمہیں اچھے سے پتہ ہے

پھر تم ہی بے۔۔ہو۔۔ش۔ہو جا۔۔تی ہو۔۔ نشوہ کو واقعی بہرام پر

غصہ آنے لگا تھا اس لئے وہ اب آپنے ا۔۔و۔پر بلکینٹ کھنچیتی سونے

لگتی ہے۔تو بہرام اب کمبل کو د۔۔و۔۔ر اچھا۔۔لتا کہتا ہے جانم ابھی

نہیں سو۔۔نا تو نشوہ اب چڑتی ہوئی کہتی ہے کیا مسلئہ ہے بہرام آپ

نے تنگ کر کے رکھ دیا ہے۔۔۔اس سے پہلے کے نشوہ مزید اپنے صبح

والے مو۔۔ڈ میں آتی بہرام اب نشوہ کو خو۔۔د میں بینچتا کہتا ہے

سوری میرا بچہ اب تنگ نہیں کرتا چلو سو جا۔۔و اب تو نشوہ کہتی ہے

بہرام میر۔۔۔ا۔ڈ۔۔۔ر۔۔۔یس تو بہرام کہتا ہے رہنے دو میرا بچہ وہ

نہیں ملے گا تمہیں ایسے ہی سو۔۔۔نا ہو گا۔۔۔میں بھی تو ایسے ہی لیٹا ہو

۔ں تو نشوہ کہتی لیکن بہرام مجھے ایسے اچھا نہیں لگ آپ بلینکٹ بھی

لے لیا بہرام اب اٹھ۔تا سائیڈ سے بلکینٹ ا۔۔۔ٹھا۔تا د و۔۔نو۔ں کو

کو۔۔ر کر۔۔تا کہتا ہے لو اب خو۔۔ش ہو جا۔۔و بہرام اب نشوہ کو ز

۔۔و۔۔رسے خو۔۔د میں بینچتا ہے جیسے آپنے تڑ۔پتے دل کو سکون

پہنچا۔۔ناچاہ رہا ہو تو اب دو۔۔با۔۔رہ سے کرا۔ہ بھرتی کہتی ہے ا۔۔ہ

بہرام پلیز دھیان سے مجھے د۔۔۔ر۔د ہو رہی ہے تو بہرام کہتا اب کہاں

تو نشوہ کا اشا۔۔رہ اب اپنی ڈ۔۔۔ھڑ۔۔۔کنو۔۔کی طر۔۔ف تھا جہاں

بہرام نے صبح غصے میں شد۔۔ت ڈ۔۔ھا۔۔ئی تھی۔بہرام اب ا۔و۔

پر آٹھ۔تا کہتا ہے دیکھاو میرا بچہ تو نشوہ اب مزید بہرام میں سمٹتی کہتی

ہے نہیں بہرام مجھے شرم آرہی ہے۔۔بہرام اب لاڈ سے نشوہ کی با۔

لو۔۔ں پر ہونٹ رکھتا کہتا ہے میرا بچہ دیکھاو۔۔مجھے بہرام اب ہلکا سا

بلینکٹ سر۔کا۔تا دیکھتا ہے نشوہ کی گر۔۔د۔۔۔ن اور ڈ۔۔ھڑ۔۔کنو پر

نیلے نش۔۔ا۔ن تھے بہرام اب شرمندہ ہوتا اپنے ہونٹ بینچتا کہتا ہے

سوری میرا بچہ میں کچھ زیادہ ہی غصہ کر گیا آئندہ خیال رکھو گا بہرام اب

سائیڈ دراز سے ایک مر۔ہم نکا۔۔لتا نشوہ کی ڈ۔۔ھڑ۔۔کنو پر لگانے لگتا

ہے بہرام کے سر۔۔۔۔۔کتے ہا۔۔۔تھ محسوس کرتی نشوہ اب سر۔خ

ہونے لگتی ہے اسے بہرام سے سامنے شد۔۔ید شر۔۔م آرہی تھی

بہرام اب نشوہ کی گر۔د۔۔۔ن پر بھی لگا۔تا کہتا ہے یہ لو ہو گیا اب صبح

تک ٹھیک ہو جائے گا۔۔نشوہ اب بہرام کے سینے پر سر رکھے ساتھ ہی

ساتھ اپنی انگلیاں اسے کے سینے پر سہلاتی کہتی ہے بہرام تو بہرام کہتا

ہے جی میرا بچہ وہ بہرام مجھے کپڑ۔۔۔ے چاہیے میں کب تک آپ کے

کپڑ۔۔۔۔ے پہنتی رہوں گی۔۔تو بہرام اب کچھ سوچتا کہتا ہے اوکے

میرا بچہ صبح بریک فاسٹ کے بعد میں آپ کی پسند کے مطابق ڈریس

آرڈر کر دوں گا۔ابھی کافی دیر ہو گئی ہے اور مجھے نیند بھی آ رہی ہے آپ بھی سو جاو اب

انشاء جو کب سے بیٹھی تھک چکی تھی۔۔شاہمیر تو اب آنے کا نام نہیں لے رہا تھا۔انشاء اب اٹھتی اپنی جولری ریموو کرتی ڈریسنگ ٹیبل کا دراز کھولتی اس میں رکھنے لگتی ہے۔۔کہ اچانک اس کی نظر دراز میں رکھی ڈائری پر پڑتی ہے۔۔انشاء کچھ سوچتی ڈائری اٹھاتی اسے کھولنے لگتی ہے لیکن پھر کسی سوچ کے تحت دوبارہ سے دراز سے رکھنے لگتی انشاء کا دماغ تھا کہ جو کہ رہا تھا اسے ڈائیری پڑھنی چاہیے لیکن دل اسے روک رہا تھا آخر انشاء اپنے دماغ سنتی وہ ڈائیری کھولے پڑھنے لگتی ہے۔۔لیکن جیسے جیسے وہ اس ڈائیری میں لکھے الفاظ پڑھتی ہے تو اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھیگتی اس ڈائیری کو بھگونے لگتی ہیں کیونکہ اس ڈائیری میں لکھا

گیا ایک ایک لفظ انشاء کے لئے تھا۔۔انشاء کو آج وہ ڈائیری پڑھ کر

شدت سے احساس ہوا تھا کہ خدا کا ان دونوں کو ملانا کوئی معجزہ ہی تھا

ورنہ اگر اس کی شادی شاہیمیر سے نہ ہوتی تو شاید اسے زندگی پھر اس

بات کا ملال رہنا تھا۔۔ خیر جیسے ہی روم۔کا ہینڈل گھومتا ہے۔۔ تو انشاء

ہر بڑاتی ہوئی وہ ڈائیری رکھتی ہے کہ شاہ میر بھی روم کا ڈور لاک کرتا

اب انشاء کی طرف قدم بڑھاتا کہتا ہے سوری وہ مجھے دیر ہو گئی میرے

دوست میری جان ہی نہیں چھوڑ رہے تھے انشاء کو یوں افسردہ ڈریسنگ

ٹیبل کے سامنے کھڑا دیکھ شاہ میر کو لگتا ہے شاید یہ شادی اس کی مرضی

سے نہیں ہوئی شاہمیر اب آنشاء کے مزید قریب جاتا کہتا ہے سوری

انشاء مجھے اگر پتہ ہوتا کہ یہ شادی تمہاری مرضی کے خلاف جا کر رہیں

ہیں تو میں کبھی ہاں نہ کرتا تم جب چاہوں میں تمہیں چھوڑ دوں گا تم پر

کسی قسم کی کوئی پابندی نہیں ہے ابھی شاہمیر مزید کچھ بولتا کہ انشاء اب

دونوں کے درمیان ایک قدم کا فاصلہ بھی تہہ کرتی اب شاہمیر کے

سینے سے لگتی زار و قطار رونے لگتی ہے۔انشاء کو روتا دیکھ شاہمیر بھکلا جاتا

ہے اسے کچھ بھی سمجھ آرہا تھا کہ انشاء کیوں رو رہی ہے شاہمیر اب اس

کے گرد حصار قائم کرتا کہتا ہے کیا ہوا میرے بچے کو کیوں اتنا روئی جارہا

ہے۔۔توانشاء اب بنا کچھ بولے شاہمیر کے کندھے پر اپنے نازک ہاتھ

کے مکے مارتی آپنا غصہ نکالنے لگتی ہے شاہمیر تم بہت برے ہو آئی ہیٹ

یو آئی ہیٹ یو شاہمیر۔۔۔شاہمیر اب پریشان ہوتا کہتا ہے یار کیا ہو گیا

ہے بتاو تو سہی تو انشاء کہتی ہے سوری شاہمیر وہ میں نے تمہاری ڈائیری

پڑھ لی مجھے تم پر بہت غصہ آرہا ہے تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں تم اس قدر

عشق کرتے ہو میرے سے رو شاہمیر اب سنجیدہ ہوتا کہتا ہے یار جب

بھی بتاتا تھا تم خود ہی کہتی مجھے تم میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے تم ہر بار میرا دل بری طرح سے توڑ کر چلی جاتی تھی۔۔میں ہر بار اپنے ٹوٹے دل کی کرچیاں سمیٹتا اپنی الفاظ اس ڈائیری میں لکھتا تھا مجھے یہ الفاظ لکھتے ہوئے ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے میں اپنے سارے دکھ تمہیں سنا رہا ہوں تم سے باتیں کر رہا ہوں۔۔شاہمیر کے زخم آج پھر سے تازہ ہو گئے تھے۔شاہمیر کی ایک ایک بات میں سچائی چھپی تھی۔انشاء اب شرمندہ ہوتی کہتی ہے سوری شاہیمیر مجھے معاف کر دو۔میں وعدہ کرتی ہوں آج کے بعد تمہیں کبھی چھوڑ کر نہیں جاوں گی چاہے حالات جیسے بھی ہوں مرتے دم تک تمہارا ساتھ دو گی۔۔شاہیمیر اب انشاء کو مزید زور سے خود میں بھینچتا کہتا ہے آئی لو میری جان پلیز اگر وعدہ کیا ہے اس پر قائم بھی رہنا کیونکہ اب میرے میں مزید ہمت نہیں بچی تم سے دور

رہنے کی اس بار اگر تم گئی تو میں تمہاری جدائی برداشت نہیں کر

پاوں۔۔گا کچھ دیر ایسے ہی دونوں ایک دوسرے سے گلے شکوے

کرتے ہیں تو انشاء اب شاہمیر کے سینے سے سر اٹھاتی اس کے رخسار پر

ہونٹ رکھتا لگتی ہے کہ اچانک اس کا پاوں لہنگے میں اٹکتا ہے اور وہ آگے

کی طرف گرتی سامنے کھڑے شاہمیر کو بھی اپنے ساتھ گرالیتی

ہے۔۔اس وقت منظر یوں تھا کہ انشاء شاہمیر کے ا۔۔۔و۔۔۔پر اور

شاہمیر انشاء کے نیچے تھا اس اچانک ہوئے افتاد پر انشاء کو اب سمجھ نہیں

آرہا تھا وہ کیا کہے شاہمیر سے آخر وہ ہمت کرتی اٹھنے لگتی ہے لیکن شاہمیر

اس کی کمر میں بازو ڈالتا اسے دوبارہ سے خو۔۔دکے او۔۔پر گراتا۔کہتا

ہے جانم کیوں مجھ غریب کی عز۔۔۔ت لو۔۔۔ٹنے پر تلی ہوئی ہو صبح

کو میں کیا منہ دیکھاوں گا اپنے گھر والوں کو شاہمیر کے ڈرامے دیکھتی

انشاءاس کے کندھے پر زوردار مکا مارتی کہتی ہے۔۔ڈرامے مت کرو

اٹھنے تم نہیں دے رہے مجھے شاہمیر اب سائیڈ بدلتا انشاء کے ا۔۔و۔۔پر

جھلکتا کہتا ہے جانم میں سو۔۔چ رہا ہوں کیوں نہ پھر شر۔۔و۔۔ع کیا

جا۔۔ئے شاہمیر کی ذ۔۔و۔۔ معنی بات سمجھتے انشاء کہتی ہے نہیں وہ میں

تھک گئی ہوں مجھے چینج کر۔۔نا ہے انشاء کو بہانے کرتا دیکھ شاہمیر کہتا

ہے جانم تم کون بہت لمبا ٹریول کر کے آئی ہو صرف چند قدم چل کر

آئی ہو اور ویسے بھی یہ بات تو تم اچھے سے جانتی ہو کہ ہم پٹھا۔۔ن

لو۔۔گ جتنی مرضی ترقی کر لیں بیوی کے معاملے میں ہماری سوچ

وہی رہتی ہے شاہمیر کے ارادے دیکھتی

انشاء اب گھبراتی ہوئی کہتی ہے لیکن۔شاہمیر پلیز نہ شاہمیر ابھی انشاء کو

اٹھا۔کر ڈریسنگ ٹیبل کے آگے بیٹھا۔۔تا کہتا ہے کوئی بات نہیں جانم تم

فکر مت کرو زیادہ تنگ نہیں کروں گا صرف تھو۔۔ڑ۔۔اسا حق۔لوں

گا اتنا کہتے ہی شاہمیر اپنی شیر۔۔ا۔۔ونی اتار۔۔تا اب انشاء کے بالوں کو

پنز سے آزاد کرتا اس کی کر۔۔۔تی کے زپ سرکانے لگتا ہے جیسے جیسے

شاہمیر انشاء کی شر۔۔۔ٹ کی ز۔۔۔۔پ سر۔کا۔رہا تھا ویسے ویسے

اس کے دل ڈھڑ۔۔۔کنیں تیز ہو رہیں تھیں آنے وا۔۔۔لے لمحا۔۔ت

کا سو۔۔۔چتے ہی انشاء سر۔۔۔خ ہونے لگتی ہے شاہمیر اب انشاء کی

ش۔۔ر۔۔ٹ کو پو۔۔ر۔۔ی۔طر۔۔ح سے سر۔۔۔کا۔۔۔تا اب

اس کے ت۔۔۔ن سے جد۔۔ا۔کر۔۔تا ہے تو انشاء اب خو۔۔د کو

چھو۔۔۔ٹ۔۔۔ے سے پر۔۔د۔۔ے میں دیکھتی اب ہوا کی تیزی سے

شاہمیر کے سینے میں چہرہ چھپاتی خو۔۔د کو چھپا۔۔نے لگتی ہے انشاء کو

یو۔۔ں شر۔ما۔۔تا دیکھ شا۔۔ہمیر کہتا ہے جانم ابھی سے بس ہو گئی

ابھی تو بس سے مر۔۔۔ا۔۔۔ہل باقی ہیں تو انشاء کہتی پلیز نہیں شاہمیر

مجھے شر۔۔۔م آرہی ہے شاہمیر اب انشاء کی پش۔۔ت کو دیکھتا جو

صاف آئینے میں نظر آرہی تھی شاہمیر اب و۔۔ہا۔۔ں بے۔۔با۔۔۔

ک حر۔۔۔کت کر۔۔۔تا اس کی س۔ٹ۔۔ر۔۔پ کی بھی ہ۔

۔ک۔کھو۔۔۔ل دیتا ہے تو انشاء اب مزید ز۔۔و۔ر سے شا۔ہمیر کے

گر۔۔د۔حصا۔۔ر قا۔۔ئم کر۔۔تی ہے انشاء جس طرح ڈ۔۔ر رہی

تھی اس کے لئے یہ سب کچھ بہت مشکل ہونے والا تھا خیر شاہمیر اب

پیار سے انشاء کا چہرہ اپنے سینے سے نکالتا ہے انشاء اپنی آنکھیں زور سے

بند کر لیتی ہے انشاء کی اس حرکت پر شاہمیر کا زوردار قہقہہ گونجتا ہے

اور شاہمیر کہتا ہے جانم تمہارے یوں آنکھیں بند کر لینے سے کو۔ن سا

میں تمہیں د۔۔یکھ نہیں سکتا آنکھیں تمہاری بند ہیں میری نہیں انشاء تو

اب گر۔۔۔د۔۔ن تک سر۔۔خ ہو چکی تھی اس بچاری سے کچھ

بو۔۔لا بھی نہیں جا رہا تھا شاہمیر اب انشاء کے لہنگے کو بھی س۔ر۔۔۔کا

۔تا اب اسے گو۔۔د میں ا۔۔ٹھا۔۔ئے بیڈ کا ر۔۔خ کرتا ہے شاہمیر

اب انشاء کو بیڈ پر لیٹا۔۔تا اب خو۔۔د بھی اپنے ٹر۔۔ا۔۔و* کے ساتھ

چھ۔۔یڑ۔خا۔۔نی کر۔۔تا اب انشاء کے ہو۔۔۔نٹ۔۔و۔ں پر جھکتا

انہیں سک کرنے لگتا ہے شاہمیر انشاء کے دو۔۔نو۔ں ہا۔۔۔تھ

تکی۔۔ے سے پ۔ن کر۔۔تا پو۔۔ر۔۔ی طر۔۔ح سے اس کے

ا۔۔و۔پر جھ۔کا ہوا تھا شاہمیر کبھی انشاء کے ا۔۔و۔پر۔تو کبھی نیچ۔۔ے

و۔۔ا۔۔لے ہو۔۔ن۔۔ٹ ہو سک کر۔۔۔نے لگ۔تا تھا شاہمیر کی

ش۔د۔۔ت سے انشاء۔کی سا۔نس۔۔۔یں رکنے لگتی ہے وہ اب اپنے

پ۔ا۔۔و۔۔ں ر۔۔گ۔ڑ۔۔تی مزا۔حمت کر۔تی اسے ہو۔۔ش

دلانے لگتی ہے انشاء کون۔ڈ۔۔ھا۔۔ل ہو۔۔تا دیکھ شا۔ہیمیر اس کے

ہو۔۔ن۔۔ٹ۔۔وں کو آزادی بخشتا اب تو انشاء اب من۔ہ

کھو۔۔لے سا۔۔ن۔س لینے لگتی ہے۔۔شاہیمیر جس کی نظر انشاء کے

ا۔۔و۔۔پر پنچ۔۔۔۔ے ہو۔تے ا۔۔بھ۔ا۔ر۔۔و۔ں پر پڑتی ہے تو

اپنی آنکھوں میں خما۔۔ری لئے ان پر جھ۔۔کتا ش۔۔د۔ت سے ان پر

اپنے ہو۔۔ن۔ٹ رکھتا ان کی ن۔۔می پی۔۔تا ا۔۔نشا۔۔ء کی جا۔۔۔

ن نکا۔۔ل۔۔نے لگتا ہے انشاء پر بھی اب م۔۔د۔ہو۔۔شی طا۔ر۔ی ہو

۔۔نے لگتی ہے وہ بھی اب اپنی کم۔۔را۔۔و۔۔پر کوا۔۔ٹھ۔۔ا۔۔تی

شاہیمیر کا سا۔۔تھ دینے لگتی ہے شاہمیر بھی اب مسکر۔۔ا۔۔تا اب

انشاء کی گہر * کار۔۔۔۔خ کر۔۔تا ہے تو انشاء کہتی ہے نہیں شاہمیر پلیز

نہیں تو شاہمیر کہتا ہے نہیں میرا بچہ کچھ نہیں ہو گا بس تم میری آنکھوں

میں دیکھو لیکن انشاء سے دیکھنا تو دور اس سے تو شرم کے مارے نظریں

بھی اٹھا۔۔۔ئی نہیں جا رہیں تھی شاہمیر اب آنشاء کی ٹا۔۔ن۔۔گ

۔۔و۔۔ں میں گ۔۔ی۔۔پ بنا۔۔۔تا اب اپنا آپ اس کی گھر**پر

ر۔۔کھ۔۔تا ہے تو انشاء کہتی ہے۔ا۔ہ شاہیمیر د۔۔ر۔۔۔دھو۔گا تو

شاہمیر کہتا ہے جا۔۔نم د۔۔۔ر۔۔۔د تو ہو گا یہ تمہا۔۔ر۔۔اپہلی با۔۔ر

اس لئے ایک با۔۔۔ر تمہاری گھر۔میں ا۔ت۔۔ر۔۔جا۔

و۔پھر سک۔و۔۔ن ہی سکو۔ن ہو گا اتنا کہتے ہی شاہیمیر انشاء کی

تھ۔ا۔۔ئیز پر د۔۔و۔۔نو۔۔ں ہا۔۔تھ۔۔و۔۔ں کا د۔۔با۔۔و

دی۔۔تا اب آ۔۔پ۔۔نا آپ اس میں ا۔۔ت۔ر۔۔تا ہے تو انشاء کی

چی۔۔خ۔۔۔یں نک۔ل جا۔۔تی ہیں

شاہمیر نے ساری رات انشاء کی جا۔۔ن ہل۔کا۔۔ن کی تھی انشاء

اب شاہمیر کی شد۔۔ت و۔۔ں سے تھکی ہا۔۔ر۔۔ی اب اس کے

چو۔۔ڑ۔۔ے سینے میں چہرہ چھپا۔۔۔ئے سو رہی تھی لیکن شاہمیر

جس کا دل ابھی بھی نہیں بھر رہا تھا شاہمیر کے ہا۔۔ تھ ابھی بھی

بے۔۔۔ با۔۔۔ کی سے انشاء کے مخملی ب۔۔د۔ن پر ا۔۔۔پنا۔کا۔۔

م کر رہے تھے شاہمیر کی آنکھوں سے نیند کوسوں دور تھی

اسے تو ابھی تک یہ سب کچھ خواب سا لگ تھا۔۔

خیر ہر طرف دن کا اجالا پھیلنے لگتا ہے۔۔شاہمیر ساری رات ایک

منٹ بھی نہیں سویا تھا وہ اب انشاء کو اٹھانے لگا ہوا تھا انشاء میری جان

اٹھ جاو دیکھو کیا ٹائم ہو گیا ہے لیکن انشاء جیسے نیند نے پاگل کیا ہوا تھا وہ

اب مزید شاہمیر کے سینے میں چھپتی کہتی ہے نہیں پلیز تنگ مت کرو

مجھے ابھی سونا ہے انشاء کو اگر ذرا سا بھی اندازہ ہوتا کہ وہ اپنی ان حرکتوں

سے شاہمیر کے جو۔۔ا۔۔ن جز۔۔۔با۔۔۔ت دوبارہ سے جگا رہی

ہے تو وہ کبھی یہ حرکت نہ کرتی شاہمیر کو اب اچھے سے پتہ تھا کہ وہ

جتنی مرضی کوشش کر لے لیکن انشاء اتنی آسانی سے اٹھنے نہیں والی

شاہمیر اب انشاء کو سیدھا لیٹا۔۔۔تا خو۔۔داب اس کے ا۔۔و۔پر جھکتا

ایک بار پھر سے اس کے ا۔۔بھ۔ا۔۔۔ر۔۔و پر جھک۔۔تا

ش۔د۔۔ت سے ان کی ن۔۔می پی۔۔نے لگتا ہے انشاء کو نیند

میں ہی ا۔۔پنی جا۔۔ن

نک۔لتی ہوئی محسوس ہوتی ہے تو وہ اب نیند سے بھری آنکھیں کھولتی

کہتی ہے کیا کر رہے ہو شاہمیر پلیز سو۔۔نے دو قسم سے تم بہت برے

ہو ساری رات بھی تنگ کر کے رکھا اور اب بھی وہی کر رہے ہو انشاء کو

اب رونے والی شکل بنا۔۔تا دیکھ شاہمیر کہتا ہے اچھا ذرا بتانا رات کو

کون کہہ رہا تھا شاہمیر پلیز ف۔۔ا۔۔سٹ پلیز مو۔۔رف۔۔ا۔سٹ

تمہاری سس۔۔کیا۔۔ں پو۔۔۔ر۔۔ے کمر۔۔۔ے میں گو۔۔نج رہیں

تھیں شاہمیر کی باتوں سے انشاء اب شرماتی اس کے سینے میں چھپتی

کہتی ہے جھوٹ مت بولو کب کہا تھا میں نے تو شاہمیر کہتا ہے جانم

ابھی ایک چھوٹی سی جھلک دیکھا۔۔و۔۔ں گا پھر تمہارا سارا سچ باہر آجانا

ہے شاہمیر کو ٹریک سے اترتا دیکھ انشاء کہتی ہے اچھا اب پیچھے ہٹو اب

نیند خراب کر ہی دی ہے تو مجھے شاور لینے دو تو شاہمیر کہتا ہے نہیں

جانم ابھی کہا ابھی تو ایک ر۔۔ا۔۔و۔ن۔ڈ اور باقی ہے انشاء اب

آنکھیں بڑی کئے شاہمیر کو دیکھتی کہتی ہے قسم سے کوئی انتہائی قسم

کے بے۔۔با۔۔ک انسان ہو شاہمیر اب ہنستا ہوا کہتا ہے شکر کرو جانم

تمہارا شوہر ر۔۔و۔۔مین۔ٹک ہے و۔۔۔ر۔۔نہ آج کی لڑکیاں ترستی

ہیں ایسے شو۔۔ہر۔۔و۔۔ں کے لئے انشاء اب شاہمیر کے سینے پر

دونوں ہاتھ رکھتی کہتی ہے پیچھے ہٹو اور جاوں انہی کے پاس جو تم جیسوں

کے لئے ترستی ہیں مجھے نہیں چاہیے انشاء کے لہجے سے جیسے جیلسی جھلک

رہی تھی انشاء کو مزید تنگ کرتا شاہمیر اب بیڈ سے اٹھنے لگتا ہے تو انشاء

اب دوبارہ سے اسے بازو سے پکڑتی خو۔۔د کر گر۔۔ا۔۔تی کہتی ہے

خبردار اگر ہمت بھی ہوئی میرے علاوہ کسی کے بارے میں سوچنے کی

ٹانگیں توڑ دوں گی تمہاری انشاء کو اب غصے میں دیکھ شاہمیر کہتا ہے جانم

جب آج تمہارے بغیر کسی کا تصور بھی ذہن میں نہیں آیا تو اب کیا میں

خا۔۔ک جاوں گا کسی کے پاس تو انشاء کہتی ہے کیا پتہ تمہارا تم مردوں کا

کوئی اعتبار نہیں ہوتا کب کہاں بدل جاو۔۔انشاء کو اب سنجیدہ ہوتا دیکھ

شاہمیر اب اس کی نا۔۔ز۔۔ کی پرہا۔۔ تھ لے جا۔تا جا۔۔ن۔لیوا

گھس۔تا۔۔خی کرتا کہتا ہے جانم میرا یقین کرو اگر آج تک ایک مرد

ہوتے ہوئے خود کو تمہارے لئے سنبھال کرر کھا ہے آگے بھی تمہیں

کبھی شکایت کا موقع نہیں دوں گا چلو اب بتا۔۔و۔۔ں سیکنڈ

را۔۔و۔۔ن۔ڈا۔۔د۔۔ھ۔۔رہی کر۔۔نا ہے یہ با۔۔۔تھ ٹ۔ب

میں تو انشاء کہتی ہے پلیز شاہمیر تنگ مت کرو نہ شاہمیر کہتا ہے جانم

اب یہ ساری زندگی چلے گا اس لئے اب یہ شرمانا بند کرو اور بتاو تو انشاء کی

خا۔۔مو۔۔شی سمجھا شاہمیر اسے گو۔۔۔د میں اٹھائے و۔۔ا۔۔ش۔

ر۔۔و۔۔۔م کا ر۔۔خ کر۔۔تا ہے شاہمیر۔۔انشاء کو ٹ۔۔ب میں

بیٹھ۔۔ا۔تا اب پا۔۔نی کی ٹیپ ا۔۔و۔۔۔ن کر دیتا ہے انشاء جیسے

وا۔۔ش۔ر۔۔و۔۔م کی فل روشنی میں شاہمیر کے سامنے ع۔۔یا۔۔

ں بیٹھے شر۔۔م آرہی تھی شاہمیر اب اسے مزید خو۔۔د کے

قر۔۔یب کھینچ۔۔تا اس کی د۔۔و۔۔نو۔۔ں ٹا۔۔ن۔۔گ یں اپنی

کم۔ر۔پر لا۔۔ک کر۔۔تا ب ش۔د۔ت اس میں س۔۔ما۔۔تا ب

خو۔۔د کو مو۔۔و کر۔۔۔نے لگ۔تا ہے شاہمیر

ہر۔۔اینگ۔۔ل۔سے انشا۔۔ء میں س۔۔ما۔۔رہا تھا شاہمیر کی

شد۔۔ت سے۔۔ٹ۔۔ب کا۔پا۔۔نی ا۔۔چھ۔۔ل اچھ۔۔ل کر

ٹ۔۔ب سے با۔۔ہر آرہا تھا د۔۔و۔۔نو۔ں کے و۔۔جو۔۔د

ٹکر۔۔ا۔۔نے کی آو۔زیں پو۔۔ر۔۔۔ے۔کمرے میں گو۔نج رہیں

تھیں خیر شاہمیر نے ثابت کیا تھا کہ وہ واقعی ایک پٹھا۔۔ن ہے خیر

انشاء۔۔بے۔۔چا۔۔ر۔۔ی سے تو اب چلا۔بھی نہیں جا۔۔رہا تھا۔

شاہمیر اب اپنی ماما سے کہتا بریک فاسٹ روم میں ہی۔ منگواتا انشاء کو

خو۔۔دا اپنے ہا۔۔ تھو۔۔ں سے کھلا۔۔تا اب اسی پین کلر دیتا کہتا ہے

جانم چلو کچھ دیر ریسٹ کر لو شام کو ولیمہ ہے پھر تم نے ریڈی بھی ہونا

ہے اور رات کو پھر سے مجھے بر۔۔د۔۔ا۔۔ش۔ت بھی تو کرنا ہے

اگلے دن روٹین کے مطابق بہرام نشوہ نے لئے ناشتہ بناتا اب نشوہ کو

اٹھانے کے لئے آتا ہے جو بلکل۔ کسی بچے۔ کی طرح اپنے بال تکیے پر

بکھرے چہرے پر دنیا جہاں کی معصومیت لئے گہری نیند سو رہی تھی

بہرام اب کچھ دیر نشوہ کے پاس بیڈ پر بیٹھتا اس کے بالوں میں سہلاتا اس

کے تیکھے نقوش کو دیکھنے لگتا ہے بہرام نے کبھی نہیں سوچا تھا اس جیسے

ظالم انسان کو بھی بھلا کبھی اتنی معصوم لڑکی سے محبت ہو سکتی ہے وہ

جب بھی اس نازک نشوہ کو دیکھتا تو اسے ہمیشہ بیوٹی اور بیسٹ کی کہانی یاد

آجاتی تھی کہ کیسے ایک ظالم بیسٹ ایک نازک سی بیوٹی پر دل ہار بیٹھا تھا۔۔ بہرام کی نظروں کی تپش اپنے چہرے پر محسوس کرتی نشوہ اب مندی مندی آنکھیں کھولو لاڈ سے ایک نظر بہرام کو دیکھتی دوبارہ سے اس کی گود میں سر رکھے لیٹ جاتی ہے۔۔ بہرام بھی اب جھک پر اس کے رخسار پر ہونٹ رکھتا کہتا ہے میرا بچہ اٹھ جائے ناشتہ ٹھنڈا ہو رہا ہے۔۔ تو نشوہ اب تھوڑا سا اٹھتی ہے تو اسے اپنی حا۔۔ل۔ت کا اندازہ ہوتا ہے وہ رات کو کس طرح سے سوئی تھی نشوہ اب جلدی سے بہرام کو ہگ کرتی خو۔۔د کو چھپاتی ہے۔۔ نشوہ کے یوں چھپنے پر بہرام کے ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھلتے ہیں تو بہرام کہتا ہے میرے بچہ کیوں شرما رہا ہے تو نشوہ کہتی ہے بہرام یہ سب آپ کا کیا دھرا ہے میں نے رات کو صرف آپ کو چیلنج کرنے کو کہا تھا آپ نے تو مجھے بھی نشوہ جواب بولتی

بولتی رک جاتی ہے تو بہرام کہتا ہے بتاو نہ کیا تمہیں بھی نشوہ اب بہرام

کے بازو پر زور دار دانت گاڑھتی کہتی ہے بہرام آپ بہت گندے ہیں

ہر وقت مجھے تنگ کرتے ہیں نشوہ کے گلے شکوے تو ختم ہی نہیں ہونے

تھے بہرام اب نشوہ بلیکٹ سائیڈ پر کرتا ہے تو نشوہ کہتی ہے کیا کر رہے

ہیں بہرام پلیز آپ روم سے۔ باہر جائیں مجھے چینج کرتا ہے تو بہرام اب

نشوہ کو گو۔۔ د میں اٹھ۔۔ا۔۔تا ڈریسنگ روم کا رخ کرتا ہے تو نشوہ کہتی

ہے کیا کر رہیں ہیں پلیز مجھے نیچے اتاریں نشوہ کو مزاحمت کرتا دیکھ بہرام

اب نشوہ کو ایسے ہی اپنی گو۔۔د سے ا۔۔تا۔۔ر۔۔تا کہتا ہے لو اب جاو

جہاں جانا ہے نشوہ جواب بلکل ع۔۔یا۔۔ں بہرام کے سامنے کھڑی

تھی تو جلدی سے بہرام کے سینے میں چھپتی خود کو چھپانے لگتی ہے

ا۔۔ف بہرام قسم سے میرا دل کر رہا ہے میں اونچی اونچی رونا شروع کر

دوں آپ واقعی بہت بر۔۔ے ہیں کوئی ایسے بھی تنگ کرتا ہے اپنی

معصوم سی بیوی کو تو نشوہ کی روندھی آواز محسوس کرتا بہرام اب اس

کے گرد حصار قائم کرتا کہتا ہے اچھا اچھا سوری اب تنگ نہیں کرتا چلو

بہرام اب نشوہ کو خود میں چھپا۔۔۔تا ڈریسنگ روم میں لے جاتا وہاں

پڑی چیئر پر بیٹھا۔۔۔تا اب الماری سے اپنا ایک ڈھیلا سا ڈریس نکالتا نشوہ

کو پہنانے لگتا ہے لیکن بہرام ڈریس پہنانے سے پہلے اپنا کام کرنا نہیں

بھولا تھا بہرام نشوہ اب ڈریسنگ روم کی ساری لائیٹس ا۔۔و۔ن کرتا

نشوہ کے ا۔۔بھ۔۔ا۔ر۔۔و کو اپنی بے۔۔با۔۔ک نظر۔۔و۔ں سے

دیکھنے لگتا ہے تو نشوہ کہتی ہے بہرام اب کیا ہے تو بہرام اب آگے بڑھتا

اس کے ایک ن۔۔پ*کا۔م۔ن۔ہ میں اسے ز۔۔و۔۔ر سے

کھینچ۔۔۔تا نشوہ کی سسکی بلند کر۔۔و۔۔اجا۔۔تا ہے نشوہ کو اب

و۔۔جو۔د میں عجیب سا کر۔۔ن۔۔ٹ ساد۔۔وڑ۔۔تا ہوا محسوس ہوتا ہے بہرام جواب جھ۔۔کا ہو۔۔اپنا کام کر۔۔نے میں مگن تھا کہ ا۔۔چا۔۔نک اسے اپنے پیر۔۔و۔۔ں پر پانی کے ق۔۔ط۔۔ر۔۔ے محسوس کر۔۔۔تا د۔۔۔یکھ۔۔۔تا ہے تو نشوہ ر۔۔ی۔ل۔ز ہو۔چ۔کی تھی بہرام اب مسکراتا ہو نشوہ کی طرف دیکھتا ہے تو نشوہ تو اب گر۔۔د۔۔ن تک سرخ ہو چکی بہرام اب مزید اسے تنگ کرنے کا ارادہ ترک کرتا اسے اب ڈریس پکڑاتا کہتا ہے جانم تم فریش ہو جاو بہرام اب اپنے پا۔و۔۔ں و۔ا۔ش کرتا اب نیچے ڈائننگ روم کا رخ کرتا ہے کچھ دیر بعد نشوہ بھی بہرام کا ٹراوزر شرٹ پہنے ڈائننگ روم کا رخ کرتی ہے جہاں بہرام بیٹھا نشوہ کا ہی انتظار کر رہا تھا نشوہ جو بہرام سے نظریں بھی نہیں ملا پا رہی تھی اب اپنی چیئر کھنچیتی بیٹھنے لگتی ہے لیکن بہرام کہتا

ہے نہیں جانم ادھر نہیں ادھر بیٹھو بہرام کا اشارہ اپنی تھا۔۔ ٹیز کی طرف تھا بہرام اب نشوہ کو اپنی تھا۔۔ ٹیز پر بیٹھا تا اب اپنے ہاتھوں سے اسے ناشتہ کروانے لگتا ہے نشوہ بھی اب بنا کچھ بولے بہرام کے ہاتھوں سے کھانا کھانے لگتی ہے ناشتہ کرنے کے بعد بہرام اب نشوہ کو لئے لاونج کا رخ کرتا ہے اور اب اسے اپنا موبائل پکڑاتا کہتا ہے لو جانم اپنی پسند کی شاپنگ کر لو جو ڈریس پسند ہے چاہے وہ جتنا بھی مہنگا ہو تم بس آرڈر کر دو۔ تو نشوہ اب آنکھیں بڑی کئے اسے دیکھنے لگتی ہے کیا تھا یہ شخص وہ جتنا اسے جاننے کی کوشش کرتی وہ اتنا ہی الجھتی جا رہی تھی نشوہ کو خود پر نظریں گاڑے دیکھ بہرام اب اس کی ہو۔۔ نٹو۔۔۔ ل پر گستا۔۔۔ خی کرتا کہتا ہے چلو میرا بچہ اب پسند کر لو نشوہ اب ہر برانڈ وزٹ کرتی اپنے ڈریس آرڈر کرنے لگتی ہے لیکن جب باری اس کے

پر۔۔سنل یو۔۔ز کی چیزوں کی آتی ہے تو وہ اب کنفیوژ ہونے لگتی ہے

بہرام جو اس کی ایک ایک حرکت نوٹ کر رہا تھا تو اب نشوہ کے ہا۔۔تھ

سے موبائل پکڑ۔۔۔تا کہتا ہے چلو بتاو مجھے کیا سا۔۔۔ئیز ہے میں آرڈر

کر دیتا ہوں تو نشوہ اب لڑکھڑاتی ہوئی کہتی ہے ن۔۔نہ۔۔نہیں آپ

مجھے دیں میں خود ہی آرڈر کر دیتی ہوں بہرام کہتا ہے نہیں تم مجھے

بتاو۔۔میں خود آڈر کروں گا اپنی مرضی کے کلرز مجھے پتہ ہے

تمہا۔۔۔ر۔۔۔ے ا۔۔بھ۔۔ا۔۔ر کس۔کلر میں زیادہ اچھے لگیں گے

چلو لیکن بہرام۔۔۔میں کیسے بہرام اب تھوڑا سنجیدہ ہوتا کہتا ہے نہیں

بتا رہی چلو مت بتاو میں خو۔۔د ہی چیک کر۔لیتا ہو۔میرے چیک

کرنے کا طریقہ پھر تمہیں پسند نہیں آئے گا۔بہرام ابھی اپنا ہاتھ نشوہ

کے ا۔۔بھ۔۔ا۔۔رو۔۔ں کی طر۔۔ف۔۔بڑ۔۔۔ھا۔۔تا کہ نشوہ

کہتی ہے تھر۔۔ٹی ٹو ہے تو بہرام اب مسکراتا ہوا کہتا ہے ویسے جتنی تم

کمزور ہو مجھے تو اس سے بھی کم۔ لگتا ہے چلو کوئی نہیں دیکھنا تم اگلے چند

ما۔۔ہ بعد یہ خو۔۔۔دہی بڑ۔۔۔ھ جا۔۔ئے گا بہرام نے

ذ۔۔۔و۔۔ معنی با۔۔تو۔۔ں کی حد ہی کردی تھی خیر بہرام اب شاپنگ

فائنل کرتا موبائل سائیڈ پر رکھتا تو نشوہ کہتی ہے بہرام ہم کب تک

یہاں رہیں گے تو بہرام کہتا ہے ہمیشہ کے لئے ہم یہاں ہی رہیں گے

بہرام کی بات پر نشوہ کی آنکھیں ڈگمگانے لگتی ہیں اور نشوہ کہتی ہے

بہرام پلیز اب میں مزید اپنی فیملی سے دور نہیں رہ سکتی تو بہرام نشوہ ہے

آنسو پہنچتا کہتا ہے جانم مجھے تو کوئی مسلئہ نہیں ہے لیکن ایک ڈر ہے اگر

تم واپس جاتے ہی مجھے چھوڑ کر بھاگ گئی تو پھر میں کیا کروں گا نشوہ

تمہیں پتہ ہے مجھ جیسے انسان کی آج تک کوئی کمزوری نہیں رہی لیکن

اب مجھے لگتا ہے تم میری سب سے بڑی کمزوری ہوا گر تم مجھے چھوڑ کر چلی گئی تو میں مر جاوں گا

تو نشوہ اب بہرام کے ہونٹوں پر اپنا نازک ہاتھ رکھتی کہتی ہے بہرام پلیز نہیں میں آپ کو کبھی چھوڑ کر نہیں جاوں گی کیونکہ مجھے بھی آپ سے محبت ہونے لگی ہے میں زندگی میں کبھی بھی کسی بھی قیمت پر آپ کو چھوڑ نہیں سکتی نشوہ اب بہرام کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھامتی اس کی دونوں آنکھوں پر بوسا دیتی بہرام کے اندر تک سرشار کر جاتی ہے تو بہرام کہتا ہے تمہارے گھر والوں کو کیا کہنا تو نشوہ کہتی ہے وہ بھی دیکھ لیتے ہیں چلو اب ان سب کو چھوڑو ہم۔ کوئی اچھی سی موی دیکھتے ہیں

شاہمیر اور انشاء کا ولیمہ بہت ہی شاندار طریقے سے ار ی۔ نج کیا جاتا ہے۔۔انشاء پیسٹل کل کی پیروں تک چھوٹی فراق میں بہت خوبصورت

لگ رہی تھی دونوں لائیٹ سے موزیک میں ایک شاندار سی اینٹری دیتے

ہیں۔۔شاہیمیر بھی انشاء کے ساتھ اب سٹیج پر بیٹھ جاتا ہے کیونکہ انشاء

بے چاری کی بیک میں شدید پی۔۔ن تھا اس بچاری سے سہی سے چلا

بھی نہیں جارہا تھا لیکن شاہیمیر نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ وہ ہر قدم اس

کے ساتھ رہے گا اسے اکیلا نہیں چھوڑے گا اب بھی شاہیمیر سٹیج پر بیٹھا

انشاء کے ڈوپٹے کے ا۔۔ند۔۔ر سے اس کی کمر کو ہلکا ہلکا سہلا رہا تھا تا کہ

وہ ریلکس رہے شاہیمیر رات انشاء کو بھی مد۔۔۔ہو۔۔ش ہو۔تا دیکھ

کچھ زیادہ ہی و۔۔ا۔یل۔ڈ ہو گیا تھا اور اب انشاء کی حا۔۔۔لت دیکھتے

اسے اس بات کا شد۔۔۔۔ت سے احساس ہو رہا تھا شاہیمیر کو انشاء کی کیئر

کرتا دیکھ سامنے کھڑی کچھ لڑکیاں اس خوبصورت کپل کو رشک بھری

نظروں سے دیکھ رہیں تھیں۔۔سب مہمانوں سے ملنے کے بعد اب

کھانے کا دور شروع ہوتا ہے شاہمیر جواب انشاء کو سٹیج پر بیٹھا اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلا رہا تھا انشاء جسے سب کے سامنے شرم آرہی تھی وہ بار بار شاہمیر سے کہہ رہی تھی پلیز شاہمیر نہیں کریں لوگ دیکھ رہیں ہیں لیکن شاہمیر سب کو اگنور کرتا صرف اپنی بیوی کا خیال رکھنے میں مصروف تھا۔۔ جہاں کچھ لوگ دور کھڑے اس خوبصورت کپل کو مزید دعاؤں سے نواز رہے تھے وہیں کچھ حسد بھری نظریں بھی انہیں دیکھ رہیں تھیں۔۔ خیر سب کی دعاؤں سے ولیمہ کا فنکشن بھی تہہ پاتا ہے۔۔ شاہمیر اب انشاء کو لئے اب گھر کی بجائے اپنے فارم ہاوس کا رخ کرتا ہے تو انشاء کہتی ہے ہم کہاں جا رہے ہیں شاہمیر یہ گھر کا راستہ تو نہیں ہے تو شاہمیر کہتا ہے جانم تمہارے لئے سرپرائز ہے بس تم چپ چاپ بیٹھی رہو تو انشاء کو پتہ تھا کہ وہ جتنا بولے کی اس جان اتنی ہی

ہل۔۔کا۔۔ن ہونے والی ہے تو کیوں نہ وہ خاموشی ہی اختیار کر لے خیر

ایک گھنٹے کے سفر کے بعد شاہمیر ایک خوبصورت فارم ہاوس کے

آگے گاڑی روکتا ہے شاہمیر اب بنا وقت ضائع کیئے انشاء کی سائیڈ کا

دروازہ کھولے اسے باہر نکالتا اب اس کا ہاتھ پکڑنے کی بجائے اسے گو

۔دمیں اٹھا۔تا اندر کی طرف بڑھنے لگتا ہے تو انشاء کہتی ہے کیا کر رہیں

ہیں شاہمیر میں خود بھی چل کے جا سکتی ہوں تو شاہمیر اب نشوہ کی

ناک کی ٹ۔پ پر ہونٹ رکھتا کہتا ہے جانم اس وقت جو میری

حا۔۔لت ہے میں تمہارے چلنے کا ویٹ بھی نہیں کر سکتا شاہمیر

انشاء کو اب گو۔۔دمیں اٹھائے اپنے روم کا رخ کرتا ہے شاہمیر جیسے ہی

روم کا ڈور کھولتا ہے انشاء روم کی ڈیکوریشن اور لائیٹس دیکھ کر گھبرا

جا۔۔تی ہے اسے آج روم کی ڈیکوریشن اور شاہمیر کے ارادے دیکھ

ڈ۔۔رلگ رہا تھا۔۔انشاء اب یہ سب دیکھتی کہتی ہے شاہیمیر پلیز میں

تھک گئی ہوں مجھے یہ سب نہیں کرنا تو شاہیمیر کہتا ہے جانم میں تو کچھ

بھی نہیں کرنے لگا صرف یہاں کچھ دیر آرام کرنے کے لئے لایا تھا

لیکن اگر تمہارا کچھ اور کرنے کا موڈ ہو رہا ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں

انشاء جواب اپنی سوچ پر ہی لال پیلی ہو رہی تھی شاہیمیر اب انشاء کو

آرام سے بیڈ پر بیٹھاتا کہتا ہے چلو مائے روز پہلے تمہیں چینج کرنے میں

ہیلپ کر دو تو انشاء کہتی ہے لیکن شاہیمیر میرے کپڑ۔۔۔ے تو ہے ہی

نہیں یہاں تو شاہیمیر کہتا ہے جانم بھلا شادی کے بعد اپنے شو۔۔ہر

کے سامنے کو۔۔ن ڈ۔۔۔ر۔۔ی۔س پہنتا ہے مجھے تم ویسے ہی پسند ہو

انشاء تو اب پھلا ہوا منہ بناتی کہتی ہے بہت ہی کوئی انتہا کے بے شرم

انسان ہو شاہیمیر اب زوردار قہقہہ لگاتا کہتا ہے جیسا بھی ہوں صرف

تمہارا ہی ہوں چلو اب لیکن شاہمیر۔۔میں کیسے تو شاہمیر اب انشاء

کے رخسار پر ہونٹ رکھتا کہتا ہے جیسے کل رات تھی بلکل ویسے اتنا کہتے

ہی شاہمیر اب آنشاء کی جولری ا۔۔تا۔۔ر۔۔تا اس کا ڈر۔۔۔یس بھی

ر۔۔ی۔۔مو۔۔۔وکرنے لگتا ہے تو انشاء جواب صرف

دو۔۔چھو۔۔۔ٹے سے پر۔۔د۔۔

و۔۔*میں تھی شاہمیر ابھی ان کی طرف بھی ہاتھ بڑ۔۔۔ھ۔ا۔۔تا

کہ انشاء کہتی شاہمیر اسے تو رہنے دیں مجھے ایسے اچھا نہیں لگتا لیکن

شاہمیر اب اس کی ایک نہ سنتا اسے ان چھو۔ٹے پر۔۔د۔۔و۔۔**

سے بھی آزاد کر دیتا ہے انشاء جواب بکل ع۔۔یا۔۔ں شاہمیر کے

سا۔۔منے بیٹھی ہوئی تھی شاہمیر اب اپنی بے۔۔با۔۔ک

نظر۔۔و۔۔ں سے انشاء کا سر سے لے کر پاوں تک جائزہ لیتا ہے اب

پھراب خو۔۔د کی بھی شر۔۔۔۔۔ٹ۔ا۔۔تا۔۔رتا آ۔ب انشاء کو اپناٹر۔

۔ا۔۔و۔۔ز*ا۔۔ت۔۔ا۔ر۔۔۔نے کہتا ہے تو انشاء جو پہلے ہی شرم

سے لال پیلی ہو رہی تھی اب تو رونے والی تھی لیکن شاہمیر کہ اب

تھوڑا غصے سے کہنے پر انشاء اب اپنا ہمت کر۔۔تی تھو۔۔ڑ۔۔اسا آگے

بھڑ۔۔تی شاہمیر کی پ۔ی۔۔۔ن۔۔ٹ ا۔۔ت۔ا۔۔ر۔۔نے لگتی

ہے تو شاہمیر کہتا ہے اب باقی کا کام خو۔۔۔د کرتا ہے تو انشاء کی نظر

جیسے ہی شاہمیر کی طرف اٹھتی ہے تو اب اس کے سینے میں چھپنے لگتی

ہے لیکن شاہمیر اب خو۔۔د بیڈ پر لیٹا۔۔۔تا انشاء کو اپنے

پ۔۔ی۔۔ٹ پر بیٹھ۔ا۔۔تا اب شد۔۔۔۔ت سے اس کی گہر۔۔۔

میں ا۔۔تر۔۔۔ت۔ا۔۔اب انشاء کو مو۔۔وہونے کا ا۔۔شا۔۔ر۔ہ کرتا

ہے تو انشاء جس کے چہرہ پر۔۔۔د۔۔ر۔۔د کے ا۔۔ثا۔۔رتھے شاہمیر

اب سائیڈ دراز کھولتا وہاں سے ایک کپ۔۔ل چاکلیٹ نکالتا آدھی خود

اور آدھی انشاء کو کھلا دیتا ہے چاکلیٹ کھانے کے بعد شاہمیر اب انشاء

کو اب خود میں بھینچتا کہتا ہے جانم چلو اب سو جاو لیکن انشاء جس کی

حا۔۔ل۔۔ت عجیب سی ہو رہی تھی اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی اس کیا

ہو رہا ہے شاید اس چاکلیٹ نے اپنا اث۔۔ر دیکھ۔۔نا شروع کر دیا ہے

انشاء کی خو۔۔ا۔۔ہش اب بڑھنے لگی تھی اس لئے اب وہ آہستہ آہستہ

خو۔۔د کو شاہمیر کی ب۔۔ا۔۔ڈ۔۔ی کے ساتھ مس۔۔ل۔تی ہے تو

شاہمیر اب اپنی مسکراہٹ ضبط کرتا انشاء سے پوچھتا ہے کیا ہوا جانم تو

انشاء کہتی ہے وہ و۔۔وہ شاہمیر مجھے آ۔۔۔پ چا۔۔ہیے ہو تو شاہمیر

کہتا ہے جانم۔ میں تمہارے پاس ہی ہوں تو انشاء اب شاہمیر کے ا۔۔و

۔پر۔بی۔ٹھ۔۔تی شاہمیر کا پک۔۔ڑ۔۔ے اپنی گھر۔۔۔امیں ڈ۔۔ا

۔ل۔۔۔نے لگتی ہے اسے اب شد۔۔۔ت سے شاہمیر کی ط۔۔لب ہو

رہی تھی انشاء اب شاہمیر اب ا۔۔و۔

۔پر جھک۔۔۔تی اپنے ا۔۔بھ۔۔ار خو۔۔داس کے م۔ن۔۔ہ میں چو۔

۔س۔ن۔۔ے کے لئے دینے لگتی ہے۔۔شاہمیر اب یہ سب انجوائے

کرنے لگتا ہے کچھ دیر بعد جب انشاء کے بس سے باہر ہو رہا تھا یہ سب تو

اب بیڈ پر لیٹتی خود اپنی ٹا۔۔۔ن۔گ۔۔یں کھو۔۔۔ل۔۔۔ے

شاہمیر کو خو۔۔د میں س۔۔ما جا۔۔نے کا کہتی ہے شاہمیر پلیز میری

ط۔۔ل۔۔ب مٹا دو۔میری رو۔۔ح میں ا۔۔تر۔جا۔۔و۔۔پلیز

شاہمیر اب اپنی نازک جان کو مزید تڑ۔پا۔۔۔نے کا ارادہ تر۔ک کرتا

اب اس کا ٹا۔۔ن۔۔گو۔۔ں اپنے د۔۔و۔۔نو*ہا۔۔تھ۔۔وں

مز۔۔ی۔۔د کھ۔۔و۔۔ل۔تا اب اپنا اس کی گہر میں ا۔۔ت۔ر۔۔تا

اپنا کام شر۔۔و۔۔ع کر دیتا ہے انشاء جواب سس۔۔ کیا۔۔ں

بھر۔۔تی شاہمیر کو مز۔۔ید بہکا رہی تھی۔۔اب ساری رات انشاء کی

ایسے ہی جا۔۔ن ہلکا۔۔۔ن ہو۔۔نے و۔۔ا۔۔لی تھی شاہمیر اب انشاء

کی گہر میں س۔۔ما کر اب انشاء کی گر۔د۔ن کا۔ر۔۔خ کر۔۔تا وہاں

بھی اپنے ہو۔۔۔نٹ۔۔و۔۔کا لمس چھوڑنے لگتا ہے شاہمیر کے

ہو۔۔۔ن۔۔ٹ اب سر۔۔کتے ہوئے انشاء کی

ڈ۔۔۔ھ۔ڑ۔۔۔کنو۔۔۔ں پر بنے ا۔۔بھ۔۔ر۔۔۔تے حصے۔کا رخ

کر۔۔۔تے ہیں شاہمیر اب اس کے ایک ن۔۔پ۔۔کو مس۔۔لتا

جب۔۔کہ د۔۔و۔سر۔۔۔ے کو چ۔و۔۔س۔۔نے لگا ہوا تھا آ انشاء جو

اب اپنی کم۔۔را۔۔و۔پ۔ر کوا۔۔ٹھ۔۔ا۔تی ز۔ور سے بیڈ پر

پھٹ۔۔کتی ایک ہا۔۔۔تھ اپنے بالو۔۔ں کا کھینچ۔تی سس۔۔۔کیا۔

ں بھر رہی تھی د۔۔۔و۔نو۔۔ں ب۔ہک چکے تھے اب انشاء کو یہ

سس۔۔۔کیا۔۔ں صبح کو کم۔۔رد۔۔ر۔۔د کی صو۔۔ر۔۔ت میں

فیس کرنی تھی 18

نشوہ اور بہرام کب مووی دیکھتے دیکھتے سو جاتے ہیں انہیں پتہ ہی نہیں

چلتا اس وقت منظر یوں تھا کہ بہرام صوفے پر اڑھا تر شا لیٹا ہوا تھا اور

نشوہ بہرام کی گو۔۔د میں بیٹھی دونوں بازو اس کی گردن کے گرد حائل

کرتی اس کے سینے پر سر رکھے سو رہی تھی بہرام کی آنکھ شام چھے بجے

کے قریب ڈور بیل سے کھلتی ہے کوئی مسلسل بیل پہ بیل دئے جا رہا تھا

بہرام اب مندی مندی آنکھیں کھولے موبائل اٹھائے ٹائم دیکھتا ہے

جہاں اس وقت چھ بج چکے تھے ابھی دوبارہ بیل ہوتی کہ بہرام اب نشوہ

کو آرام سے صوفے پر لیٹاتا اب گود اپنی شر۔۔۔ٹ پہنتا ڈور اوپن

کرنے جاتا ہے جہاں دوسری سائیڈ پر پارسل بوائے نشوہ کے تمام
ڈریسز لے کر آیا تھا بہرام وہ سارے ڈریس پکڑتا پارسل بوائے کو
پیمنٹ کرتا اب ڈور لگاتا لاونج کا رکھ کرتا ہے جہاں نشوہ بہرام کے
ہاتھوں میں بیگز دیکھتی اب خوشی سے چہک اٹھتی ہے واہ بہرام میرے
ڈریسز آ گئے پلیز جلدی سے دیکھائیں نشوہ اس وقت خوشی سے چہکتی
ہوئی کوئی چھوٹی بچی معلوم ہو رہی تھی۔ بہرام اب نشوہ کا ہاتھ پکڑے
کہتا ہے چلو جانم روم میں چلتے ہیں وہاں جا کر دیکھ لینا بہرام نشوہ کا ہاتھ
پکڑے روم میں لے جاتا اب بیڈ پر سارے بیگز رکھتا کہتا ہے کہتا ہے چلو
جانم اب تم ڈریسز دیکھو اور ساتھ ساتھ پیکنگ کر لو کیونکہ کل پہلا روزہ
ہے اور رمضان ہم اپنے میشن میں جا کر رکھیں گے ویسے بھی میرے
آفس کا بھی کافی نقصان ہو گیا ہے اس لئے اور ہم تمہاری فیملی سے

بھی ملنے جائیں گے۔ نشوہ کو تو بہرام آج شاک یہ شاک دے رہا تھا نشوہ

اب بہرام کو ہگ کرتی اس کے سینے پر ہونٹ رکھتی کہتی ہے بہرام آپ

بہت اچھے ہیں میں بہت لکی ہوں بہرام جو مجھے آپ جیسا پارٹنر ملا آئی لو

یو سو مچ بہرام آئی لو یو ویری مچ نشوہ کی آنکھیں تھی کہ بھیگ رہیں تھیں

بہرام اب نشوہ کے گرد حصار تنگ کرتا کہتا ہے میرا بچہ اب ایمو شنل

مت ہو جانا ورنہ پھرا گریں شروع ہو گیا تھا پھر تمہاری

سس۔۔ کیا۔۔ں پورے کمرے میں گو۔۔ن۔۔ جیں گیں نشوہ اب

ایسے ہی روتے روتے ہنستے ہوئے کہتی ہے۔ بہرام سچی میں آپ بہت

برے ہیں بہرام کا اب قہقہہ روم میں گونجتا ہے تو بہرام کہتا ہے اچھا

میرا بچہ اب اس سے پہلے سے میں آپنے کہے پر عمل کروں چلو شاپنگ

دیکھو تو نشوہ اب ہاں میں سر ہلاتی ایک ایک کر کے سارے بیگز کھولنے

لگتی ہے کہ ربیگ میں ایک سے ایک بڑھ کر برانڈڈ ڈریس تھا اس کے

علاوہ ہیئر برش اور میک اپ کا سارا سامان تھا اب نشوہ جب آخری دو بیگز

میں سامان نکالتی دیکھتی ہے شرم کے مارے سرخ انگارہ ہو جاتی ہے

کیونکہ ایک بیگ میں ہر طرح کے کلر کی بر * تھی جبکہ دوسرے بیگز

میں چند چھوٹی چھوٹی بو۔۔ل۔۔ڈنا۔۔ئیٹ۔۔ز تھیں نشوہ یہ سب

دیکھتی جلدی سے بیگ۔میں دوبارہ سے ڈالتی کہ اچانک بہرام کے

سرکتے ہاتھ آپنے پیٹ پر محسوس کرتی اس کے ہاتھ سے سارا سامان

چھوٹتا بہرام کے پیروں میں گرجاتا ہے نشوہ سے تو شرم سے بولا بھی

نہیں جارہا تھا ب۔ہ۔۔بہرام و۔۔می۔۔وہ۔میں وہ

یہ۔۔ی۔۔س۔سب ک۔کہ۔۔ نشوہ کو بھکلاتا دیکھ بہرام اب نیچے

جھکتا سارا سامان زمین سے اٹھاتا نشوہ کے سامنے بیڈ پر رکھتا کہتا ہے جانم

اس میں اتنا شرمانے والی کون سی بات ہے یہ ساری شاپنگ میں نے خود کی ہے تمہارے لئے دیکھو ذرا یہ جو مختلف رنگوں کی بر** ہے یہ تم ہر ڈریس کے ساتھ پہنو گی میچنگ اور یہ جو شا۔۔ر

۔ٹ نا۔۔۔ئیٹ۔۔۔ز۔ ہیں یہ تم رات کو میرے لئے پہن کر تیار ہوا کرو گی لیکن بہرام میں یہ سب کیسے بہرام اب بیگ اٹھاتا کہتا ہے چلو جانم تم یہ بلیک والی فراک اور ساتھ یہ میچنگ ان۔ر پہن کر آو تب تک میں تمہاری اور خود کی پیکنگ کر دیتا ہوں ہم نے ابھی تھوڑی دیر تک نکلنا ہے نشوہ اب ایک منٹ سے پہلے ڈور لگاتی واشروم میں بند ہو جاتی ہے اور بہرام پیچھے سے اپنی نازک سی جان۔کے لئے مسکراتا ہوا پیکنگ کرنے لگتا ہے یہ وہی بہرام تھا جو صوف ایک ظالم۔انسان تھا جس کا مقصد صرف مجرموں کو سزا دینا تھا لوگ اس کی مسکراہٹ کی ایک

جھلک دیکھنے کو بھی ترستے تھے لیکن نشوہ کے آنے کے بعد بہرام کے

ہونٹوں سے مسکراہٹ ایک پل بھی جدا نہیں ہوتی تھی۔ بہرام نے

بھی پیکنگ ساری کمپلیٹ کرلی تھی نشوہ بھی اب شاور لیتی بلیک پیروں

تک چھوٹی فراک پہنے بالر نکلتی ہے فراک کا فرنٹ گلا اس کے لوز

ہونے کی وجہ سے کا۔۔فی گہر۔۔اتھا بالوں سے ٹپکتا پانی اس کی دلکش

ر۔۔عنا۔۔۔ئی۔۔نو۔۔ں کو بھ۔۔گو۔رہا تھا بہرام کی نظریں خود

کے وجود سے آرپار ہوتی محسوس کرتی نشوہ اب جلدی سے ڈریسنگ روم

میں جانے لگتی ہے کہ بہرام اسے بازو سے پکڑتا خود کی طرف کھینچتا اس کا

مزید باریکی سے جائزہ لینے لگتا ہے تو نشوہ کہتی ہے کیا کر رہیں ہیں بہرام

پلیز مجھے بال ڈرائے کرنے ہیں بہرام اب آپنے ہو۔۔۔نٹ نشوہ کی

دلکش ر۔۔۔عنا۔۔۔ئی۔۔و۔۔ں پر رکھ۔۔تا وہا۔۔ں سے پانی کے

قطرے۔چننے لگتا ہے تو نشوہ جواب مزاحمت کرتی بہرام کے سینے پر

دونوں ہاتھ رکھے اسے پیچھے کرنے لگتی ہے لیکن بہرام اس کی ایک نہ

سنتا اسے مزید خود میں بینچتا ہے اپنی پیا۔۔س بجھانے لگتا ہے نشوہ بھی

اب خود کو بہرام کے حوالے کرتی اس کے بالوں میں آنگلیاں سہلانے

لگتی ہے بہرام اب کچھ دیر بعد پر سکون ہوتا نشوہ کی پیشانی پر بوسا دیتا کہتا

ہے میری جان جلدی سے تیار ہو جاو اور خود کو اچھی طرح سے شال میں

کور کرنا اگر تم مزید یہاں کھڑی رہی تو آج کی رات بھی پھر اسی بیڈ پر

گز۔۔ر۔ے گی نشوہ اب جلدی سے ڈریسنگ روم کا رخ کرتی اپنے

بال ڈرائے کرتی اب لائیٹ سا میکپ کرتی خود کے گرد شال۔لپیٹے باہر

آتی ہے بہرام بھی اب نشوہ کے ساتھ میچنگ ہی بلیک شلوار کمیز پہنے

اپنی وجیہہ پر سنیلیٹی کے ساتھ کوئی شہزادہ معلوم ہو رہا تھا نشوہ اب

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

بہرام کی نظر دل ہی دل میں اتارتی ماشاءاللہ بولتی ہے کیونکہ اگر وہ الفاظ

سے بہرام کی تعریف کرتی تو اسے پتہ تھا اس پھر بہرام سے بچ پانا نا

ممکن تھا بہرام نشوہ کو اب اشارہ سے اپنے پاس بلاتا ہے تو نشوہ اب

شرماتی ہوئی اس کے پاس جاتی چند قدم کے فاصلے پر کھڑی ہو جاتی ہے تو

بہرام اب اس کمر میں بازو حائل کرتا وہ فاصلہ بھی ختم کر دیتا ہے نشوہ

اب نظریں جھکائے کھڑی تھی بہرام نشوہ چہرہ اپنی انگلی سے پکڑتا اپنے

سامنے کرتا کہتا ہے ماشا بہت پیاری لگ رہی ہو اتنی پیاری کے دل کر رہا

ابھی بہرام کوئی بے باک لفظ بولتا کہ نشوہ اب ڈرتی اس کے ہونٹوں پر

ہاتھ رکھ دیتی ہے بہرام اب نشوہ کی ہتھیلی پر اپنے ہونٹ رکھتا اب اسے

آپنے ہونٹوں سے ہٹاتا اب بیڈ سے ایک باکس اٹھاتا اسے کھولتا نشوہ کو

دیکھاتا ہے جس میں ایک خوبصورت سی نوز پن سی نشوہ اسے دیکھتی

کہتی ہے بہرام یہ ہے تو بہت خوبصورت لیکن میری نوز پرسنگ نہیں

ہوئی تو بہرام کہتا ہے کوئی بات نہیں جانم یہ بغیر نوز پرنسنگ کے بھی

پہنی جاسکتی ہے ویسے بھی تمہاری نوز پر نسنگ کروا کر میں تمہیں بلکل

بھی د۔ر۔۔د نہیں دینا چاہتا بہرام اب وہ نوز پن نشوہ کی تیکھی ناک کی

زینت بناتا اب اس کی نوز پر اپنے ہونٹ رکھتا اس کے گرد حصار بھاندتا

گاڑی کا رخ کرتا ہے

نشوہ اور بہرام آخر ایک ڈھیر گھنٹے کا سفر تہہ کرتے اپنے میشن پہنچتے ہیں

نشوہ جو باتیں کرتے کرتے اب سو گئی تھی۔ نشوہ اس وقت بہرام کے

کندھے پر سر رکھے گہری نیند سو رہی تھی آخر مینشن پہنچنے کے بعد

بہرام کا نشوہ کو بلکل بھی اٹھانے کو دل نہیں کر رہا تھا لیکن اس نے

شاندار ویلکم نشوہ کے لئے پلین کیا تھا وہ اسے بھی مس نہیں کرنا چاہتا تھا

خیر بہرام اب نشوہ کے چہرہ پر آئی آوارہ لٹو کو اپنے ہاتھوں سے پیچھے کرتا
اسے پیار سے اٹھانے لگتا ہے نشوہ میری جان اٹھ جاو دیکھو گھر آگیا ہے
نشوہ اب نیند سے بھری آنکھیں کھولے بہرام کو دیکھتی بہت پیاری لگ
رہی تھی بہرام اب نشوہ کی شال ٹھیک کرتا اب دوسری سائیڈ سے آتا
گاڑی سے ڈور کھولتا اس کا ہاتھ پکڑے اسے باہر نکالتا ہے نشوہ کی نظر
جیسے ہی سامنے وائیٹ کلر کے خوبصورت سے پیلس پر پڑتی ہے تو اس کی
آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جاتی ہیں یہ پیلس بلکل کوئی خوابوں جیسا تھا جہاں
ایک پرنس پرنسس کو لے کر آیا ہے نشوہ کو یوں کھویا دیکھ بہرام اس کی
کمر میں ہاتھ ڈالتا خود کے ساتھ پن کرتا کہتا ہے چلو میرا بچہ نشوہ اب ہاں
میں سر ہلاتی ہے تو دونوں اندر کی طرف بڑھ جاتے ہیں سامنے ہی ایک
بوڑھی اماں اور چند سروینٹس نے نشوہ کو شاندار ویلکم کیا تھا۔ نشوہ آگے

بڑھی اس بوڑھی عورت کو سلام کرتی ہے تو بھی ان دونوں کو مبارک باد دیتی ڈھیر ساری دعائیں دیتی ہیں نشوہ کو تھوڑا کنفیوژ دیکھ بہرام ان کا انٹروڈکشن کرواتا کہتا ہے یہ میری دادو ہیں نشوہ میں نے تمہیں اپنے بارے میں بتایا تھا نہ تب ہی میرے والدین کے انتقال کے بعد میری چچی نے انہیں گھر سے نکال دیا تھا میں روزان سے اولڈ ہاوس ملنے جایا کرتا میرا ان سے وعدہ تھا کہ جس دن میں اپنے پیروں پر کھڑا ہو گیا میں انہیں اس اولڈ سے لے آوں گا اور دیکھو آج وہ دن آگیا آج ہم سب ایک چھت کے نیچے ایک ساتھ کھڑے ہیں نشوہ بھی اب چھوٹی سی فیملی میں بہت خوش تھی خیر اماں بی اب دونوں کو کچھ دیر ریسٹ کرنے کے لئے ان کے روم میں بیجھ دیتی ہیں کیونکہ کچھ دیر بعد سہری کا ٹائم ہو جانا تھا۔ بہرام بھی اب نشوہ کو ہاتھ پکڑے اپنے روم کا رخ کرتا ہے۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

بہرام جیسے ہی روم کا ڈور کھولتا ہے تو نشوہ اسے دیکھتی حیران رہ جاتی ہے بہرام کا بلکل فر۔۔س۔ٹ نائیٹ کی طرح سجایا گیا تھا نشوہ حیران ہوتی کہتی ہے بہرام یہ سب کس لئے تو بہرام نے کہا جانم یہ سب تمہارے لئے ہی کیا ہے کیونکہ میں آپنی ہر غلطی کا مداوع کرنا چاہتا ہوں تمہارا ویلکم جیسا میں نے سوچا تھا وہ سب میں نہیں کر سکا اس لئے میرے اس چھوٹے سے سرپرائز کو قبول کر و ویسے بھی سہری سے پہلے یہ چار پانچ گھنٹے میں تمہارے ساتھ گزارنا چاہتا ہوں پھر رمضان میں تو مجھے تم سے دور رہنا ہے اور یہ دوری میرے لئے مشکل ترین وقت ہے نشوہ کو بہرام کے ارادے بلکل بھی ٹھیک نہیں لگ رہے تھے بہرام اب نشوہ کے ہاتھ میں ایک بیگ پکڑاتا کہتا ہے جاو جانم چینج کر کے او نشوہ اب سرخ ہوتی کہتی ہے لیکن بہرام میں کیسے بہرام اب نشوہ کی گر۔د۔۔ن

پر ہونٹ رکھتا کہتا ہے جیسے ہر ر۔۔ا۔۔ت گز۔۔ر۔۔تی ہے بلکل ویسے

نشوہ بھی دوبارہ کچھ بولتی کہ بہرام کہتا ہے جانم جلدی کرو اور ہاں

تمہارے پاس صرف دس منٹ ہیں میرے لئے ایک ایک گھڑی اہم

ہے میں اپنا وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا اور تمہارا ٹائم ابھی سے سٹارٹ ہو

چکا ہے نشوہ اب منہ بناتی بہرام کو طرح طرح کے القابات سے پکارتی

ڈریسنگ روم کا رخ کرتی ہے۔

بہرام اب پیچھے سے مدہم سا مسکراتا اب خود بھی چینج کرنے لگتا ہے آخر

بہرام کے کہے مطابق نشوہ پورے دس منٹ بعد شرماتی کوئی باہر آتی

ہے اس نے شرم کے مارے اپنی شال اپنے گرد لپیٹی ہوئی تھی بہرام جو

بیڈ پر بیٹھا۔۔ نشوہ کو بے صبری سے ویٹ کر رہا تھا نشوہ کو یوں خود کو کوو

کرتا دیکھ اب سنجیدہ ہوتا اسے اپنے پاس بلاتا ہے نشوہ اب ڈرتی ہوئی

جلدی سے بہرام کے پاس جا کھڑی ہوتی ہے جی۔۔ج۔۔تو بہرام ہاتھ

بڑھاتا نشوہ کی شال کھینچ۔۔۔تا دورا۔۔چھا۔۔۔ل دیتا ہے بہرام کی

نظریں اب نشوہ کے کندن جیسے سراپے پر ٹھہر سی جاتی ہیں نشوہ اس

باریک کی شا۔۔۔ر۔۔ٹ سی نا۔۔ئیٹ۔۔ی میں بہت خوبصورت

لگ رہا تھا بہرام اب اپنا ہاتھ بڑ۔۔۔ھا۔۔تا نشوہ کی اس چھو۔۔۔ٹی سی

نا۔۔ئیٹ۔۔ی سے الگ کردیتا ہے جو پہلے ہی ایک نازک سی ہ۔۔ک

کے سہارے تھی نشوہ اب چیخ۔۔تی ہوئی کہتی ہے بہرام یہ سب کیا

بہرام اب نشوہ کو خو۔۔د کے سا۔۔تھ بلیکٹ میں کور کرتا اسے خو۔۔د

میں بینچتا ہے تو نشوہ بہرام کی س۔۔خ۔۔۔تی اپنی

نا۔۔ز۔۔ک۔۔ی پر محسوس کرتی کا۔۔ن۔۔پ جاتی ہے جو بلکل

نشوہ کی گہر۔۔میں س۔۔ما۔۔۔نے کے لئے تیار تھی بہرام۔۔اب

نشوہ کی گر۔۔د۔۔ن پر جھکتا و۔۔ہا۔۔ں اپنے گر۔۔م ہونٹ رکھتا

نشوہ کی سس۔۔کی بلند کرواجاتا ہے بہرام کو اب خود میں گم ہوتا دیکھ

نشوہ کہتی ہے بہرام میں تھکی ہوئی ہوں مجھے نیند آرہی ہے بہرام اب

نشوہ کی بیوٹی بون پر لو۔۔با۔۔ئیٹ بناتا کہتا ہے میرا بچہ سارے راستے

سوتا ہوا آیا ہے اب تو نیند نہیں آنی چاہتی تو نشوہ اب منہ بناتی کہتی ہے

بہرام آپ نے کب سونے دیا مجھے ساری راستے تو آپ کے

ہا۔۔تھو۔۔ں کی بے۔۔با۔۔کیا۔۔ں نہیں رکی بہرام اب حیران ہوتا

دیکھتا کہتا ہے اس کا مطلب تم جاگ رہی تھی تمہیں بھی مزہ آتا ہے بس

تم اوپر اوپر سے ڈرامے کر رہی تھی۔ نشوہ کو پتہ بھی نہیں چلتا اس کی

ایک بات سے بہرام نے اس کا سارا جھوٹ پکڑ لیا تھا۔ نشوہ کے پاس تو

اب الفاظ نہیں تھی۔۔ خیر بہرام اب اپنے کھد۔۔ر۔۔ے

ہا۔۔تھو۔۔۔ں سے اس کے ا۔۔بھ۔۔ار۔۔و۔کو پکڑ۔۔تاز۔۔و۔

۔ر۔سے مس۔۔ل دیتا ہے بہرام کا رخ اب نشوہ کی نچ۔۔ل۔۔ی

گھر۔کی طر۔۔۔ف تھا نشوہ کو بہرام کی وہ رات یاد آجاتی ہے تو نشوہ کہتی

ہے بہرام نہیں کریں نہ میں تھکی ہوئی ہوں لیکن بہرام اپنی کرتا نشوہ

کی ٹا۔۔ن۔۔گ۔۔و میں گ۔۔ی۔۔پ بنا۔۔۔تا اب اپنا چہر۔۔ہ

و۔۔ہا۔۔ں لے۔جا۔۔تا اپنی ز۔۔ب۔ا۔۔ن سے و۔۔ہا۔۔ں اس

کے گلا۔۔بی ہو۔۔۔نٹ۔۔و۔۔پر رکھتا و۔۔ہا۔۔ں

ل۔۔ک۔کر۔۔۔نے لگتا ہے نشوہ کو اپنے و۔۔جو۔۔د میں عجیب سی

ایک لہر سی ڈور۔تی ہوئی محسوس ہوتی ہے اسے بھی اب مز۔۔۔ہ آنے

لگ۔ا۔تھا نشوہ بھی اب بہرام کے با۔۔لو۔۔ں میں انگلیاں چلاتی اس

کا سا۔۔تھ دینے لگتی ہے کچھ دیر بعد نشوہ کی بر۔۔دا۔۔شت سے با۔ہر

ہو۔۔نے لگتا ہے یہ سب وہ اب بیڈ شیٹ کو د۔۔و۔۔نو۔۔ں

مٹھ۔۔یو۔۔ں میں د۔بو۔۔چتی بر۔۔د۔۔ا۔شت کرنے لگتی ہے

بہرام نے ایسے ہی نشوہ کوہلک۔۔ا۔۔ن کر کے رکھ۔اہوا تھا نشوہ اب

سس۔۔۔کتی ہوئی کہتی ہے بہرام بس کریں مجھے سونے دیں نہ دیکھیں

کتنا ٹائم ہو گیا ہے میں نے اٹھنا بھی ہے اور آپ کی دادو کیا سوچیں گیں

بہرام اب شد۔۔۔ت نشوہ کو سوچ سمجھنے کا موقع دیے بغیر اس کی گہر

میں آ۔۔ت۔۔ر۔۔تا کہتا ہے جانم فکر مت کرو دادو بہت سمجھدار ہیں

انہوں نے بھی تو دادا کے ساتھ یہ سب کیا تھا۔۔خیر بہرام اچھی طرح

نشوہ کے و۔۔جو۔۔د پر اپنی چھاپ چھوڑتا اب دونوں ایک سا۔۔تھ

شا۔۔و۔۔ر لیتے ہیں بہرام جواب نشوہ کے پیچھے کھڑا اپنے بال سیٹ

کرنے لگا ہوا تھا لیکن۔وہ نشوہ کی ایک ایک حرکت نوٹ کر رہا تھا نشوہ

اب بہرام کا پرفیوم اٹھائے خود پر سپرے کرنے لگتی ہے بہرام اس کے

اپنا فرفیوم یوز کرتا دیکھ ہلکا سا مسکراتا اب اس ہاتھ پکڑے روم سے نکل

جاتا ہے جہاں اماں بی سہری کے انتظامات دیکھنے میں مصروف تھی نشوہ

اب کچن میں جاتی انہیں سلام کرتی ان سے مدد کا پوچھتی ہے لیکن وہ

مسکرا کر کہتی ہیں بیٹا تم بس بیٹھو سب ہو گیا ہے اماں بی کی نظر نشوہ کے

ڈوپٹے سے نظر آتی بیوٹی بون پر پڑتی ہے جہاں بہرام کی لو۔۔با۔۔ئیٹ

کے نشان تھے تو اماں بی کہتی ہیں ماشاءاللہ ہمارے پوتے کی محبت کا خوب

نکھار چڑھا ہے تم پر اللہ تم دونوں کو ہمیشہ ایسے ہی خوش رکھے بس مجھے

اب تم لوگ پر دادی بنا دو تا کہ میں بس اس کے ساتھ مصروف ہو جاوں

نشوہ کے گال اب مزید دھکنے لگتے ہیں تو وہ اب بہانہ بناتی کہتی ہے مجھے

لگتا مجھے بہرام بلا رہیں ہیں میں آتی ہوں پیچھے سے اماں بی اب اپنی معصوم سی بہو پر مسکرا دیتی ہیں

سارا رمضان بہرام روزہ رکھ کر اپنے آفس میں رہتا تھا اس نے اپنے پچھلے ایک ماہ کا پینڈنگ ورک پورا کرنا تھا آج بھی چاند رات تھی آور نشوہ کب سے تیار بیٹھی بہرام ویٹ کر رہی تھی کہ مہندی والی اسے مہندی لگا کر جا چکی تھی چوڑیاں اور گجرے بہرام نے وعدہ کیا تھا کہ وہ خود اس کے لئے لے کر آئے نشوہ جتنی شدت سے اس کا انتظار کر رہی تھی اگر اسے بہرام کے ارادے پتہ چل جاتے تو وہ اسی مینشن میں کہیں چھپ جاتی نشوہ کو یوں بے تابی سے ٹہلتا دیکھ اماں بی اب مدہم سا مسکراتا کہتی ہیں بیٹا بیٹھ جاو آجائے گا بہرام لیکن نشوہ بار بار ایک ہی بات

کہے جا رہی تھی دادو دیکھیں نہ کتنی دیر ہو گئی ہے اب تک تو وہ آ جاتے

ہیں

اتنے میں بہرام کی گاڑی پورچ میں داخل ہونے کی آواز آتی ہے تو اماں

بی بھی اب ریلکس ہوتی کہتی ہیں اچھا بیٹا میں چلتی ہوں اب میرے

سونے کا ٹائم ہو گیا ہے بہرام آ گیا ہے اب مجھے بھی تسلی ہو گئی ہے تو نشوہ

اب آگے بڑھتی انہیں سہارہ دینے کی کوشش کرتی ہے تا کہ انہیں روم

میں چھوڑ آئے لیکن وہ ہاتھ سے اشارے سے روک دیتی ہیں بیٹا تم

بہرام سے ملو میں چلی جاتی ہوں تمہیں پتا ہے نہ گھر میں داخل ہوتے ہی

اسے تم نہ دکھو تو وہ پورا گھر سر پر اٹھا لیتا ہے نشوہ اب مسکراتی ہوئی ہاں

میں سر ہلا دیتی بہرام اب جلدی سے گھر میں داخل ہوتا اپنے سامنے سجی

سنوری اپنی ملکہ کو دیکھتا اب تیزی سے قدم بڑھاتا اسے زور سے ہگ

کرتا چاندرات مبارک بولتا ہے نشوہ اب چہکتی ہوئی کہتی ہے بہرام میں

کیسی لگ رہی ہوں دیکھیں میں نے مہندی بھی لگوائی ہے بہرام اب

نشوہ کے مہندی والے ہاتھ چومتا کہتا ہے آہ میرا بچہ بہت پیارا لگ رہا ہے

ابھی کے لئے اتنی تعریف ہی کافی ہے باقی چلو ابھی روم میں جا کر کرتا

ہوں کیونکہ مجھے پچھلے انیتس دنوں کا حساب بھی پورا کرنا جو میں نے تم

سے دور رہ کر سہا ہے آج کی رات تمہاری خیر نہیں آج میں اپنے

و۔۔جو۔۔د کی آ۔۔۔گ تم میں ا۔۔ن۔۔ڈیلو۔۔۔ں گا میرا سکون

صرف تمہارے پاس ہے صرف اور تمہارے پاس بہرام اب اسے

گو۔۔د میں اٹھائے روم کا رخ کرتا ہے تو نشوہ اب بہرام کا دھیان بٹانے

کے لئے کہتی ہے بہرام میرا گجرے اور چھوڑیاں تو بہرام کہتا ہے وہ میں

نے ملازمہ سے کہہ کر روم میں رکھوادیں ہیں بہرام اب روم کا ڈور

کھولے نشوہ کو بیڈ پر لیٹاتا اب روم کا ڈور لاک کرتا ہے ڈور لاک ہونے
کی آواز سے نشوہ کے دل کی ڈھڑکن۔ بھی تیز ہو جاتی ہے بہرام اب
ایک چھوٹے سے شاپنگ بیگ سے گجرے نکالتا نشوہ کے قریب جاتا اس
کو پہنانے لگتا ہے تو نشوہ اب ان کی مسرور خوشبو محسوس کرتی ایک لمبی
سانس کھینچتی کہتی ہے تھینک یو بہرام لیکن۔ بہرام چوڑیاں بھی تو
پہنائیں بہرام اب اپنی شر۔۔ٹ کے بٹن کھولتا کہتا ہے جانم۔ چوڑیاں
صبح پہناوں گا کیونکہ ابھی مجھے ان کی آواز نہیں سننی مجھے صرف اس
سکون دے ماحول میں تمہاری سس۔۔ کیا۔۔ں سننی ہے یا پھر
میرے و۔۔ جو۔۔ د کا تمہار۔۔۔ے و۔۔ جو۔ د سے ٹکر۔۔۔ا۔۔ تے
ہو۔۔۔ئے جو شو۔۔ ر بھر پا ہوتا ہے وہ سننا ہے بہرام کی باتوں سے نشوہ
کی۔ جا۔۔۔ن نکلنے لگتی تھی تو نشوہ کہتی ہے بہرام میرے خیال سے

ہمیں سونا چاہیے کیونکہ صبح عید ہے اور آپ پھر لیٹ نہ ہو جائیں نماز کے لئے بہرام اب اپنی نازک سی جان سے بہانے سنتا کہتا ہے جانم اگر ساری رات سونے دوں گا تو ہی صبح اٹھیں گے جب سونا ہی نہیں تو پھر اٹھنا کیسا ایسے ہی رات جاگتے جاگتے صبح ہو جائیں گی اور پھر تم مجھے اپنے ہاتھوں سے تیار کرو گی عید کے لئے چلو اب بہانے مت بناو مجھے پتا ہے ان انیتس دنوں میں تم نے بھی مجھے بہت مس کیا اب تم ڈرامے کر رہی ہو وہ الگ بات ہے نشوہ اب آنکھیں چراتی کہتی ہے ن۔نہ۔۔ نہیں ت۔۔تو۔۔ بہرام ایسے تو کوئی بات۔ نہیں ہے کیونکہ بہرام بلکل سچ کہہ رہا تھا اسے ان انیتس دنوں میں بہرام کی شد۔۔۔یدط۔۔لب محسوس ہوئی تھی کیونکہ اسے بھی اب بہرام کی عادت ہونے لگتی تھی۔

بہرام اب نشوہ کی پیشانی پر بوسا دیتا کہتا ہے میرا بچہ جتنا میرا ساتھ دے

ہے اتنی ہی میں پر سکون رہوں گا ورنہ پھر تم گلامت کرنا بہرام اب

ایک ایک کر کے نشوہ اور خود کا ہر پر۔۔د۔ہ گر۔۔ا۔۔تا اب اس کے

ہو۔۔ن۔ٹ۔۔۔و۔ں پر جھکتا انہیں سک کرنے لگتا ہے نشوہ بھی

اب اپنا ایک ہاتھ۔ بہرام کی گر۔د۔۔ن پر د۔۔با۔۔و دیتی اسے خو۔۔د

میں کھو جا۔۔نے کا اشارہ کرتی ہے بہرام اب نشوہ کے ہو۔۔نٹ۔۔و

سے اپنی تشنگی مٹا۔۔تا اب اس کی گر۔۔د۔۔ن کو اپنے لمس سے

مہکانے لگتا ہے بہرام کے ہاتھ بے۔با۔۔کی سے نشوہ کی ٹا۔۔ن۔گ

۔وں کے بی۔۔چ اس کی گھر پر گھس۔تا۔۔خی یا۔۔ں کر رہے تھے

بہرام کہ ہو۔۔ن۔ٹ اب نشوہ کے ا۔بھ۔ا۔۔ر۔و کا رخ کرتے اب

وہاں اپنا لمس۔ چھوڑنے لگتے ہیں ابھی تک تو بہرام بلکل پر سکون تھا

لیکن اصل طو۔۔فا۔۔ن ابھی انا تھا بہرام اب نشوہ کے ا۔۔بھ۔ا

ر۔۔وکی ن۔می کھینچ۔۔تا اسے بے۔۔۔چین کر دیتا ہے نشوہ اب اپنی

دو۔نو۔۔ں ٹا۔ن۔۔گ۔۔یں بہرام کی کمر کے گر۔دبھا۔۔ند۔تی

اب سس۔۔۔کیا۔۔۔ں بھر۔۔۔۔نے لگتی ہے بہرام اب نشوہ کی بیلی

ب۔ٹ۔ن کار۔خ کرتا وہا۔۔ں اپنی ز۔۔با۔۔ن پھ۔۔یر۔تا نشوہ

کو چ۔۔۔لنے پر مجبو۔۔ر کر جاتا ہے اصل گیم تو اب شروع ہونی تھی اب

اب نشوہ کی نا۔۔ز۔۔ک۔ی پر اپنے ہو۔ن۔ٹ ر۔کھ۔۔تا نشوہ کے

و۔جو۔د میں عجیب سی لہر ڈور اجاتا ہے بہرام نشوہ کو بیڈ۔سے ا۔اٹھاتا

د۔۔یو۔۔ا۔ر کے سا۔۔تھ پ۔۔ن کرتا اب اس میں سر

۔ا۔۔ئ۔ت کر۔تا اس کی چ۔ی۔خ بلند کروا جاتا ہے بہرام آپ

بہت برے ہیں بہرام اب نشوہ کو ز۔۔و۔۔ر زور سے سٹر۔۔و۔

۔ک۔۔س دیتا کہتا ہے جا۔۔نم یہ صرف ابھی شعروات ہے بہرام

اب صو۔۔۔فے کارخ کرتا وہا۔ں ایک بار پھر سے نشوہ کی روح میں

شا۔۔م۔ل ہوتا ہے بہرام نے نشوہ کے ہ۔۔ی۔۔پ تھ۔۔پ۔

۔ڑ۔۔وسے سر۔۔خ کردئے تھے نشوہ اب باقاعدہ ر۔۔و۔نے لگی

تھی لیکن بہرام اب و۔۔ا۔۔ش۔ر۔۔و۔۔م کار۔خ کرتاو۔۔ہا۔ں

شیلف پر بیٹھا۔۔تا اب تیسر۔۔۔ی با۔۔را۔۔س میں شا۔۔م۔۔ل

ہوتا ہے نشوہ اب باقاعدہ ن۔ڈ۔۔ھا۔۔ل ہونے لگی تھی لیکن بہرام

کے ا۔۔ند۔۔رکی آ۔۔۔گ۔تو بجھنے کا نام۔ نہیں لے رہی تھی بہرام

اب نشوہ کو با۔۔تھ۔ٹ۔۔۔ب میں بیٹھ۔ا۔۔تا اب چھ۔۔ٹی بار اس میں

سر۔۔ا۔۔ئ۔۔۔ت کر۔۔تا ہے تو نشوہ کہتی ہے بہرام پلیز بس کریں

اب میں مز۔۔ید برداشت نہیں کر سکتی میری کم۔۔ر۔ٹو۔۔۔ٹ رہی

ہے د۔۔ر۔۔د سے لیکن بہرام اب سا۔۔تیو۔یں بار نشوہ میں

ا۔۔ت۔۔ر۔۔تا اس کی چی۔خ۔۔یں نکلوا جا۔۔تا ہے

دوسری طرف جہاں بہرام نے نشوہ کی جا۔۔ن ہلک۔۔ا۔۔ن کرے

رکھی تھی وہیں شاہمیر اپنی جانم کو مس کر رہا تھا کیونکہ وہ اپنے امی ابو کے

گھر تھی اس نے شاہمیر سے وعدہ لیا تھا کہ وہ اسے عید سے پہلے نہیں

ملے گا اصل میں اس وعدہ کے پیچھے شاہمیر سے بچنے کی ایک چھوٹی سی

کوشش تھی اور شاہمیر نے پتہ نہیں یہ وعدہ کیسے پورا کیا تھا یہ وہ ہی جانتا

تھا وہ چاہتا تو ونڈو سے جا کر بھی اپنی جان کا دیدار کر سکتا تھا لیکن نہیں وہ

آپنی جان سے کیا وعدہ توڑنا نہیں چاہتا تھا لیکن اب انشاء کو کیا پتہ تھا اس

کا وعدہ اب اسی پر بھاری پڑنے والا ہے

ابھی کچھ دیر پہلے ہی نشوہ سوئی تھی لیکن بہرام کے ہا۔۔تھ کی بے۔۔

با۔ک۔یا۔ں ابھی بھی نہیں رک رہیں تھیں اس وقت صبح کے پانچ

بجنے والے تھے بہرام اب نشوہ کے بال سہلاتا اسے اٹھانے کی کوشش

کرتا ہے نشوہ میرا بچہ اٹھ جاو عید کی نماز کا ٹائم ہونے والا ہے تم مجھے تیار

کردو لیکن نشوہ جیسے نیند سے پاگل کیا ہوا تھا۔وہ اب مزید بہرام میں

سمٹتی کہتی ہے بہرام سونے دیں خود کی تیار ہو جائیں مجھے۔نیند آرہی ہے

لیکن بہرام اب کسی طرح زبردستی نشوہ کی نیند خراب کرتا اٹھا دیتا ہے

بہرام اب خود شاور لینے چلا جاتا ہے نشوہ بھی اب نیند سے بھری

آنکھیں لئے بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی خیر کچھ سستی اترنے کے بعد وہ بیڈ۔

سے اترنے لگتی ہے کہ اچانک اس کی ٹا۔۔ن۔گ۔۔وکے د۔۔ر۔۔

میا۔۔ن عجی۔ب کاد۔۔ر۔۔دا۔۔ٹھ۔تا ہے تو نشوہ اب

چ۔ی۔ختی۔ہوئی کہتی ہے آ۔۔ہ بہرام۔۔۔بہرام نشوہ کی آواز سنتا

جلدی سے خو۔۔۔دکے گر۔دٹا۔۔و۔۔۔ل بھ۔ا۔۔ند۔۔تاڑوڑتا ہوا

باہر آتا ہے جہاں نشوہ بیڈ پر بیٹھی پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی بہرام

اپنے بچہ کو یوں روتا دیکھ اس کے قریب جاتا اسے خود میں بھینچتا چپ

کروانے لگتا ہے نشوہ میرے بچے کیا ہوا کیوں اتنا رو رہی ہو تو نشوہ تو

چپ ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی بہرام کو بھی سمجھ نہیں آ رہی تھی

وہ کیا کرے کیونکہ نشوہ بتا بھی تو کچھ نہیں رہی تھی خیر اب بہرام نشوہ

کی کمر پر ہلکا ہلکا مساج دینے لگتا ہے تو نشوہ بھی اب چپ ہونے لگتی ہے

تو بہرام اب اسے چپ ہوتا دیکھ اب پوچھتا ہے کیا ہوا میرے بچے تو نشوہ

اب دوبارہ سے روتی کہتی ہے بہرام بہرام میری کم۔۔ر۔میں بہت

پ۔ی۔ن ہے میرے سے چلا بھی نہیں جا۔ر۔۔ہا ہے بہرام
م۔۔می۔۔میں کی۔۔کیا کر۔۔ک۔ک۔۔کروں ی۔۔یہ
س۔۔س۔۔سب کیسے ہو گیا نشوہ کی حا۔۔ل۔۔ت خر۔۔ا۔۔ب
ہونے کی تھی۔۔بہرام سب سے پہلے سے نشوہ کو چپ کرواتا کہتا ہے
نشوہ میرا بچہ پریشان مت ہو میں کچھ کرتا ہوں۔۔بہرام پہلے تو نشوہ کو
کم۔رکے بل بیڈ پر لیٹا۔۔تا ملازمہ کو کال کرتا گر۔م آئیل منگوا۔۔تا
ہے کچھ دیر بعد وہ نشوہ کو ہلکا ہلکا مساج دیتا اسے کی کم۔رکا د۔۔رد تو کم کر
دیتا ہے اب بات اس کی گھر کی تھی جواب س۔۔و۔۔ج چکی تھی بہرام
اب سو سو کر نشوہ کو سیدھا کرتا اس کی ٹا۔۔ن۔۔گ۔ومیں گ۔۔ی۔
۔پ بنا۔۔۔نے لگتا ہے کہ نشوہ کہتی ہے نہیں بہرام پلیز نہیں کریں
مجھے پ۔۔ی۔ن ہو رہی ہے بہرام اب نشوہ کو سمجھا۔۔تا اس کی

ل۔ی۔گ۔۔زا۔و۔۔پ۔ن کرنے لگتا ہے کہ نشوہ پ۔ی۔ن

سے کہرا۔۔تی کہتی ہے بہرام آپ بہت برے ہیں جب میں رات ہی

کہہ رہی بس کریں تب آپ کو اثر نہیں ہو رہا تھا دیکھیں کیا حال کر دیا

آپ نے میرا اگر آج عید نہ ہوتی تو قسم سے میں کبھی آپ سے بات نہ

کرتی نشوہ کے گلے شکوے سنتا بہرام اب اس کی پیشانی پر بوسا دیتا کہتا

ہے سوری میرا بچہ آئندہ دھیان رکھو گا چلو اب بہرام اب نشوہ کی

تھ۔۔ا۔ئی۔زپر آئل کا مسا۔۔۔ج کرتا ہے تو نشوہ سس۔۔کی بلند

کر۔۔تی کہتی ہے بہرام آ۔۔ر۔۔ام سے پلیز بہرام۔اب کچھ دیر نشوہ

کو پرسکون کرتا اب خود بھی اپنے ہا۔تھ واش کرتا اب روم میں منی فریج

سے نشوہ کے لئے کچھ سنیکس نکالتا اسے کھلاتا اب پین کلر دے دیتا ہے

بہرام اب نشوہ پر بلیکٹ دیتا کہتا ہے میرا بچہ تم کچھ دیر لیٹ جاوں میں

شاور لے کر ریڈی ہو جاوں مجھے نماز کے لئے دیر ہو رہی تھی خیر کچھ دیر بعد بہرام وائیٹ شلوار قمیض پہنے بالوں کو جیل سے سیٹ کئے بازو پر واچ پہنے اب ہاتھ میں پرفیوم پکڑے ڈریسنگ ٹیبل سے باہر آتا ہے نشوہ تو اپنے اس خوبصورت شہزادہ کو دیکھتی رہ جاتی ہے جو صرف اسی کی ملکیت تھا بہرام اب نشوہ کے پاس بیٹھ۔۔تا اس کے ہا۔۔تھ میں پرفیوم پکڑ۔۔۔ا۔۔تا خو۔۔د پر سپرے کرنے کا کہتا ہے نشوہ بھی اب بہرام پر پرفیوم سپرے کرتی اب دل کے ہاتھوں مجبور ہوتی اس کے گال پر ہو۔۔نٹ رکھتی کس کرتی اسے عید مبارک کہتی ہے تو بہرام کہتا ہے دیکھا تمہاری انہی حرکتوں کی وجہ سے میں بہک جاتا ہوں پھر تم گلا کرتی پھرتی ہو نشوہ اب دوبارہ سے بہرام کے گال پر ہو۔۔ن۔ٹ رکھنے کی بجائے اب و۔۔ہا۔ں د۔۔ا۔نت گاڑ۔۔ھ دیتی ہے تو بہرام اب

سس۔۔کی بھر۔تا کہتا ہے آف جنگلی بلی کیا کر رہی ہو میں نے عید کی
نماز پڑھنے جانا تھا اب نشان پڑھ گیا ہے تو لوگ کیا کہیں گے۔۔میں
کیسے چھپاوں بہرام کے رنگ آڑے دیکھ نشوہ کی ہنسی نہیں رک رہی
تھی اس نے پہلی بار بہرام کو یوں دیکھا تھا اصل میں بہرا کو تو کسی کی
پرواہ نہیں ہے لیکن۔اسے اپنی بیوی کی عزت بہت پیاری تھی بار جو بھی
اس کے گال پر نشان دیکھے گا تو اس کی بیوی کے بارے میں غلط سوچے گا
اور یہی بات بہرام کو برداشت نہیں تھی بہرام کو اب پریشان ہوتا دیکھ
نشوہ کہتی ہے ٹینشن مت لو میرے پاس حل ہے جاوں وہ جو ڈریسنگ
ٹیبل پر گولڈن کلر میں لپ لوز ٹائپ جو پڑا ہے وہ اٹھا کر لاو بہرام نشوہ
کی بات پر عمل کرتا اس کے ہاتھ میں پکڑا دیتا ہے تو نشوہ اب کنسیلر اس
کے گال پر لگاتی نشان کور کر دیتی ہے بہرام اب مسکراتا ہوا نماز پڑھنے

چلا جاتا ہے نشوہ بھی ہمت کرتی بیڈ سے اٹھتی شاور لیتی تیار ہو جاتی ہے

نشوہ نے وائیٹ کلر کا ڈریس پہنا تھا ساتھ اپنے لمبے بال کھلے چھوڑے

تھے ہونٹوں پر ریڈ ہی لپسٹک لگائے ہوئی آپسرا معلوم۔ ہو رہی تھی

نشوہ اب خود پر بہرام کی محبت کے رنگ چڑھتے دیکھ خود کی شرم سے

اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپاتی لیتی ہے خوبصورت تو وہ پہلے ہی تھی

لیکن بہرام کی محبت سے اسے مزید نکھار دیا تھا

نشوہ اب چوڑیاں دیکھتی جو بہرام اس کے لئے لایا تھا

تو وی اسے ایسے ہی باکس میں رکھ دیتی ہے کیونکہ وہ چوڑیاں بہرام کے

ہاتھوں سے پہننا چاہتی تھی نشوہ اب آہستہ آہستہ سیڑھیاں اترتی اماں بی

کو سلام کرتی عید مبارک بولتی ہے خیر اتنے میں بہرام بھی عید پڑھ کے

آ چکا تھا دونوں بہت خوبصورت لگ رہے تھے اماں بی اب دونوں کو

ڈھیر ساری دعائیں دیتی اب ڈائینگ روم کا رخ کرتے ہیں خیر سب
ناشتہ کرتے اب اماں بی اپنی کچھ رشتہ داروں سے ملنے لگتی ہیں اور نشوہ
جواب روم میں جاچکی تھی نشوہ ڈریسنگ ٹیبل سے چوڑیاں اٹھاتی بہرام
کے آگے کرتی اسے پہننانے کا اشارہ کرتی ہے تو بہرام اب مسکراتا ہوا
نشوہ کو چوڑیاں پہنانے لگتا ہے تو نشوہ اب بہرام کی گود میں بیٹھتی اسے
زور سے گلے ملتی عید مبارک کہتی ہے اور پھر بہرام کے آگے ہاتھ کرتی
اسے عیدی کا اشارہ کرتی ہے تو بہرام کہتا ہے میرا۔بچے کو کتنی عیدی
چاہیے تو نشوہ کہتی ہے جتنی آپ کے پاس ہے وہ ساری تو بہرام کہتا ہے
میرے پاس تو صرف میری محبت ہی ہے تمہیں دینے کے لئے غریب
آدمی ہوں کیا ہی دے سکتا ہوں نشوہ اب بہرام کی گردن میں بازو
حائل کرتی کہتی ہے مجھے چاہیے بھی نہیں بہرام میرے لئے آپ ہی

میرا سکون میری عیدی میرا سب کچھ ہیں بس آپ سلامت رہیں بہرام

اب مسکراتا ہوا اپنی جیب پانچ پانچ ہزار کے نوٹ بنا گنے نشوہ کے ہاتھوں

پر رکھ دیتا ہے نشوہ اب چہکتی ہوئی کہتی ہے ٹھینک یو بہرام بہرام کہتا

ہے میرا بچہ چلو اب چلیں تو نشوہ دیکھتی کہتی ہے کہاں

بہرام۔۔۔میری جان تمہارے گھر تمہاری فیملی کے پاس نشوہ اب

ڈرتی ہوئی کہتی ہے لیکن بہرام مجھے ڈر لگ رہا ہے بہرام کہتا ہے میرا بچہ

میرے پہ یقین رکھو کچھ نہیں ہو گا میں ہو نہ تمہارے ساتھ نشوہ اب

ہاں میں سر ہلاتی اب بہرام کا ہاتھ پکڑے کھڑی ہوتی گھر سے نکل جاتی

ہے خیر صرف آدھے گھنٹے کے فاصلے پر نشوہ کے بتائے ہوئے اڈریس پر

بہرام گاڑی روکتا ہے نشوہ جس کے چہرے پر ڈر کے آثار نمایا تھے اس

کے دل ڈھڑکن تیز ہو رہی تھی بہرام اب نشوہ کا ہاتھ پکڑے اندر گھر کا

رخ کرتا ہے جہاں سب انشاء اور شاہمیر کی فیملی بیٹھی ہنسی مذاق کرنے

لگے ہوئے تھے اچانک انشاء کی آواز پر سب متوجہ ہوتے دروازہ کی

طرف دیکھتے ہیں انشاء اب بھاگتی ہوئی اپنی بہن کو گلے ملتی ہے اور باقی گھر

والے بھی نشوہ کو بہت پیار سے ملتے ہیں خیر سب نشوہ کو ملنے میں اتنے

مصروف تھے کہ بہرام کو سب اگنور کر چکے تھے بہرام جو ہاتھ بھاندے

سب دیکھ رہا تھا کہ انشاء اب نشوہ کے کان میں پوچھتی ہے یار یہ اتنا

ہیسنڈم لڑکا کون ہے تو نشوہ اب ایک نظر بہرام کو دیکھتی کہتی ہے

تمہارے جیجو تو نشوہ کی بات پر سب کہ منہ کھولے رہ جاتے ہیں تو نشوہ

کے والد پوچھتے ہیں کیا کہہ رہی ہو بیٹا تم نے شادی کر لی تو نشوہ کہتی ہے

جی بابا وہ بس بہت مجبوری تھی اس وجہ سے سوری میں نے آپ سب

سے جھوٹ بولا اصل میں بابا بہرام میرے بوس تھے ان کا ایک

امپورٹنٹ پروجیکٹ ہے جس کے لئے ہمیں ایک ماہ کے لئے کینڈا جانا

تھا اور کینڈا جانے کے لئے بہرام کا میرڈ ہونا ضروری تھا آپ تو جانتے

ہیں میرے پاس تو کینڈا کی نیشنلٹی ہے بس اسی وجہ سے مجھے مجبوری

میں ان سے نکاح کرنا پڑا لیکن ہم اب پچھلے دو ماہ سے ایک ساتھ ہیں اور

مجھے بہرام کی محبت اور کیئر دیکھ کر ان سے محبت ہونے لگی تھی بس اسی

وجہ سے ہم نے اس رشتے کو آگے بڑھانے کا سوچا نشوہ اب شرمندہ

ہوتی نظریں جھکا لیتی ہے تو نشوہ کے والد اب اپنی بیٹی کے سر پر محبت

بھرا ہاتھ رکھتے ان دونوں کے رشتے کو قبول کر لیتے ہیں کیونکہ وہ ایک

سمجھدار انسان تھے انہیں پتہ تھا اگر وہ دونوں دو ماہ سے ایک ساتھ رہ

رہے ہیں تو ضرور یہ ہر طرح سے اپنے رشتے کو پورا کر چکے ہوں گے

ویسے بھی اگر وہ بہرام اور نشوہ کو علیحدہ کرتے تو اس سے صرف ان کی

بیٹی کو اذیت ہی ملنی تھی اس لئے وہ اپنی بیٹھی کو خوش دیکھ کر ان کے رشتے کو قبول کر لیتے ہیں

نشوہ کی فیملی کو بہرام کافی اچھا لگا تھا۔۔ بہرام سب گھر کے ساتھ کافی گھل مل گیا تھا نشوہ جتنا ڈر رہی تھی یہ سب آتنا ہی آسان تھا خیر صبح سے شام ہونے کو تھی بہرام اب سب سے اجازت لیتا نشوہ کو ساتھ گھر لے جانے لگتا ہے کہ نشوہ کے والدین کہتے ہیں وہ اتنی دیر بعد اپنی بیٹی سے ملے ہیں وہ اسے ایک رات کے لئے ان کے پاس چھوڑ جائے نشوہ کا بھی اب کہیں کہیں دل کر رہا تھا وہ رک جائے اپنی فیملی کے پاس کیونکہ وہ بہت دیر بعد آپنی فیملی سے مل رہی تھی لیکن بہرام کی ایک گھوری ہی کافی تھی نشوہ کے لیے نشوہ اب بہانہ بناتی کہتی ہے اصل میں ماما بہرام کی دادو گھر میں اکیلی ہیں عید کے دن ہیں ان کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

رہتی اس لئے میں رک نہیں سکتی انشاءاللہ میں پھر کسی دن چکر لگاؤں گی

نشوہ کی بات سنتے اس کی والدہ اب اسے اجازت دے دیتی ہیں کیونکہ

ان کا کہنا تھا بیٹیاں آپنے گھروں میں ہی خوش اچھی لگتی ہیں ماشاءاللہ

سے ان کی دونوں بیٹیاں ہی بہت خوش قسمت تھیں دونوں کو پیار

کرنے والے ہمسفر ملے تھے نشوہ اب سب سے ملتی بہرام کے ساتھ

گاڑی کا رخ کرتی ہے نشوہ جب سے اپنی ماما کے گھر سے آئی تھی بہت

چپ چپ سی تھی شاید وہ اپنے گھر رکنا چاہتی تھی بہرام اور نشوہ ڈنر

کرنے کے بعد لیٹ جاتے ہیں بہرام بھی بنا کچھ پوچھے نشوہ کے برابر

لیٹتا اس کا سر اپنے سینے پر رکھتا اس کے بال سہلانے لگتا ہے نشوہ کو

خاموش دیکھ بہرام کو اب کچھ ہونے لگا تھا کیونکہ اسے نشوہ ہمیشہ لڑتی

جھگڑتی قہقہ لگاتی اچھی لگتی تھی آخر بہرام اب اس سے پوچھ ہی لیتا ہے

نشوہ میرے بچہ کیوں اتنا چپ ہو کیا ہوا ہے میری جان کو نشوہ اب
بہرام سے دور ہوتی تکیے پر لیٹ جاتی ہے اور یہی بات بہرام کو غصہ دلا
جاتی ہے بہرام اب نشوہ کو دوبارہ سے خود میں بینچتا کہتا ہے یہ کیا
حرکت تھی جانم کتنی دفعہ کہا ہے یوں دور مت جایا کرو نشوہ جواب
بہرام کے حصار میں پر پھڑاتی کہتی ہے چھوڑیں بہرام پلیز مجھے نیند آ
رہی ہے تو بہرام اب مزید زور سے اسے خود میں بھینچتا کہتا ہے جانم
ایسے ہی سو جاو ویسے بھی تم روزانہ ایسے ہی سوتی ہو نشوہ جواب منہ
پھلائے لیٹ جاتی ہے کیونکہ نیند تو دونوں کی آنکھوں سے دور تھی
بہرام آخراب نشوہ کا موڈ سمجھتا پوچھتا ہے میرا بچہ ناراض ہے نہ میرے
سے تو نشوہ اس بار بھی کچھ نہیں بولتی تو بہرام کو اب کنفرم ہو چکا تھا کہ
نشوہ ناراض ہے اس سے اور وجہ وہ اچھے سے جانتا تھا بہرام اب نشوہ

سے کہتا ہے جانم مجھے پتہ ہے تمہارا بہت دل کر رہا تھا اپنی فیملی کے پاس

رکنے کا لیکن میں کیا کروں جیسے ساری رات نیند نہیں آنی تھی تمہارے

بغیر اور ویسے بھی تم نے وعدہ کیا تھا کہ تم صرف ان سے ملنے جاوں گی

وہاں رکنے کی کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔۔اب بات کھل ہی چکی تھی تو

نشوہ چپ کیوں رہتی نشوہ اب پوری طرح سے بہرام کے۔ا۔۔و۔۔

پر لیٹ۔تی کہتی ہے لیکن بہرام مجھے میری فیملی کی یاد آرہی ہے میں اتنی

دیر بعد ان سے ملی تھی اور آپ نے مجھے ایک رات بھی رکنے نہیں دیا

بہرام کو اپنے اپنی بچہ کے گلے شکوے پر ٹوٹ کر پیار آتا ہے وہ کب سے

دل میں یہ بات لئے اس سے اکھڑی اکھڑی پھر رہی تھی بہرام اب

کروٹ بدلتا نشوہ کے ا۔۔و۔۔پر جھکتا ہے نشوہ اب ڈرتی ہوئی کہتی ہے

بہرام پلیز پنش مت کیجیے گا میں آپ سے ناراض نہیں ہوں کیونکہ نشوہ

بہرام کی چاندرات والی شد۔۔۔تو۔۔۔ں سے بہت ڈری ہوئی تھی بہرام اب نشوہ کے ہو۔۔ن۔ٹ۔۔و۔۔ں پر چھو۔۔ٹی سی گستا۔۔۔خی کرتا کہتا ہے میرا بچہ مجھے پتہ ہے تم ابھی ٹھیک نہیں ہوئی میں اتنا بھئ ظالم نہیں ہوں اور رہی بات تمہارے گھر رکنے کی تو میں تمہیں عید سے تیسرے دن چھو۔ڑ آوں گا پھر تم رہ لینا جتنا تمہارا دل چاہے نشوہ کو تو بہرام کی بات پر یقین نہیں آرہا تھا بہرام کیا آپ ناراض ہوگئے ہیں میرے سے بہرام کہتا ہے نہیں میرا بچہ میں کیوں ناراض ہوں گا تم سے بس میرے لئے مشکل ہے تم سے دور رہنا ہے بس اس لیے اچھا چلو چھوڑوان سب کو تم یہ بتاو تمہاری کمر کا درد کیسا ہے۔

ادھر انشاء بھی اب شاہمیر کے گھر جا چکی تھی انشاء آج اپنی بہن سے مل

کر بہت خوش تھی انشاء معمول کے مطابق نائیٹ ڈریس پہنتی اپنی سکن

کیئر کرتی بیڈ کا رخ کرتی ہے اسے لگا شاید شاہمیر اب سو چکا ہے لیکن ایسا

نہیں تھا وہ تو بس اپنی جانم کا ویٹ کر رہا تھا آخر اس نے پچھلے تیس دن کا

حساب بھی تو برابر کرنا تھا انشاء جیسے انشاء بلیکٹ اٹھاتی لیٹی ہے تو شاہمیر

اب کمبل دور اچھالتا انشاء کے اوپر جھک جاتا ہے تو انشاء جس کی چیخ نکلتی

نکلتی رک جاتی ہے وہ بری طرح سے ڈر چکی تھی لیکن اچانک اسے

محسوس ہوتا ہے کہ شاہمیر کب سے بغیر کسی پر۔۔۔د۔ے کے بلینکٹ

میں لی۔ٹ۔۔اہوا تھا انشاء اب اپنے ہلک میں تھوک نگلتی کہتی ہے

شاہمیر یہ یہ س۔۔سب کیا ہے پلیز مجھے نیند آرہی ہے شاہمیر انشاء

کے بال اس کے کان کے پیچھے اڑستا کہتا ہے جانم آج کی رات بلکل بھی

سو۔۔نا نہیں آج بس تم اور میں آور تمہاری سس۔۔۔ک۔۔یا۔۔ں

نشوہ اب ڈرتی ہوئی کہتی ہے لیکن شاہیمیر۔۔شاہمیر اب بنا وقت ضائع

کئے نشوہ کے دونوں ہاتھ تکیے سے پن کرتا اب اس کے

ہو۔۔ن۔۔ٹ۔۔وں پر جھکتا اس کا الفاظ دبا جا۔۔تا ہے انشاء جواب

خو۔۔د بھی بہکتی شاہیمیر کا سا۔۔تھ دینے لگے تھی شاہیمیر اب اچھی

طرح اس کے ہو۔۔ن۔۔ٹ۔۔و۔۔ں پر اپنی تشنگی مٹا۔۔۔تا اب

انشاء کے ہو۔۔ن۔۔ٹ۔۔و۔۔ں پر انگھو۔۔۔ٹا رب کرتا کہتا ہے

میرا بچہ اب ملا ہے میرے دل کو سکون لیکن ابھی بہت کچھ باقی ہے

اہم نوٹ اپیسوڈ کی طرف جانے سے پہلے اسے لازمی پڑھیے گا

شاہمیر۔۔۔انشاء کو بھی ہر پر۔۔د۔۔۔ے سے آ۔ز۔ا۔۔د کرتا

اب اس کے ابھ۔۔ا۔۔ر۔و۔۔کارخ کرتا ش۔د۔۔ت سے ا۔ن کی

ن۔می پ۔۔ی۔۔۔نے لگتا ہے انشاء اب اپنی کم۔ر۔ا۔۔و۔۔پر کو

ا۔۔ٹھ۔۔ا۔۔تی سس۔۔ک۔۔یا۔۔ں بھر۔۔نے لگی تھی شاہمیر

یہ سب دیکھ۔۔تا اب مزید بہکنے لگا تھا شاہمیر ابھی انشاء کی بیلی بٹن کا

رخ کرتا کہ انشاء کہتی ہے شاہمیر مجھے بے بی چاہیے مجھے لگتا ہے ہمیں

اب بے بی پلین کر لینا چاہیے تو شاہمیر اب آنکھیں بڑی کئے انشاء کو

دیکھ۔۔تا کہتا ہے جانم پہلے خود کو بڑی ہو جاو پھر بے بی بھی پلین کر لیں

گے تو انشاء اب منہ پھلائے کہتی ہے شاہمیر میں ایک میچوئر لڑکی ہوں

میں آپ کو کہاں سے بچی لگتی ہوں وہ تو آپ نے ہی مجھے بچہ سمجھ کر رکھا

ہوا تھا انشاء کی بات پر شاہمیر ہنستا ہوا کہتا ہے میری جان دیکھو ذرا تم

ابھی بھی کسی بچے کی طرح منہ پھلائے ناراض سی بات کر رہی

ہو تو انشاء فوراً سے پہلے اپنا موڈ سہی کرتی کہتی ہے آپ باتیں ہی ایسی

کرتے ہیں کہ میرے گال خود بہ خود پھول جاتے ہیں شاہمیر کہتا ہے

جانم ابھی ہماری شادی کو ٹائم ہی کتنا ہوا ہے صرف دو ماہ کر لیں بے بی

پلین بھی ابھی مجھے تمہارے ساتھ لائف گزارنی ہے ابھی انجوائے

کرنے کے دن ہیں جی لو لائف کو لیکن انشاء تو ایک ہی بات پر اڑی ہوئی

تھی تو آخر شاہمیر کچھ سوچتا کہتا ہے جانم مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے

لیکن تمہیں پتہ ہے یہ کتنا پ۔۔ی۔ن فل مرحلا ہوتا ہے ایک عورت

کے ماں بننا بلکل بھی آسان نہیں ہوتا بچہ پلی۔۔ن کرنے سے لے کر

اسے پید۔۔اکرنا بہت مشکل ہوتا ہے اس کہ بعد اس کی کیئر کرنا کیوں

اتنی سی عمر میں اتنی بڑی ذمہ داری لینا چاہتی ہو لیکن انشاء جو سب کچھ

پہلے ہی سوچ چکی تھی اب بس اسے عمل کرنا تھا اس لئے وہ اب ہاں میں

سر ہلا دیتی ہے لیکن شاہمیر آتنی جلدی یہ سب کچھ نہیں چاہتا تھا خیر

انشاء کی ضد کے آگے وہ بھی ہار جاتا ہے اور آج کی رات انشاء کے لیے

بھاری پڑنے والی تھی شاہمیر اب آنشاء کی بی۔۔لی ب۔ٹ۔ن پر اپنی

ز۔۔با۔۔ن پھ۔۔ی۔۔ر۔۔تا

اسے مچ۔۔ل۔۔۔نے پر مجبور کر جاتا ہے شاہمیر اب انشاء کی گھر۔کا رخ

کرتا اب اس کی ٹا۔۔ن۔۔گ۔و۔۔ں میں۔۔گ۔ی۔۔پ بناتا اپنا

چہرہ وہاں لے جا۔تا اس کی نا۔۔ز۔۔۔ک۔۔ی پر اپنی

ز۔۔ب۔ا۔۔ن سے اپنا ع۔۔م۔۔ل۔شر۔۔و۔۔ع کر۔۔۔نے لگتا

ہے انشاء جسے پہلے سے کچھ س۔۔کو۔۔ن ملنے لگتا لیکن پھر آہستہ آہستہ

اس کی ج۔ا۔۔ن نکل۔۔۔نے لگتی ہے وہ شاہمیر کو رو۔۔کنے کی

کوشش کرتی ہے لیکن وہ تو اب بہ۔ک چکا تھا انشاء کی سس۔

ک۔۔یا۔۔ں اب

چ۔ی۔خو۔۔ں میں تبدیل۔ہو چکیں تھیں لیکن شاہمیر بس اپنا

کا۔۔۔م کرنے میں مگ۔ن تھا کچھ دیر بعد انشاء کو بھی س۔۔کو۔۔ن

پہنچا۔۔۔نے کے بعد شاہمیر اب چہرہ اٹھائے اپنی جان کو دیکھتا ہے جو

اب ن۔ڈ۔۔۔ھا۔۔ل ہو چکی تھی شاہمیر اب مسکراتا ہوا کہتا ہے

تمہاری تو ابھی سے بس ہو گئی جانم ابھی تو بہت کچھ باقی ہے انشاء اب

سانس لیتی کہتی ہے نہیں میں تھکی میں برداشت کر لوں گی شاہمیر کو

اپنی چھوٹی سی جان پر ٹوٹ کر پیار آتا ہے کہ وہ آپنے بچے کے لئے ہر طر

۔۔ح کا د۔۔۔ر۔۔د برداشت کرنے کو تیار تھی شاہمیر اب خو۔د کی

پو۔۔ز۔ی۔۔ش۔۔ن سیٹ کرتا اب اپنا آپ انشاء کی گھر پر ر۔۔۔ب

کر۔۔تا ہے انشاء کی آنکھوں میں خماری چھا۔۔نے لگتی ہے شاہمیر اب

بنا وقت ضائع کئے ش۔۔د۔۔ت سے انشاء کی گھر میں ا۔۔تر۔۔ت۔ا

اب بنار۔۔کے مو۔۔و کرنے لگتا ہے انشاء کا پو۔۔ر۔۔او۔۔جود

ز۔۔ل۔۔ز۔لو۔ں کی ز۔۔د میں تھا شاہمیر کبھی ٹیبل تو کبھی

دی۔۔وار تو کبھی صو۔۔۔فے پر ہر جگہ انشاء کی گھر میں ا۔۔ت۔۔ر

۔تا اب اسے نڈ۔۔ھ۔۔ا۔۔ل کر گیا تھا وہ اب تھکی ہاری شاہمیر کی

باہوں میں سمٹی لیٹی ہوئی تھی۔۔

پانچ سال بعد

وقت اتنی تیزی سے گزرا کہ اج شاہ میر اور انشا کے ہاں دو سال کی

ایک پیاری سی گڑیا تھی جس کا نام ان دونوں نے اسرار کھا تھا اسرا نیلی

انکھوں والی گورا رنگ تیکھا ناک بالکل کوئی چھوٹی سی پری تھی اسراء

سارا دن انشاء کو تنگ کر کے رکھتی تھی لیکن انشا نے کبھی اف تک نہیں

کی تھی بلکہ اس نے ضد لگا کے بیٹھی ہوئی تھی کہ اسے اب ایک بی بی

بوائے بھی چاہیے شاہ میر کو اپنی اس چھوٹی سی جان پر ترس اتا تھا لیکن

بہت ہی کہ اپنی جان پر ظلم کرنے کو تیار تھی لیکن شاہ میر نے اب سختی

سے کہہ دیا تھا کہ اگلے پانچ سال تک وہ کوئی بی بی پلان نہیں کریں گے

دوسری طرف بھی بی اماں انتقال ہو چکا تھا اور برہان اور نشوہ کے پاس

ایک بے بی بوائے تھا جو بالکل اپنے بابا بہرام کی کاپی تھا لیکن بہرام اپنے

بیٹے سے بہت تنگ رہتا تھا ہوں گے بہرام جب بھی کے قریب جاتا تو

برہان تو ہونا شروع کر دیتا اسے اپنے بابا سے بہت جلسی ہوتی تھی کہ وہ کیوں اس کی مما کے قریب جاتے ہیں برہان چار سال کا تھا اور اس اس کی چھوٹی کزن اسرا اس کا کرش تھی وہ بلا کا پوزیسو انسان تھا اپنی کزن کے لیے مجال تھی کہ کوئی نظر اٹھا کے بھی اس کی اس طرح کو دیکھ لے اس نے پیدا ہوتے ہی اسرا کو اپنی باہوں میں پکڑتے دیا تھا کہ یہ میری اسراء اور اب وقت یہ بتائے گا کہ اسرا اور برہان کا کیا فیوچر ہونے والا ہے اور یہیں پر ہماری محبت دوستی کی جنگ کا اختتام ہوتا ہے جہاں بہرام اپنی نشہ کے لیے جنونی تھا شاہ میر اپنی روز کے پیچھے پاگل تھا وہیں اب تیسرا کردار برہان اپنی اسرا کے لیے پوزیسو تھا ان بچوں نے بھی اپنی دوستی سے لے کر محبت تک یہ ثابت کر دیا کہ وہ آگے بھی اپنے خاندان کی دوستی کو اسی طرح برقرار رکھیں گے اور یہیں گے ناول ہیپی اینڈ نگ

کے ساتھ اختتام کو پہنچتا ہے شکریہ اپ سب کا کہ اپ نے میرے اس
ناول کو اتنا پیار دیا

The end

Zubi Novels Zone

اگر آپ ناول پڑھنے کے شوقین ہیں تو ہم آپکے لیئے لائے ہے دنیا کا سب سے بڑا
ناولز کا مشہور ویب سائٹ جہاں سے آپ دنیا جہاں کے مزے کے ناولز پڑھ اور
ڈاؤنلوڈ کر سکتے ہے جو ناولز آپکو کہی کسی اور ویب سائٹ سے نہیں ملے گے

ZUBINOVELSZONE.COM 👉 ZNZ.LIFE

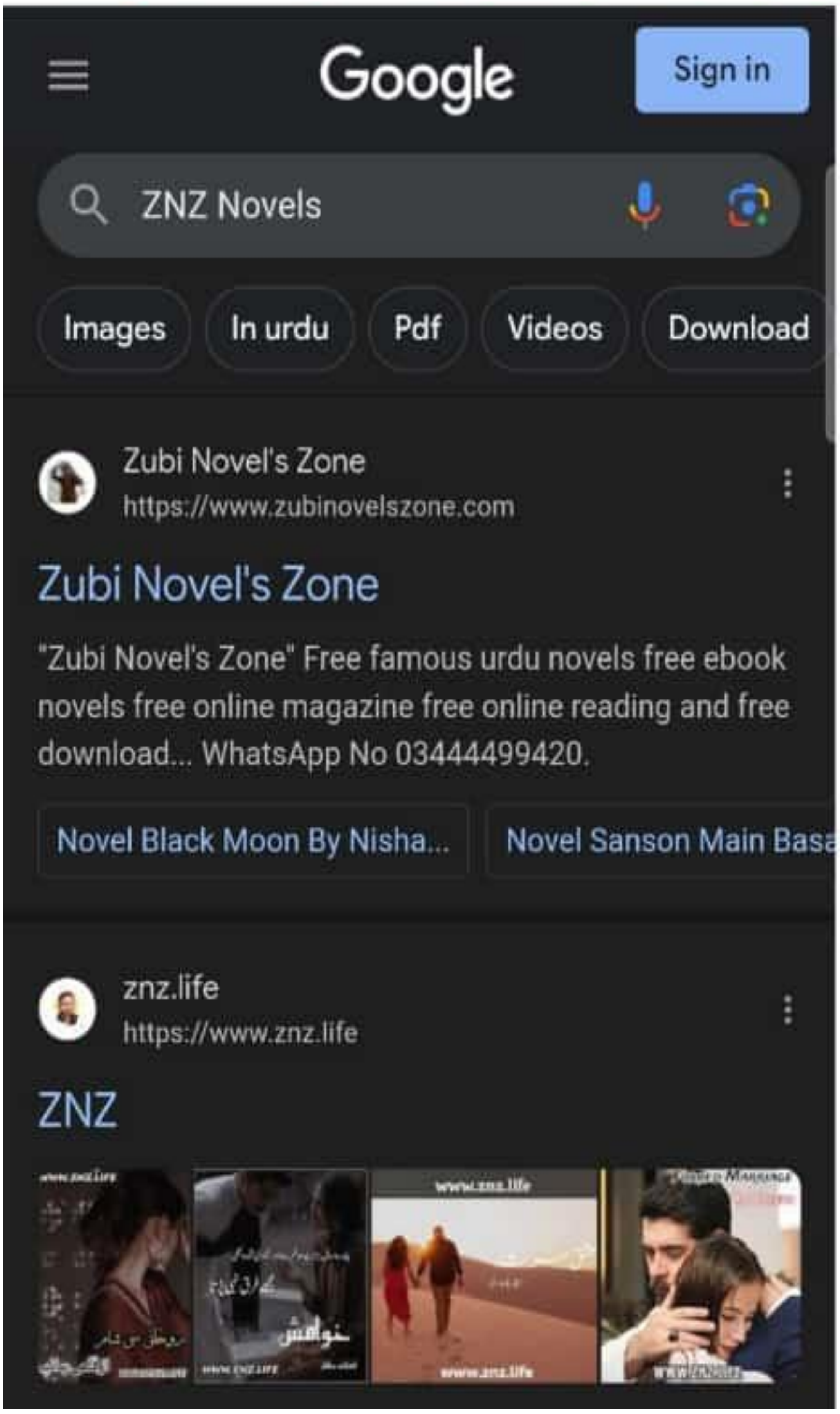

تو دیر کس بات کی ابھی گوگل پر
جائے اور ٹائپ کریں

ZNZ NOVELS

ٹوپ پر دو ویب سائٹ آجائے
گے جسکی سکرین شاٹ آپ
سامنے دیکھ سکتے ہے کوئی بھی
ایک سائٹ وزٹ کریں اور
اپنے پسند کا ناول سرچ کر کے
بآسانی ڈاؤنلوڈ کر کے پڑھ لیں
مزید کے لیئے رابطہ کریں

0344 4499420

For Free Ebook Novels Link

https://heylink.me/ZUBI_NOVELS_ZONE

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا

تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

https://www.zubinovelszone.com

https://www.znzlibrary.com/

https://www.znz.today/

آن لائن ویب سائٹ آپکو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں

وہاٹسیپ پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

0344 4499420

https://www.facebook.com/zubairkhanafridi2020

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone

WhatsApp Channel Link

Channel Join Now